3585/1

شاہ نقشبند قدس سرہٗ کے پیر و مرشد کے حالات

و ملفوظات

موسوم بہ

دلیل العارفین

اردو

... نقشبندی مجددی

مکتبہ نوریہ

علی پور چٹھہ

3585/1

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ نقشبند کے پیر و مرشد حضرت سید امیر کلال
رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات

دلیل العارفین

اردو ترجمہ

انیس الطالبین

مترجم

ابوالشفقات حافظ محمد سعید نقشبندی مجددی
مہتمم مدرسہ محمدیہ رضویہ برکات القرآن وخطیب جامع مسجد
درس القرآن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

طابع وناشر مکتبہ نوریہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

86790

طبع ———— اوّل

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر ———— نوریہ علی پور چٹھہ

کاتب ———— فضل الٰہی کیلانی

پریس ———— جنرل پریس لاہور

Marfat.com

ترجمة المترجم

منظر و پس منظر

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم ط

یہ حقیر پر تقصیر خاکپائے خواجگان نقشبندیہ مجددیہ اس لحاظ سے بڑا ہی خوش نصیب ہے کہ میرے خاندان میں علم دین نہ ہونے کے باوجود میرے والدین مرحومین کو مجھے حافظ قرآن بنانے کا شوق دامنگیر ہوا چنانچہ اپنے گاؤں چکشہباز تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں گاؤں کے امام مسجد میاں سلطان احمد صاحب مرحوم سے قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کے بعد حافظ غلام حیدر صاحب مرحوم سے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا چھ پارے حفظ کرنے کے بعد میلو کہنہ کے مشہور درس قرآن مجید میں مجھے داخل کرا دیا گیا استاذ المحترم حضرت مولٰینا حافظ محمد فاضل صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے نہایت ہی شفقت و محبت سے ساڑھے ۲۷ پارے تک پڑھایا اس زمانہ میں میلو کہنہ کا حفظ قرآن کا مدرسہ اتنا پر رونق اور بابرکت تھا کہ آج اسکا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تقریباً پچاس ساٹھ طالبعلم قرآن مجید حفظ کرتے تھے اور کچھ طالبعلم قبلہ استاد صاحب سے فارسی صرف نحو اور ترجمہ حدیث اور ترجمہ قرآن پڑھتے تھے آخری اڑہائی پارے دارالعلوم محمدیہ رضویہ نوریہ بھکھی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں حضرت علامہ شیخ الحدیث والتفسیر مولٰنا سید محمد جلال الدین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے پڑھے۔ میں نے زیادہ تر درس نظامی کی کتابیں اسی دارالعلوم میں ہی پڑھی ہیں اسی مدرسہ کے قیام کے دوران میری خوش بختی مجھے غوث وقت قطب زماں جنید عصر شمس العارفین سراج السالکین حضور پر نور حضرت قبلہ سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں کھینچ لائی اللہ اللہ کیا پیارا وقت تھا کہ استقامت صدیق رضؓ غیرت فاروق رضؓ سخاء عثمان رضؓ اور شجاعت علی رضؓ زہد بوذر رضؓ فقر سلمان رضؓ کے جلوے نائب شیر ربانی رحؒ امین فیض مجدد الف ثانی رحؒ حضرت قبلہ سید نور الحسن شاہ صاحب کیلانی کی شکل انور میں حضرت کیلیانوالہ شریف میں اپنی حیات ظاہرہ کے ساتھ نظر نواز اور جلوہ افروز تھے۔ اللہ اللہ کیا مبارک ساعت تھی جب یہ ذرہ بے مقدار اس آفتاب پر انوار کے سامنے حاضر ہوا جب حضور نے فرمایا کہ کس طرح آئے ہو میں نے عرض کیا اللہ اللہ

Marfat.com

پوچھنے حضور نے فرمایا وہ تو بڑی چیز ہے تو تو ابھی بہت چھوٹا ہے۔

حضور کے باوفا خادم خصوصی حضرت سید میر حسین شاہ صاحب جوکالوی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور یہ حافظ قرآن ہے اور ہدایت النحو اور قدوری پڑھ رہا ہے تو میرے حضور نے بہت خوش ہو کر فرمایا کہ گئے جیسے بلبلے ایہ سارا کجھ کدوں پڑھ لیا ای) اسکے ساتھ ہی حضور نے بے انتہا شفقت فرماتے ہوئے میرے داہنے رخسار پر ہلکی سی چپت رسید فرمائی اور زبان درفشاں سے کچھ سبق ارشاد فرمایا ساتھ ہی فرمایا ہے تھوڑا نہ سمجھنا اس وقت حضور کے پاس میاں امام دین سروم سکنہ بھکھی ضلع گجرات جو کہ حضور کے پاس ہی رہا کرتا تھا وہ بھی حاضر تھا جب ہم اٹھ کر چلے آئے تو میاں امام دین ہنستا ہوا آیا اور میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ لڑکا بہت خوش قسمت ہے کیونکہ حضور نے فرمایا ہے کہ یہ لڑکا کوئی شئی بنے گا لیکن ہم اس وقت نہیں ہوں گے الحمد اللہ علی ذالک۔

اُٹھتے وقت حضور نے میرے داہنے زانو کو اپنے مبارک انگوٹھے سے ذرا سا دبایا اور زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ تہجد کے وقت نیند کھل جائے تو چھ یا آٹھ رکعت دو دو رکعت کر کے نفل پڑھ لینا حضور کے انگوٹھا مبارک دبانے سے میرے تمام جسم میں ایک برقی لہر سی دوڑ گئی جس سے میرے جسم و روح میں ایک سرور کیف اور ذوق ایسا طاری ہوا کہ جس کے اثر سے تقریباً تین ماہ تک مجھ پر ایک عجیب حالت طاری رہی اور ہر وقت باوضو رہنے پر طبیعت مجبور کرتی تھی کہ اگر سبق پڑھتے پڑھتے بے وضو ہو جاتا تو فوراً اٹھ کر وضو کرنے پر مجبور ہو جاتا اور زبان ہر وقت بے اختیار ذاکر رہتی رات کو ایک بجے کے بعد نیند نہ آتی تہجد میں جتنا ہو سکتا قرآن مجید پڑھتا بعد میں درود شریف دو دو گھنٹے پڑھتا طبیعت پھر بھی سیراب نہ ہوتی کئی ساتھی کہنے لگے کہ یہ اگر اس طرح رہا تو مجذوب ہو جائے گا لیکن تقریباً تین ماہ کے بعد حاضر خدمت ہوا تو حضور مجھے دیکھتے ہی مسکرائے اور زبان درفشاں سے فرمایا کہ حساب کتاب دا کم چھڈ دے۔ دا سے پڑھائی بھی کرنی ہوئی پانچ سو بار درود شریف پڑھ لینا اور پھر مطالعہ کر لینا وہ بھی ہماری طرف سے ہی سمجھ لینا پھر وہ حالت نہ رہی اور بے قراری سکون سے تبدیل ہو گئی۔

اے لقائے تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شود بے قیل و قال میرے دوسرے ساتھی تو اپنی طرف سے مطالعہ کرتے تھے لیکن مجھے حضور نے فرمایا کہ پھر مطالعہ کرنا وہ بھی ہماری طرف سے ہی سمجھ لینا میرے لئے تو مطالعہ کتب بھی وظیفہ بن گیا الحمد اللہ علی ذالک۔

Marfat.com

میں نے درس نظامی کی زیادہ کتابیں شیخ الحدیث حضرت علامہ سید محمد جلال الدین شاہ صاحب بانی دارالعلوم محمدیہ رضویہ نوریہ بھکھی ضلع گجرات اور استاذ العلماء حضرت مولینا محمد نواز صاحب قبلہ سے پڑھیں۔ ہیں اپنے مرحوم مغفور فاضل بھائی حضرت علامہ حافظ محمد علی صاحب پسروری کی معیت میں سات آٹھ ماہ تک مرہانہ سندھواں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں مولینا غلام محمد سے پڑھتا رہا۔ مولوی صاحب موصوف چونکہ دیوبندی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ اور میں ان سے مشکوٰۃ شریف پڑھتا تھا۔ اس لئے بعض دفعہ کچھ نوک جھونک ہو جایا کرتی تھی ایک دن بات ذرا بڑھ گئی اور یہ نوک جھونک مناظرہ کا رنگ اختیار کر گئی مولوی صاحب اپنے مسلک کے حق میں دلائل دیتے رہے میں اپنے مسلک کی حمایت کرتا رہا میں طالبعلم تھا وہ پختہ کار عالم ان کے دلائل سے مجھے اپنے مسلک کے بعض مسائل میں کچھ شبہات پیدا ہو گئے جب رات کو میں سویا تو بوقت سحر میری قسمت جاگ اٹھی یعنی مرشدنا رحمۃ اللہ علیہ کا دیدار پر انوار ہوا اور حضور فرما رہے ہیں۔ بیلیا قرآن حدیث نے سارے ای پڑھدے نیں صحیح مذہب اوہ ہے جو بزرگانِ دین والا ہے جب میں بیدار ہوا تو دل سے شبہات کا غبار صاف ہو چکا تھا۔ میں نے اپنے ساتھی برادرم حافظ محمد علی صاحب مرحوم مغفور سے اپنا یہ خواب بیان کیا۔ تو ہم دونوں مستانہ وار آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف پر حاضری کے لیے چل پڑے۔

بوقت حاضری حضور رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر کسی تذکرہ کے ہمارے بیٹھتے ہی فرمایا قرآن حدیث نے سارے مذہباں والے پڑھدے نیں پر صحیح مذہب بزرگانِ دین والا ہے۔ آج کل مجھ سے ذاتی اختلاف رکھنے والے کچھ احباب نے نیچی سروں میں میرے متعلق پروپیگنڈہ شروع کیا ہوا ہے۔ کہ اس کا عقیدہ بدل گیا ہے اور میرے بعض اساتذہ کرام کو بھی بنی بنائی باتیں سنا کر کسی حد تک متاثر کر رکھا ہے میرا جواب صرف یہ ہے کہ میرے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح مرہانہ میں میری اصلاح فرمائی تھی۔ خدانخواستہ اگر میرے عقیدہ میں کوئی فرق پڑا تو وہ یہاں بھی اصلاح فرما سکتے ہیں علی پور، تو مرہانہ کی نسبت حضرت کیلیانوالہ شریف کے بہت قریب ہے پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ مجھے تو تقریباً ہر روز ہی حضور رحمۃ اللہ علیہ اپنے مزار پر انوار پہ بلا لیتے ہیں اور بزعم خویش صحیح العقیدہ دوستوں کو یہ سعادت کیوں نصیب نہیں ہوتی مجھ سے دوبار حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ٹھنڈا پانی مانگا ہے میں نے پیش کیا حضور نے نوش فرمایا الحمدللہ میری طرف سے تو میرے حضور رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ کا سینہ معرفت گنجینہ ٹھنڈا ہے آپ حضرات اپنے متعلق خود ہی بتا سکتے ہیں کہ کیا آپ کو بھی کبھی حضور نے یہ فرمایا اور آپ نے تعمیل ارشاد کی ہے ان خوابوں کے بعد سربرآرائے آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے مجھے آستانہ عالیہ پر گرمیوں کے ایام میں روزانہ برف حاضر کرنے کا حکم فرمایا حالانکہ میں نے حضرت صاحب قبلہ سے اپنے خواب کا ذکر تک نہیں کیا تھا مجھے معلوم ہوا کہ حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ اپنے شیخ کامل کے اتنے پیارے ہیں کہ ان کے سینۂ اقدس کی ٹھنڈک حضور رحمۃ اللہ علیہ کے سینۂ بے کینہ کی ٹھنڈک ہے اور ان کی رضا ان کی رضا اور ان کی ناراضگی ان کی ناراضگی ہے خدا تعالےٰ اپنے اولیاء کرام کے غضب سے ہمیں محفوظ رکھے۔

مریانہ سے ہم دونوں ساتھی ملتان شریف چلے گئے وہاں اہل سنت کے مشہور مدرسہ انوار العلوم میں داخلہ لیا وہاں میں نے ہدایہ اولین حضرت مفتی امید علی صاحب گیاوی مرحوم سے پڑھا اور منطق اور فلسفہ کے اسباق حضرت مولینا عبدالکریم صاحب ویروی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھے اور شرح عقاید نسفی غزالیٔ دوران حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی سے پڑھی۔ اور لائل پور میں دورۂ حدیث شریف محدث اعظم ابو الفضل حضرت علامہ مولینا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اس دن سے لیکر آج تک علی پور چٹھہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کی جامع مسجد درس القرآن میں دینی خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔ یہاں حضرت صاحب قبلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کی زیر سرپرستی ایک اسلامی مدرسہ (مدرسہ محمدیہ رضویہ برکات القرآن) بھی قایم ہے جس میں حفظ قرآن مجید اور فارسی صرف نحو فقہ حدیث تفسیر وغیرہ پڑھانے کا مکمل انتظام ہے خدا تعالےٰ مجھے اور قارئین کرام کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یلوح الخط فی القرطاس دہراً | وکاتبہٗ رمیم فی التراب
غرض نقشے است کز ما یاد ماند | کہ ہستی را نمے بینیم بقائے

حافظ محمد سعید نقشبندی مجددی مہتمم مدرسہ محمدیہ رضویہ برکات القرآن وخطیب جامع مسجد درس القرآن علی پور چٹھہ (ضلع گوجرانوالہ)

Marfat.com

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
حضرت امیر کا نسب	۱۰	ایک گھڑی میں تمام جہان کی سیر	۳۲
مادر زاد ولی	۱۱	طلب صادق کی برکت	۳۳
ولی اللہ کی بشارت	۱۲	عطائے خلافت	۳۴
اندروں شو آشنا و زبیروں بیگانہ وش	۱۴	علماء سوء	۳۵
فانہ ینظر بنور اللہ	۱۵	بایزید اور مخنث کا مکالمہ	۳۶
تقویٰ	۱۶	عالم حقانی	۳۷
مراد مرشد	۱۷	مرید کو بچا لیا۔	۴۰
تیری پہلی نظر کا وار توبہ	۱۸	پرندے حاضر خدمت ہو گئے	۴۱
ثبوت کرامت	۱۸	صحبت کی برکات	۴۳
ایک اعتراض کا جواب	۱۹	خاصان خدا	۴۴
کرامت کے اقسام	۲۰	ترکستان کے لوگونکی حاضری	۴۶
طی الارض	۲۱	از شکوہ بوریا لرزد سریر	۴۷
یک وقت کئی جگہ موجود ہونا	۲۲	امیر تیمور کی دعوت	۵۱
ہم جواسیس القلوب	۲۳	اہل اللہ کی بے ادبی کی سزا	۵۳
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ	۲۴	آگ نہیں جلا سکتی	۵۴
اصل صرف خوف خدا ہے	۲۶	مردان غیب سے ملاقات	۵۶
وہ خود تشریف لے آتے ہیں	۲۸	من و سلویٰ	۵۷
اجازت و خلافت	۲۹	حضرت کے آخری ایام اور وصیتیں	۵۸
مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم	۳۰	اخلاق عالیہ	۶۱
علماء کی اقسام	۳۲	توبہ کی حقیقت	۶۲

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
ارادت کیا ہے	۶۳	مصیبت سے نجات دلادی	۹۴
امر بالمعروف کی اہمیت	۶۴	پاکوں لوگوں پر طعنہ زنی	۹۷
شریعت کی کسوٹی	۶۵	لاخوف علیہم	۹۸
کسب حلال	۶۶	خشک لکڑی ہری ہوگئی	۱۰۰
روزہ کی حقیقت	۶۷	تصوف کیا ہے	۱۰۳
زکوٰۃ کی ادائیگی	۶۸	گمراہ متصوفین	۱۰۳
اعتقادی مسائل	۶۹	اہل حق کی پہچان	۱۰۶
علماء کی صحبت	۷۰	مرد حق کی علامات	۱۰۸
عزیمت کی تاکید	۷۱	آداب معاشرت	۱۱۰
بشارت مغفرت	۷۲	بزرگ زادوں کو نصیحت	۱۱۱
حضرت امیر کی اولاد	۷۶	اخلاق عظیمہ	۱۱۳
علماء کی عجیب دعوت	۷۸	اکل حلال	۱۱۵
درویشوں کا امتحان لینے کی سزا	۷۹	نامحرم سے پرہیز	۱۱۶
بی بیصر دبی بیٹی	۸۰	میری قبر سے جو مانگو گے ملے گا	۱۱۷
توکل کا پھل	۸۳	شجرہ خوانی کے فوائد	۱۱۸
اللہ کی مہمانی	۸۴	شجرہ طیبہ	۱۱۹
ولایت کا امتحان	۸۶	۲۶۰ سال بعد فیض رسانی	۱۲۰
اہل اللہ کی خدمت میں حاضری کا طریقہ	۸۷	اگر کوئی شعیب آئے میسر	۱۲۱
ولی اللہ کی نذر	۸۹	سلطان العارفین کا قبر سے باہر تشریف لانا	۱۲۲
مرید کی اصلاح	۹۱	سلوک کی دو قسمیں	۱۲۵
مرید کی حفاظت	۹۲	سلسلہ عالیہ کی تفصیل	۱۲۶
ولی اللہ کی قبر پر حاضری سے شفایابی	۹۳	شاہِ نقشبند کی بیعت	۱۲۷

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہِ الذی نور اسرار الاخیار باشراق شارقِ مشارق الانوار وطھر نفوسھم عن شوائب ظلمۃ الانکار وَاَشھد اَنْ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ وَاَشھد اَنَّ محمداً عبدہٗ ورسولہٗ سیدُ الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ مصابیح الظلام وسلم تسلیماً دائماً کثیراً ہ

اما بعد:۔ روشن ضمیر طالبین (جن کے دل انوار و آثار مشائخ سے منور ہیں) پر واضح ہو کہ حضرت شیخ الشیوخ رئیس ارباب تصوف سلطان الطریقت، برہان الحقیقت، مرشد السالکین، سید العارفین، شرف المتصوفین زین العابدین، رئیس المحققین حضرت بلند درجت باعثِ تصنیف سید امیر کلال سوخاری المعروف سید امیر کلالؒ کے خانوادہ عالیہ سے فیض یافتہ لوگوں کی ایک جماعت نے اس فقیر حقیر سے التماس کیا۔ کہ ہمارے فائدہ کی خاطر حضرت امیر کے مناقب جزیلہ میں سے کچھ حصے مختصراً

Marfat.com

تحریر کیجئے۔ کیونکہ مریدین کے لیے اپنے شیخ کے ابتدائی حالات اور انتہائی مقامات کا علم ضروری ہے اور اُن کے واردات غیبیہ اور کمالات قدسیہ اور شب و روز کے معمولات اور سلسلہ طریقت کا بیان ہونا چاہیے۔ تاکہ یہ چیزیں باعثِ ازدیادِ اعتقاد ہو۔ میں نے چاہا کہ احباب سے بایں الفاظ معذرت کر دوں کہ دوستو میرے متعلق تمہارا اعتقاد بطریقہ تقلید ہے اس کام کی کنجی میرے ہاتھ میں نہیں ہے اور میرے مشاغل مجھے اس تالیف میں مشغول ہونے کی اجازت نہیں دیتے لیکن اچانک سحری کے وقت اس فقیر کے جد امجد قطب الاولیاء شیخ الدنیا مظہر کلمتہ اللہ العلیا سلطان عارفان و برہان محققان غواص دریائے ملکوت شہسوار صحرائے جبروت یعنی حضرت امیر کلال کے فرزند ارجمند حضرت سید امیر حمزہ کی طرف سے بھی اس کام کی طرف اشارہ ہوا۔ بلکہ اہتمام بلیغ کے ساتھ حکم ہوا۔ چنانچہ اس کے بعد مجھے اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کے باوجود اس مہم پر کمربستہ ہونا پڑا۔ اور اس طریقہ پر پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔ دوستوں کی دعاؤں کی برکت سے انشاء اللہ احباب کے دلوں میں مقبول ہو گی۔

حضرت امیر کا نسب اب سُن اے طالب غالب کہ حضرت امیر کلالؒ ایسے سید ہیں کہ جن کی سیادت حسبی اور نسبی میں کچھ قصور نہیں۔ درحقیقت سید وہی ہے جو نسبی تعلق کے ساتھ اپنے کردار،

Marfat.com

رفتار اور گفتار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو کار ہو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

حسن الادب یستر قبح النسب

یعنی اخلاق کا حُسن نسب کی قباحت کی پردہ پوشی کر لیتا ہے۔

ھ ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد

فدائے یک تن بیگانہ کآشنا باشد

خدا تعالےٰ سے بیگانے ہزار رشتہ دار کو ایسے بیگانے پر قربان کیا جاسکتا ہے جو بیگانہ کہ خدا آشنا ہو۔

اور اللہ تعالےٰ کا قول اِنَّہٗ لیس من اھلک بھی اسی حقیقت کیطرف اشارہ ہے۔ حضرت سید امیر کلالؒ چونکہ ہمیشہ شریعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو کار رہتے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی طرح کے کرامات اور ولایات اور خصائل جمیلہ اور صفات پسندیدہ سے متصف فرمایا۔ جو کہ حدِ بیان سے باہر ہیں از اں جملہ ایک یہ ہے۔

مادر زاد ولی

کہ آپ کی والدہ محترمہ طیب اللہ ثراہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت امیر کلالؒ میرے بطن اقدس میں تھے، اگر میں کبھی کبھار کوئی مشتبہ لقمہ کھا لیتی تو میرے پیٹ میں ایسی سُستی یا درد پیدا ہو جاتا کہ میں بے ہوش ہو جاتی اور مجھے اپنے آپ کی کوئی خبر نہ رہتی۔ جب کئی

Marfat.com

بار ایسا ہوا تو پھر مجھے معلوم ہوا کہ یہ معاملہ اس فرزند ارجمند کے قدم کی وجہ سے ہے جو کہ میرے پیٹ میں ہے۔

نشان آنکہ من فرزند پاکم — پدر ہم پاک مادر ہم عفیفہ
دلم پاکست مذہب پاک دارم — طریق راست راہ بوحنیفہ

اِس بات کا نشان کہ میں پاک فرزند ہوں یہ ہے کہ میری ماں بھی پاک ہے اور میرا باپ بھی پاک ہے۔ میرا دل بھی پاک ہے اور مذہب بھی پاک رکھتا ہوں یعنی سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ کا سیدھا طریقہ۔

ولی اللہ کی بشارت قابلِ اعتماد راویوں سے منقول ہے کہ حضرت امیرؒ کی پیدائش سے پہلے جبکہ حضرت کے والد ماجد افقشنہ میں مقیم تھے اور مدینہ طیبہ سے واپسی کے بعد حضرت سید اتا نے اپنے بڑے بڑے ساتھیوں کی معیت میں اس جگہ سے گزر کیا۔ چوں کہ حضرت امیر کے والد محترم سید امیر کلاں اور سید اتا کے درمیان برادرانہ تعلقات تھے اور سید اتا جب بھی بخارا تشریف لائے اور امیر کلاں سے فرمایا: "میرے بھائی اللہ تعالیٰ تجھے ایسا فرزند عطا کرے گا۔ جو تمام جہان کا مخدوم ہوگا اور اس کا نام امیر کلال ہوگا۔" جب اس بات کو چند سال گزرے تو حضرت اتا تشریف لائے۔

بچپنے میں دستار بندی ایک قول تو یوں ہے کہ سید اتا نے فرمایا کہ بیٹے

Marfat.com

کو میرے سامنے پیش کرو۔ چنانچہ حضرت امیر کلال کو پیش کیا گیا تو سید آتا نے اُن کو گود میں بٹھایا۔ دوسری روایت یوں ہے کہ حضرت امیر کے گاؤں کے بچے کھیل رہے ہیں اور حضرت امیر کھیل دیکھ رہے تھے۔ اچانک آپ کی نگاہ سید آتا کے چہرہ پاک پر پڑی۔ تو آپ دوڑ کر سید آتا کی خدمت میں حاضر ہوئے آتے ہی سید آتا کی گود میں بیٹھ گئے۔ جب سید آتا نے یہ حال ملاحظہ فرمایا۔ تو اپنا عمامہ سر سے اتار کر برابر برابر کے دو ٹکڑے کیے۔ ایک ٹکڑا تو اپنے سر پر باندھا اور دوسرا ٹکڑا حضرت امیر کلال کے سر اقدس پر باندھا۔ کچھ دیر کے بعد فرمایا کہ امیر کلال کو میرے پاس لاؤ۔ جب آپ کو لایا گیا تو حضرت امیر کے سر والی دستار کے ٹکڑے کو اپنے سر والے ٹکڑے سے برابر کیا۔ تو حضرت امیر کے سر والی دستار لمبی نکلی، پھر کاٹ کر برابر کی۔ پھر دونوں کو ملایا تو پھر بھی حضرت امیر والی دستار لمبی نکلی، غرضیکہ تین دفعہ کاٹ کر برابر کی گئی۔ لیکن ہر بار کاٹنے کے بعد پھر جب دونوں کو ملا کر دیکھا جاتا تو حضرت امیر والی دستار حضرت سید آتا والی دستار سے ایک ہاتھ زیادہ نکلتی۔ اس وقت سید آتا نے حضرت امیر کلال سے فرمایا: "مشائخ کرام کے ارواح طیبہ نے تمام ولایتیں پوری کی پوری اس فرزند کو عنایت کی ہیں جس کا نام نامی اسم گرامی سید امیر کلال ہے پھر فرمایا" کہ اس فرزند کا مرتبہ سب سے زیادہ ہوا اور ابھی اور زیادہ

Marfat.com

ہوگا اور مجھ سے بھی بہت زیادہ ہوگا اور میں نے اس کے بہت بلند مقامات مشاہدہ کیے ہیں۔ جو کہ حضرت تبارک و تعالیٰ نے اس کو عنایت کیے ہیں اور یہ نظر کرم ۶۸۳ھ میں ہوئی۔

رباعی

دولت ہمہ از خدائے بے چوں آید   تا در حقِ ہر بندہ نظر چوں آید
آں راکہ خدا دولتے خواہد داد   ناگاہ ز سنگِ خارا بیروں آید

ترجمہ :- ہر شخص کو اللہ تعالیٰ کی بے مثل ذات کی طرف سے ہی دولت ملتی ہے جیسے اس کی نظر رحمت کو منظور ہو۔ تو جس کو خدا تعالیٰ دولت دینی چاہے اچانک وہ سخت پتھر سے نمودار ہو جاتا ہے۔

اندروں شو آشنا و ز بیروں بیگانہ وش

نقل ہے کہ حضرت امیرؒ کا سن مبارک پندرہ سال کا تھا تو آپ کشتی کے فن میں مشغولیت رکھتے تھے۔ لیکن اس مشغولیت کے باوجود باطنی شغل میں بھی اتنا بلند مقام رکھتے تھے۔ جو کہ حد بیان سے باہر ہے کیونکہ مرد کو جو کچھ حاصل ہوتا ہے۔ وہ گمنامی میں ہی حاصل ہوتا ہے۔

رباعی

ہر کرا روئے در نکونامی ست   طمع عاشقی از و خامی ست
رو تو بدنام باش در رہِ عشق   کیں سعادت ہمہ زبدنامی است

Marfat.com

ترجمہ :- جس کی توجہ نیک نامی کی طرف ہو۔ اس سے عاشقی کا طمع خام خیالی ہے۔ جا اور عشق کے راستہ میں بدنامی قبول کر۔ کیونکہ یہ تمام سعادت تجھے بدنامی سے ہی حاصل ہو گی۔

فانہ ینظر بنور اللہ

ایک دن حضرت امیرؒ کشتی گیری میں مصروف تھے۔ باطنی صفائی سے محروم ایک جماعت حضرت کی غیبت کرنے لگی کہ دیکھو یہ بزرگ زادہ اور سید زادہ ایسے کام میں مشغول ہے جو کہ بدعت ہے اور آپس میں کچھ باتیں تیار کیں کہ حضرت امیرؒ کے ساتھ اس کے متعلق گفتگو کریں گے۔ اس مجلس میں اسی وقت ان لوگوں کو نیند آگئی۔ کیا دیکھتے ہیں کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اور یہ لوگ میدان محشر میں گناہوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ہر چند نکلنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن کامیاب نہیں ہوتے۔ اچانک حضرت امیر تشریف لائے ہیں اور اُن کے ہاتھ پکڑ کر اُن کو دلدل سے باہر نکال لیتے ہیں اور ساتھ ہی فرماتے ہیں" کہ ہم یہ پہلوانی ایسی جگہوں کے لیے کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالےٰ کی عنایت سے درماندہ لوگوں کی دستگیری کریں۔ آئندہ بدگمانی نہ کرنا اور اہل اللہ کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھنا" جب یہ لوگ خواب سے بیدار ہوئے تو دیکھتے ہیں کہ حضرت امیر حسب سابق کشتی گیری میں مصروف ہیں حضرت کشتی چھوڑ کر اُن کے پاس تشریف لائے اور اُن کے کان پکڑ کر

Marfat.com

فرمایا" اے دوستو! ہم یہ کام اُس دن کے لیے کرتے ہیں تاکہ عنایت خداوندی سے گرے ہوئے لوگوں کی دستگیری کریں تم بھی درویشوں کے حق میں بدگمانی سے باز آجاؤ اور ایسی چیز کے انکار سے توبہ کرو جس کی حقیقت سے تم ناواقف ہو۔ اُن لوگوں نے جب یہ حال مشاہدہ کیا تو سب نے توبہ کی اور انجام کار اللہ والے ہوئے۔

جس مرد خدا کا حال کشتی گیری کے زمانہ میں اتنا بلند ہو۔ آئندہ زمانہ میں ان کی رفعتِ شان کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔

تقویٰ حضرت کے بڑے خدام سے منقول ہے کہ تجرد کے زمانہ میں ایک دن حضرت امیرؒ نے رامیتن کلاں کے ایک باغ میں کپڑے دھوئے۔ جب کپڑوں کو خشک کرنا چاہا تو حضرت نے ساتھیوں سے فرمایا کہ کپڑوں کو دیواروں پر نہ ڈالو تاکہ کانٹے نہ ٹوٹیں اور زمین پر بھی نہ ڈالو کہ جانوروں کا چارہ خراب نہ ہو اور درختوں پر بھی نہ ڈالو کہیں ٹہنیاں ٹیڑھی نہ ہو جائیں دوستوں نے عاجز ہو کر پوچھا کہ حضرت آپ اپنے کپڑے کس طرح خشک کیا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ میں اپنے کپڑے اپنی پشت پر ڈال لیتا ہوں اور خشک ہونے تک سورج کے سامنے رکھتا ہوں۔

اس کے بعد حضرت نے فرمایا۔ دوستو! اگر تمہارے استعمال سے دیوار کا کوئی ٹکڑا اگر جائے یا کانٹے ٹوٹ جائیں یا ٹہنیاں ٹیڑھی ہو جائیں

Marfat.com

یا چارپایوں کا چارہ خراب ہو جائے۔ تو باغ کے مالک کے سامنے تمہارا کیا عذر ہوگا۔ تم لوگ یہ ناجائز کام کرتے ہو، کیونکہ کسی کے ملک میں تصرف بغیر اس کے اذن کے جائز نہیں اور گناہ کو کبھی چھوٹا نہ جانو۔ کیونکہ گناہ اگرچہ چھوٹا ہی ہو لیکن گناہ کو چھوٹا جاننے کی وجہ سے آدمی دوزخ میں جا سکتا ہے اور دلیل کے طور پر حضرت نے یہ حدیث شریف پڑھی کہ اصرار کے بعد کوئی گناہ صغیرہ نہیں رہتا اور استغفار کے بعد کوئی گناہ کبیرہ نہیں رہتا ساتھ ہی حضرت نے فرمایا" کہ اللہ تعالےٰ تک رسائی والے راستے اس آدمی پر کبھی نہیں کھلتے۔ جو تقویٰ کو اپنا شعار نہ بنائے۔

حضرت کے یہ حالات حضرت بابا سماسیؒ سے بیعت ہونے کے بعد ہوئے ہیں۔

مرادِ مرشد منقول ہے کہ جن دنوں میں حضرت امیرؒ کشتی کیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ کشتی میں مصروف تھے اور حضرت بابا محمد سماسیؒ رامتین کلاں کی دیوار کے سایہ میں کھڑے ہو کر حضرت امیر کا نظارہ کر رہے تھے اور حضرت امیر کے احوال میں مستغرق کھڑے تھے حضرت بابا سماسی کے محرمان راز میں سے بعض نے عرض کیا کہ حضرت ان بدعت میں مشغول لوگوں میں آپ کیوں حیران کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا" اس میدان میں ایک ایسا مرد ہے اور اس شکارگاہ میں ایک ایسا شکار ہے کہ جس کی

Marfat.com

صحبت سے تمام کاملین فیضیاب ہوں گے۔ ہم اس مرد کے منتظر ہیں کہ کب ہمارے دامِ محبت میں آتا ہے۔ کیونکہ اس کی پرواز بہت بلند ہے۔

تیری پہلی نظر کا وار تو بہ کہ اب تک دل دُعائیں دے رہا ہے

ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ حضرت امیر کی نگاہ حضرت بابا کے چہرہ انور پر پڑی اور پہلی نظر میں ہی مُرغِ دل دامِ محبت کا شکار ہو گیا اور حضرت بابا قدس سرہٗ نے قوتِ جاذبہ سے آپ کو اپنی طرف اس طرح کھینچ لیا کہ حضرت امیر بے اختیار ہو گئے۔ حضرت خواجہ نے اسی دن حضرت امیر کو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا اس دن کے بعد حضرت امیر کو کبھی کسی شخص نے بھی بازار یا معرکہ میں نہیں دیکھا۔

ثبوتِ کرامت

منقول ہے کہ حضرت خواجہ سماسیؒ کے خدام میں سے کسی نے حضرت امیر سے کرامات اولیاء کے متعلق سوال کیا تو حضرت نے فرمایا "کہ اولیاء اللہ کی کرامات عقل اور نقل سے ثابت ہیں اور مشائخ کرام سے بہت کرامات منقول ہیں اور اہل اسلام میں مشہور ہیں اور جس کی بصیرت کی آنکھ نورِ ایمان سے منور ہو اور اہل اللہ پر اعتقاد رکھتا ہو۔ اس کو اس بارہ میں شک نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر کا پلک جھپکنے میں تختِ بلقیس کا لانا پیش کیا جا سکتا

Marfat.com

ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ میں منبر نبوی پر کھڑے ہو کر یا ساری الجبل کہنا اور آپ کے آواز کا حضرت ساریہ تک پہنچ جانا۔ حالانکہ حضرت ساریہ اپنے لشکر کے ساتھ ملک عراق میں تھے کرامت ہی ہے۔

ایک اعتراض کا جواب

اگر کسی کو شبہ ہو کہ یہ کرامات تو معجزہ کے برابر ہو گئی ہیں۔ بلکہ بڑھ گئی ہیں۔ حالانکہ ولی نبی سے نہیں بڑھ سکتا۔ اس کا یہ جواب ہے کہ ہر ولی کی کرامت اُس اُمت کے نبی کا معجزہ ہوتا ہے کیونکہ ولی کی کرامت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ولی جس نبی کو مانتا ہے وہ نبی برحق ہے اور اس کا دین بھی سچا ہے۔ لہٰذا ولی کی ہر کرامت اُس کے نبی کا معجزہ بنے گی۔ اس لیے کرامت کا معجزہ کے برابر ہونے یا معجزہ سے بڑھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ ولی کو جو کچھ ملتا ہے اس نبی کی اتباع اور اس کی شریعت کی پیروی سے ہی ملتا ہے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ اولیاء کا درجہ کسی بھی وجہ سے انبیا کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ بڑھ جائے۔

معجزہ اور کرامت میں فرق

حضرت بایزیدؒ سے کرامت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالےٰ سے جو ملا ہے وہ تو شہد کی مشک کی طرح ہے اور اولیاء کو جو ملا ہے اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے شہد کے مشک سے ٹپکا ہوا ایک

Marfat.com

قطرہ بلکہ وہ نمی جو مشک سے ظاہر ہو اور جو کچھ مشک کے اندر ہے تو وہ انبیاءؑ کرام کا خصوصی حصّہ ہے۔

کرامت کے اقسام پھر کرامت کئی طرح کی ہوتی ہے کبھی دُعا کی قبولیّت کی صورت میں کسی ظاہری سبب کے بغیر کھانا ظاہر ہو جانا یا پیاس کے وقت بے سبب ظاہر پانی مل جانا۔ یا طویل مسافت کو بغیر اسباب ظاہریہ کے تھوڑے وقت میں طے کرنا اور اُس کے علاوہ اور جو باتیں عامۂ خلق کی عادت کے خلاف ہوں۔ چنانچہ منقول ہے کہ حضرت امیرؒ ہر سال بنور تشریف لے جاتے تھے۔

پیر و مرید کی کرامت ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت جب کوہ نور دریا کے کنارہ پر پہنچے اور آپ کے تمام ساتھی گذر گئے اور تھوڑی دیر کے لیے توقف کیا اور حضرت امیر عالمِ تفکر میں تھے۔ اچانک سرِ مبارک اُٹھا کر فرمایا "کہ دوستو علی صوفی آ گیا ہے حالانکہ علی صوفی آپ کے آستانہ عالیہ کا وہ خادم تھا جس کو آپ بخارا میں آستانہ مقدسہ کی دربانی کے لیے چھوڑ آئے تھے اس لیے تمام دوست آپ کے فرمان سے متعجب ہوئے کہ علی صوفی بخارا سے کس طرح آ سکتا ہے۔ اچانک دیکھتے ہیں کہ علی صوفی پانی پر چلتا آ رہا ہے اور اس کے قدم بھیگتے بھی نہیں۔ جب علی صوفی حضرت امیر کی خدمت میں حاضر ہوا۔

Marfat.com

آپ نے جھڑک کر فرمایا" کہ گھر سے کس وقت چلا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ حضرت آپ کا شوق مجھ پر اس طرح غالب ہوا کہ میں بے اختیار ہوگیا۔ جب آنکھ کھولی ہے تو آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوں، آپ کے جامِ محبت میں اس طرح مدہوش ہوں کہ مجھے کچھ خبر نہ تھی حضرت امیر نے اس کو حکم دیا کہ جیسے آئے ہو ویسے ہی فوراً لوٹ جاؤ اور آستانے کی خدمت ادا کرو۔ علی صوفی نے پانی پر قدم رکھا اور اس کا پاؤں تر بھی نہ ہوا اور اسی گھڑی میں بخارا شریف پہنچ گیا۔ ناظرین

ناظرین کرام! جس کے مرید اس درجہ کے ہوں اس پیر کے مرتبت کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔

؎ قیاس کن زگلستان من بہار مرا

طی الارض منقول ہے کہ حضرت امیر آٹھ سال متواتر دوشنبہ اور جمعہ کے دن مغرب کی نماز سوخار میں پڑھتے اور عشاء حضرت خواجہ محمد سماسی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سماس میں ادا فرماتے اور صبح کی نماز پھر واپس سوخار میں آکر پڑھتے تاکہ کسی کو اُن کے حال پر اطلاع نہ ہو۔

رباعی

گر شہرہ شوی بخلق شر الناسی ۔۔۔ ور گوشہ نشین شوی ہمہ دسواسی
بہ زاں نبود کہ خضر و الیاسی ۔۔۔ کس نشناسد ترا تو کس نشناسی

Marfat.com

ترجمہ:۔ اگر تو مخلوق میں مشہوری کا خواہاں ہوا۔ تو بدترین خلق ہے اور صرف گوشہ نشینی وسواس ہی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تو خواہ خضر و الیاس بھی بن جائے تو بھی کسی کو نہ پہچانے اور تجھے بھی کوئی نہ پہچانے۔

بیک وقت کئی جگہ موجود ہونا منقول ہے کہ حضرت امیرؒ کے انتقال کے بعد اہل تصوف کی ایک جماعت کعبہ شریف کی طرف سے وارد ہوئی۔ خدام نے اُن سے دریافت کیا کہ آپ حضرات کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے بتلایا کہ ہم دیارِ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے حضرت امیر قدس سرہٗ کے دیدار کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ جب انہیں بتایا گیا کہ حضرت امیر قدس سرہٗ انتقال فرما چکے ہیں۔ تو وہ لوگ بہت روئے۔ بعد ازیں ان لوگوں سے پوچھا گیا کہ آپ لوگوں نے حضرت امیر کو کہاں دیکھا ہے اور آپ کے احوال شریفہ سے کس طرح واقفیت ہوئی ہے کیونکہ ظاہری طور پر حضرۃ مکہ مکرمہ کبھی نہیں گئے۔ انہوں نے کہا ہم حضرت کے مرید ہیں۔ اور آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہیں۔ صرف ہم ہی نہیں بلکہ اکثر اہل مکہ و اہل مدینہ آپ کے مرید ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ عرصہ تیس ۳۰ سال سے ہم ہمیشہ حضرت کی اقتدا میں طواف کعبہ کرتے ہیں اور حضرت کی معیت میں حج ادا کرتے ہیں۔ اس سال حضرت تشریف نہیں لائے ہمارے

86790

Marfat.com

دلوں میں حضرت کے دیدار پُر انور کا شوق غالب ہوا۔ تو ہم حاضر ہوئے افسوس دیدار نصیب نہ ہوا۔ آخر وہ جماعت حضرت کی اولاد امجاد کو مل کر اسی روز واپس روانہ ہوئی۔ واپسی کے وقت کہتے تھے افسوس اس ملک کے لوگوں نے حضرت امیر قدس سرہٗ کے مرتبہ کو پوری طرح نہیں پہچانا۔ آپ کے بلند مقام و مرتبہ کو صحیح طور پر اہل عرب ہی جانتے ہیں۔

"سونے کا قدر سُنار ہی جانتا ہے۔ اور موتی کا قدر جوہری جانتا ہے۔"

رُباعی

قدر گل و مُل بادہ پرستاں دانند　　نے بوالہوسان و زیر دستاں دانند
اے بے خبر از بے خبری معذوری　　سریست دریں شیوہ کہ مستاں دانند

ترجمہ:- پھول اور شراب کا قدر بادہ پرست ہی جانتے ہیں۔ کمینے اور خواہش کے بندے کہاں جانیں۔

اے بے خبر تو اپنی بے خبری کی وجہ سے معذور ہے۔ طریقت میں ایک بھید ہے جسے مست ہی جانتے ہیں۔ غرضیکہ حضرت کے کمال کی کوئی انتہا ہی نہیں۔

ہم جواسیس القلوب | ایک روز حضرت امیر کلالؒ معرفت میں

Marfat.com

مستغرق ہو کر مناسکِ حج بیان فرما رہے تھے۔ تقریباً تمام مناسکِ حج بیان فرمائے اور مناسک میں علماء کا اختلاف بھی بیان فرمایا اور بہت سی چیزیں بیان فرمائیں۔ جن سے حاضرینِ مجلس حیران تھے۔ حاضرین میں سے ایک بے اعتقاد آدمی کے دل میں خیال گذرا کہ حضرت نے کعبہ کو دیکھا ہی کہاں ہے کہ بیان کریں۔ یہ چیزیں تو وہ بیان کرے جس نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی۔ کہ حضرت باہر تشریف لائے اور اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے نادان یہاں آ کر دیکھ کیا دیکھنا ہے جب اس شخص نے نظر اُٹھائی، تو دیکھا کہ کعبہ مقدسہ حضرت امیر قدس سرہٗ کے سر کا طواف کر رہا ہے۔ حضرت نے فرمایا" کہ جس شخص کے اپنے پلے کچھ نہ ہو۔ تو وہ دوسروں کے متعلق بھی وہی تصور کرتا ہے کہ وہ بھی خالی ہی ہیں۔ جب تک تیرے دل کی آنکھ نہ کھُلے۔ اسوقت تک تو مشاہدہ نہیں کر سکتا۔ اور حقیقتِ حال کو نہیں دیکھ سکتا۔

رُباعی

این دیدہ بپوش تا دلت دیدہ شود ۔۔۔ زاں دیدہ جہاں دگرے دیدہ شود
گر روزن دل بذکر حق بکشائی ۔۔۔ بر بام فلک ہر چہ بود دیدہ شود

ترجمہ :۔ یہ آنکھ بند کر تا کہ تیرا دل آنکھ بن جائے۔ پھر اُس آنکھ سے تجھے ایک اور ہی جہاں نظر آئے گا۔

Marfat.com

اگر تو ذکرِ حق سے دل کا دریچہ کھول لے تو آسمان کے کنارے پر ہونے والی چیزیں بھی تجھے دکھائی دیں گی۔

اور یہ واقعہ مرشد الخلق الی الحق حجۃ الحق الی الخلق متبع رسول اللہ فی القول والعمل یعنی خواجہ ابوحفص کبیر بخاری کی مسجد میں رونما ہوا جبکہ حضرت اپنے تمام احباب کے ساتھ مجلس میں خود بھی تشریف فرما تھے اس شخص نے یہ حال دیکھ کر توبہ کی اور مقبولان بارگاہ خداوندی سے ہوا۔

کہ گردن نہ پیچد زحکم تو ہیچ

ایک دن حضرت امیر قدس سرہٗ کے یاروں کو حضرت جگردون اتاؒ کے مزار مبارک کی زیارت کا شوق ہوا۔ جب مزار شریف کی طرف کچھ راستہ چلے تو دیکھا کہ ایک شیر نے آکر اُن کا راستہ روک لیا ہے اور راستہ سے ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ سب ساتھی حیران ہو گئے اتنے میں حضرت امیر قدس سرہٗ تشریف لائے اور شیر کی گردن کو پکڑ کر راستہ سے ایک طرف ہٹایا۔ اور خود وہیں کھڑے رہے اور تمام ساتھی گذر گئے۔ شیر نے آپ کے قدموں پر اس طرح قدم رکھا ہوا تھا جیسے کوئی کسی کی تعظیم کرتا ہے۔ پھر شیر چلا گیا۔ ساتھیوں نے یہ حالت دیکھ کر حضرت سے دریافت کیا کہ حضرت یہ کیا حالت تھی۔ آپ نے فرمایا۔

"جو شخص ظاہر و باطن میں اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام چیزوں

Marfat.com

کو اُس سے ڈراتا ہے اور جو شخص اللہ تعالےٰ سے نہیں ڈرتا۔ وہ تمام چیزوں سے ڈرتا ہے۔" فرمایا" کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو آدمی پر اس طرح نہیں مسلط کرتے کہ آدمی اُس سے ڈرے۔ بلکہ وہ چیز خود اس سے ڈرے گی۔ بشرطیکہ وہ آدمی خود اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہو۔"

اصل صرف خوف خدا ہے حضرت کے معارف میں سے یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا ایک شخص باغ میں آتا ہے۔ باغ میں بے شمار درخت ہیں اور درختوں پر بے شمار ٹہنیاں ہیں اور ٹہنیوں پر بے شمار پتے ہیں اور ہر پتہ پر ایک پرندہ بزبان فصیح کہتا ہے۔ السّلام علیك یا ولی اللہ ٥ پھر بھی اس شخص کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں یہ مکر نہ ہو اور درحقیقت یہ ہے بھی مکر ہی۔ اور اس طرح کے واقعات تو بہت ہوتے ہیں کیونکہ تمام کاموں میں اصل صرف خوف خدا ہے۔

شعر

مُرغِ ایمان را دو پر خوف و رجاست　　مُرغِ بے بر را پرانیدن خطا است

ترجمہ:۔ ایمان کے پرندے دو پر ہیں۔ خوف اور اُمید بے پر پرندے کو اڑانا خطا ہے۔

شکستہ دانت درست کر دیے منقول ہے کہ ایک دن حضرت امیرؒ سماس میں حضرت خواجہ کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر تھے کہ کچھ لوگوں کی آپس میں لڑائی ہو گئی۔ اُن میں سے ایک آدمی کے کچھ دانت ٹوٹ گئے۔ لڑائی کے بعد مضروبین کی طرف کے لوگوں نے چاہا کہ ضاربین کے پاس چلیں اور اُن سے دانتوں کی دیت طلب کریں۔ اتفاقاً طرفین حضرت خواجہ کے مرید تھے اس جماعت میں سے ایک شخص نے کہا۔ پہلے حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے جو حکم ہو اس کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ یہ جماعت حضرت خواجہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی۔ اس وقت حضرت امیرؒ بھی حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت خواجہ نے فرمایا" مجھے وہ دانت دکھاؤ۔ چنانچہ حضرت امیر نے وہ شکستہ دانت آپ کے سامنے حاضر کیے تو حضرت خواجہ نے حضرت امیر سے فرمایا کہ کوئی ایسا کام کرو کہ ان کا نزاع ختم ہو جائے۔ حضرت امیر نے دانت پکڑ کر دعا کی اور ارواح مشائخ سے مدد طلب کی اور اُن دانتوں پر دَم کیا۔ شکستہ دانتوں کو اُن کی پہلی جگہ پر رکھا۔ تو حضرت امیر قدس سرہٗ کی دُعا کی برکت سے اللہ تعالےٰ نے ان دانتوں کو مستحکم اور درست فرما دیا جن کے دانت شکستہ ہوئے تھے وہ بہت حیران ہوئے اور دعویٰ سے دست بردار ہو گئے اور توبہ کی اور حضرت کے کمال حال کے معترف ہو کر راہِ حق کے پسندیدہ لوگوں میں سے ہو گئے۔

Marfat.com

رُباعی

آنہا کہ دل از الست مست آوردند
جاں راز عدم قرب بدست آوردند
از دیدہ قدم نہادہ اندر سر جاں
تا یک دل دیوانہ بدست آوردند

ترجمہ :- جو لوگ ازل سے ہی مست دل لائے ہیں اور جان کو عدم سے ہی قرب سے مشرف کر کے لائے ہیں۔
آنکھوں سے اپنی جان کے سر پر قدم رکھا ہے تاکہ ایک دیوانہ دل ہاتھ میں لائے۔

وہ خود تشریف لے آتے ہیں بلایا نہیں کرتے

منقول ہے کہ حضرت امیر کلال رحؒ کو روزن کلاں نام گاؤں میں ایک بار اس طرح آزمایا گیا کہ ایک آدمی وہاں فوت ہو گیا اس نے وصیت کی کہ میرا جنازہ حضرت امیر قدس سرہٗ پڑھائیں حالانکہ حضرت امیر سوخار میں تھے اور مشائخ کبار کی ایک جماعت وہاں جمع تھی۔ جن میں حضرت امیر دانشی مولانا شمس دین اسکوی اور حضرت مولانا تاج الحق والدّین جیدوانی بھی تھے۔ جب حضرت امیر کو بلانے کے لیے قاصد روانہ کرنا چاہا، تو حضرت شیخ صوفی عاسونکی رحؒ نے فرمایا، کہ حضرت امیرؒ کے پاس نہیں آدمی بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں حضرت خود تشریف لا رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو باطن کی

Marfat.com

صفائی عطا کی ہوئی ہے وہ خود تشریف لائیں گے۔ اُن میں سے ایک شخص نے طے کیا کہ ہم حضرت امیر سے آپ کے خلیفہ مجاز ہونے کے بارہ میں سوال کریں گے۔ کیونکہ اُن کو پیری مریدی کی کہیں سے اجازت نہیں۔ اچانک حضرت امیرؒ تشریف لے آئے۔ جب لوگوں نے حضرت امیر قدس سرہٗ کی اس طرح تشریف آوری دیکھی تو تمام لوگ استقبال کو دوڑے اور حضرت کے کمال حال کے معترف ہوئے۔ جب جنازہ اور دفن سے فراغت ہوئی اور لوگ اردزن کی مسجد میں جمع ہو گئے۔ ہجوم بہت زیادہ ہو گیا تو دو شخصوں نے کہا۔

اجازت وخلافت کے متعلق سوال کا جواب

کہ ہمارے درمیان یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ امیر واشی مولانا شمس الدین کو کہہ رہے تھے کہ تمہیں تو اجازت ہے اور مولانا امیر واشی کو کہہ رہے تھے کہ تمہیں بھی اجازت ہے۔ درحقیقت اس بات چیت سے ان کا مقصد حضرت امیر کی اجازت وخلافت کے متعلق واقفیت حاصل کرنا تھا۔ حضرت امیر نے فرمایا" بھائیو! امیر واشی خود سید ہیں۔ جھوٹ نہیں کہتے اور مولانا شمس الدین بھی عالم ہیں وہ بھی جھوٹ نہیں کہیں گے کہ انہوں نے آئینہ دل میں اُن کو دیکھا اور تم نے اُن کو اپنے آئینہ دل میں دیکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ تم دونوں کو کہیں سے اجازت

Marfat.com

نہیں۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "کہ دِل دلِ کا آئینہ ہوتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں۔ ہر آدمی وہی خرچ کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتا ہے۔ یعنی کوزہ سے وہی ٹپکے گا۔ جو اس کے اندر ہوگا۔ جب حضرت امیر نے ارشادات بیان فرمائے تو سب لوگ آپ کے کمال حال کے معترف ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم اس با کمال مرد کے کمال سے غافل تھے۔ مذکورہ دونوں بزرگوں میں سے ایک نے یہ حدیث پڑھی۔

اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری۔

اس کے بعد حضرت امیر کلالؒ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ جو کچھ آپ نے پڑھا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ عبارت نہیں۔ اسی اثنا میں حضرت کی زبان درفشاں سے یہ بھی نکلا۔ کہ جس کو الفاظ نبی کا محرم نہ بنائیں اس کو اسرار نبی کا محرم کب بنائیں گے۔ حضرت جب یہ فرما چکے۔

مولوی ہرگز نشد مولائے روم تا غلام شمس تبریزی نشد

تو حضرت مولانا تاج الحق والدین نے حضرت امیر سے التماس کی کہ اس شکستہ دل درست اعتقاد کو اپنی غلامی میں قبول فرمائیے۔ حضرت امیر نے فرمایا۔ میں اس قابل نہیں ہوں۔

Marfat.com

بلکہ تمہیں فرزندی میں قبول کیا۔ اسی وقت اُن کو خلافت عطا کر کے بیعت کرنے کی اجازت دے دی۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ جس کو اللہ تعالیٰ علم دین عطا کرتے ہیں۔ اُس کو تمام مقاصد و مطالب تک پہنچاتے ہیں۔

نظم

مرد را علم و عقل پیرایہ است ہر کرا این دو نیست بے مایہ است

علم و عقل اندر دو سرمایہ سود علم چو تا رواں و عقل چو لود

ترجمہ:۔ مرد کے لیے علم اور عقل زینت ہے۔ جس کے پاس یہ دونوں نہ ہوں وہ بے دولت ہے۔ علم اور عقل دونوں ہی نفع کے سرمایہ ہیں۔ عقل زندگی تک ہے اور علم جان تک۔

علم باید تا عمل گنجے بود زانکہ بے دانش عمل رنجے بود

ترجمہ:۔ علم چاہیے تا کہ عمل خزانہ ہو۔ اس لیے کہ عمل بغیر علم صرف رنج ہی ہے اس لیے کہ تمام کاموں میں اصل تو علم ہی ہے لیکن بغیر عمل کے کوئی شخص بھی مقصود تک نہیں پہنچتا

ہر کرا علم نیست درویش است گرچہ مالش ز خسرواں بیش است

ترجمہ:۔ جس کے پاس علم نہیں وہ بھوکا ہے اگرچہ اس کے پاس مال بادشاہوں سے بھی زیادہ ہو۔

جانِ جان دانش است جہلش مرگ او جاہلاں را و مرگ در پیش است

ترجمہ:۔ علم جان کی جان ہے اور جہالت اس کی موت ہے۔ جاہلوں کو

Marfat.com

دو مونتیں درپیش ہیں۔

علم ایسا چاہیے کہ آدمی کو خدا تک پہنچائے۔ اس لیے کہ علم وہ ہے جو رہبری کرے۔

علمِ صورت پیشۂ آب و گل است — علم معنی رہبر جان و دل است

صرف ظاہری علم تو پیشۂ آب و گل ہے اور علم باطن تو جان و دل کا رہبر ہے۔

علماء کی اقسام اگرچہ علماء کی کئی قسمیں ہیں۔ لیکن درحقیقت تمام علموں سے مقصود تو خداشناسی ہی ہے۔ جب اللہ جل شانہٗ کو پہچان لیا اور الرحمٰن علم القرآن والے مکتب میں تعلیم نصیب ہوئی اور اس مکتب کی تعلیم سے عالم ہو گیا۔ تو وہ تمام نظروں کا حقدار ہو گیا اور اللہ تعالےٰ اس کو تمام مقاصد اور مطالب تک پہنچائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ایک گھڑی میں تمام جہان کی سیر منقول ہے کہ ایک دن حضرت امیرؒ کے بعض خادم مولٰنا جلال الدینؒ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اہل تصوف کی باتیں اور ان کی کرامات کا ذکر کر رہے تھے۔ اس اثناء میں مولانا جلال الدین نے فرمایا۔ اس وقت بھی جہان میں کوئی ایسا مرد ہو گا جو شریعت مصطفویہ کے طریقہ پر مستقیم ہو اور

Marfat.com

تجرد طریقت پر بھی مستحکم ہونا باب ہی ہے۔ حضرت امیر قدس سرہٗ کے مریدین میں سے ایک آدمی نے کہا۔ اے مخدوم ہمارے زمانہ میں بھی ایسے مرد ہیں جو ہمہ صفت موصوف ہیں اور ان کے کمال کی یہ کیفیت ہے۔ کہ مشرق سے لے کر مغرب تک تمام جہان کی سیر ایک گھڑی میں کر سکتے ہیں۔ حضرت مولانا جلال الدین نے فرمایا۔ ایسا مرد کہاں ہے اس شخص نے کہا کہ میرے شیخ اور میرے سید ایسے ہیں۔ مولانا نے کہا۔ کہ کیا تو ہمیں اُن کی صحبت بابرکت میں پہنچا سکتا ہے تاکہ ان کی خاکِ پا کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائیں اور اُن کی صحبت سے فیض یاب ہوں۔ اس مرد نے کہا۔ کہ آپ کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ اُن کی طرف توجہ کریں۔ وہ خود تشریف لے آئیں گے۔

طلب صادق کی برکت

مولینا حضرت کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت امیر اقدس سرہٗ خود تشریف فرما ہو گئے۔ اور اسی مجلس میں بیٹھ گئے۔ اس مرد نے مولینا جلال الدین سے کہا۔ مولانا یہ ہمارے پیر و مرشد تشریف لے آئے ہیں۔ جب مولانا نے حضرت کو دیکھا تو عرض کیا۔ حضرت ہمارے ملک میں کیسے تشریف آوری ہوئی۔ حضرت امیر نے کہا۔ تمہاری توجہ اور طلب ہمیں لے آئی ہے۔ اس لیے کہ جب طالب کی طلب سچی ہوتی ہے تو وہ جو کچھ طلب کرتا ہے

Marfat.com

اللہ تعالےٰ اُسے پہنچا دیتا ہے۔

بیت

ہر کہ او در صدق صادق آمدست
برسرش معشوق عاشق آمدست

ترجمہ :۔ جو شخص صدق میں صادق ہو معشوق خود اُس پر عاشق ہوتا ہے۔

عطائے خلافت اور اعتراض کا جواب

حضرت مولانا نے حضرت امیر سے بیعت کی۔

اسی وقت حضرت امیر نے مولانا کو خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا اور بہت زیادہ نظر کرم فرمائی۔ اس مجلس میں حضرت امیر کے بعض مرید حاضر تھے انہوں نے عرض کیا کہ حضرت ہم تو عرصہ دراز سے جناب کے مرید ہیں ہمیں تو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ جو مولانا کو ایک ہی گھڑی میں عطا ہو گئی ہیں۔ حضرت امیر قدس سرہ نے فرمایا۔ عزیزان من! مولانا نے قبل ازیں بہت کام کیا ہوا ہے اور راہِ طریقت بہت طے کیا ہوا ہے صرف اجازت کی ہی کمی تھی۔ جیسے قطب بری خواجہ عبیداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ رحمتِ حق اچانک آتی ہے۔ لیکن دلِ آگاہ پر آتی ہے۔ پس جس شخص نے اپنے وجود کو علوم دینیہ کے حصول میں ریاضت اور مجاہدہ کی کٹھالی میں پگھلایا ہو اور تمام عمر شریعت محمدی کے علم میں صرف کی ہو

Marfat.com

اور جوانی سے بڑھاپے تک پہنچا ہو ۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اس دولت عظمٰی سے محروم رہے۔ خدا تعالےٰ جسے چاہتا ہے ملک عطا کرتا ہے۔

رُباعی

تا دل صدف در حقیقت نشود   جاں محرم اسرار طریقت نشود
مگر ار جوانے کسے در رہِ عشق   تا نفس جواں پیر طریقت نشود

ترجمہ :۔ جب تک دُرِ حقیقت کا صدف نہ ہو۔ جان اسرار طریقت سے محرم نہیں ہوتی۔ اگر کوئی جوان عشق کے راہ میں ہو تو جب تک اُس کا نفس جوان ہے وہ پیر طریقت نہ ہوگا۔

علماء سوء ہاں بہت سے اہل علم ایسے بھی ہیں۔ جنکی زبان تو عالم ہے۔ لیکن اُن کا دل عالم نہیں۔ اُن کو اہل اللہ کی نظر کا استحقاق نہیں۔ چنانچہ قطب العارفین مولانا جلال الدین والحق فرماتے ہیں۔

شعر

آہ ازیں زشتاں کہ چوں رومی نمایند از نقاب
از بروں وسو آفتاب و زدروں سو منجلاب

Marfat.com

ترجمہ :- ان بدفطرت لوگوں پر افسوس ہے کہ جب نقاب سے منہ باہر نکالتے ہیں تو جو باہر سے آفتاب نظر آتے تھے۔ وہ اندر سے گندے پانی کے جوہڑ نظر آنے لگے۔

درحقیقت عالم وہ ہیں جو خدا تعالےٰ کو پوشیدہ صفات کے ساتھ پہچانیں اور جیسے باہر سے دکھائی دیں اندر سے بھی ایسے ہی ہوں۔ جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، کہ "مرد وہ ہے جس کا کردار اُس کے دیدار سے بہتر ہو"

بایزیدؒ اور مخنث کا مکالمہ مشہور ہے کہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ کسی راستہ میں ایک پل پر پہنچے وہاں آپ نے کسی مخنث کو آراستہ پیراستہ دیکھا۔ حضرت سلطان العارفینؒ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ مخنث کو جب حضرت کی روگردانی کا پتہ چلا تو عرض کیا۔ اے بزرگوار دین۔ اے سالکِ راہ یقین۔

بیت

مائیم چناں کہ مے نمائیم بخلق ۔۔۔ تو نیز چنانکہ مے نمائی ہستی

ترجمہ :- ہم جیسے ہیں مخلوق کو ویسے ہی دکھائی دیتے ہیں، کیا آپ بھی جیسے دکھائی دیتے ہیں ویسے ہی ہیں۔

Marfat.com

عالمِ حقانی بعض صلحاء اور سالکین طریقت نے عالم اور عارف کی یوں تعریف بیان کی ہے کہ عالم وہ ہیں۔ کہ جنکا کردار اُن کے ظاہری دکھاوے سے بہتر ہو کیونکہ تمام علموں سے مقصود تو خدا تعالیٰ کو پہچاننا اور اپنے علم پر عمل کرنا ہے۔

بیت

جعدہ دیو است دانش بے عمل — سخرۂ شیطاں بود مرد وغل
گر عمل با علم تو پیوند نیست — جُبہ و دستار دانش مند نیست

ترجمہ:۔ علم بغیر عمل کے شیطان کا فریب ہے۔ کھوٹا آدمی شیطان کا استہزا ہے۔ اگر علم کے ساتھ عمل کا پیوند نہیں۔ تو جبہ و دستار کو عالم نہیں کہتے۔

حضرت امیر کلالؒ کبھی کبھی معرفت کا بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ عمل علم کے ساتھ اور علم عمل کے ساتھ اپنے اپنے عامل کو رضائے حق اور لقائے حق سے مشرف کرتا ہے۔ اس لیے کہ حقیقی علم تو اللہ تعالیٰ کو جاننے کا نام ہے اور عمل میں نظر ڈالنی چاہیے۔ کیونکہ ریا کی بندگی تو شرک خفی ہے۔

خدا شناسی کی علامت یہ ہے۔ کہ آدمی اللہ تعالے سے ورلے

Marfat.com

کیونکہ تمام کاموں میں اصل تو اللہ تعالےٰ سے ڈرنا ہی ہے۔ جب کوئی شخص خدا کو جانتا ہے۔ تو اُس سے ڈرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اُس کے بندوں میں سے علم والے۔

اور جب بندہ خدا تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو جاتا ہے تو بہشت میں آتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے "کہ یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے یعنی یہ بہشت جو تو نے سُنا ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ سے ڈرنے والوں کے لیے ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جو آدمی خدا تعالےٰ سے ڈرنے کو اپنا پیشہ بنالے۔ اپنے تمام مقاصد اور مطالب تک پہنچتا ہے اور ہر پوشیدہ چیز کا دیدار کرتا ہے اور اگر تو روئے زمین کی تمام کتابیں پڑھ لے اور تجھے یاد بھی ہوں اور تیرا یہ علم خدا کے ڈر سے خالی ہو تو تجھے اس علم سے سوائے شرمندگی کے کچھ حاصل نہ ہو گا۔

رُباعی

علمے کہ معلمش در سینہ بود

در سینہ بود ہر آنچہ در سی نبود

Marfat.com

صد خانہ کتاب خوانی و سودے نکند آں بہ کہ کتب خانہ در سینہ بود

ترجمہ :۔ ایسا علم جس کا معلم سینہ میں ہو۔ جو سینہ میں ہوتا ہے وہ درسی نہیں ہوتا۔ سو کتب خانہ پڑھ ڈالے اور تجھے نفع نہ کرے۔ اس سے تو یہ بہتر ہے کہ تیرا کتب خانہ سینہ میں ہو۔

علم نافع وہ ہے جو آدمی کو ماسوائے خدا کے ہر ایک سے دور رکھے اور نفس کی آرزوؤں اور باطل خواہشات سے مانع ہو۔

رُباعی

علمیکہ ہم از اَما دلمت برہاند وز درد سر معلمت برہاند
یک منع بتوجہہ بکن نفست را تا از ہمہ لانسلمت برہاند

ترجمہ :۔ وہ علم جو تجھے اَمّا اور لِمَ سے چھڑائے اور تجھے معلم کے دردِ سر سے نجات دے اپنے نفس کو ایک توجہ کے ساتھ منع کر دے تاکہ تمام لا نُسَلِّمُ سے چھوٹ جائے ایسے شخص سے صحبت رکھنی چاہیے جو تجھے خدا تک پہنچائے۔

بیت

صحبت بدست دار اگر نیست طاقتت باآں کسے بدار کہ با دوست صحبتش

Marfat.com

ترجمہ :- صحبت دوست کے ساتھ رکھ اور اگر یہ طاقت نہ ہو، تو اس شخص کے ساتھ صحبت رکھ جسکی اس کے ساتھ صحبت ہو۔

قطب العارفین حضرت خواجہ عبدالخالقؒ کے وصایا شریفہ میں اسی طرح مذکور ہے۔

مرید کو بچا لیا منقول ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ خواجگان سید بہاؤالدین بخاریؒ قضان سلطان کے سامنے جلادی کے کام پر مامور تھے کہ ایک شخص کسی تہمت میں گرفتار ہو کر بادشاہ قضان سلطان کے سامنے پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم صادر کر دیا۔ خواجہ بہاؤالدین اس شخص کو قصاص گاہ میں لے گئے اور اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور شمشیر کھینچ لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور اس کی گردن پر تلوار ماری۔ لیکن تلوار نے کام نہ کیا، دوبارہ خواجہ بہاؤالدین نے تلوار کھینچی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا۔ اور تلوار ماری لیکن تلوار پھر بھی کارگر نہ ہوئی۔ تیسری بار پھر غضبناک ہو کر تلوار ماری۔ لیکن تلوار نے پھر بھی کام نہ کیا اور حضرت خواجہ اس بات سے واقف ہو چکے تھے کہ تلوار اٹھانے کے وقت زیر لب کچھ کہتا ہے حضرت خواجہ نے اس سے کہا کہ تجھے اس خدا کی قسم جس کے بغیر اور کوئی خدا نہیں ہے مجھے بتا کہ تو کیا چیز کہتا ہے۔ اس مرد نے کہا کہ میں اپنے پیر و مرشد کو یاد کرتا

Marfat.com

ہوں اور خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔ خواجہ بہاؤ الدین نے کہا تیرے پیر کون ہیں۔ حضرت کے مرید نے کہا، میرے شیخ سید امیر کلال قدس سرہٗ ہیں۔ حضرت خواجہ نے فرمایا اس وقت تیرے شیخ کہاں ہیں۔ اس شخص نے کہا۔ بخارا کی ولایت میں سوخار نام کے ایک گاؤں میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نے تلوار ہاتھ سے پھینک دی اور ہوا کی سی تیزی کے ساتھ سوخار کی طرف چل پڑے اور زبان سے فرمایا جو شیخ اپنے مرید کو تلوار سے بچا سکتا ہے تو اگر کوئی آدمی اس کی خدمت میں حاضر ہو اور آدابِ خدمت بجا لائے تو کوئی تعجب نہیں کہ اللہ تعالےٰ اسے نارِ جہنم سے بچائے۔

حضرت خواجہ کے امیر کلالؒ کے پاس حاضر ہونے کا سبب یہی واقعہ بنا ہے۔

پرندے حاضر خدمت ہو گئے منقول ہے کہ ایک دن حضرت امیرؒ کو قرامان جانے کا شوق ہوا اور شیخ ابراہیم وہیں تھے۔ جب حضرت امیر وہاں پہنچے۔ شیخ ابراہیم نے فرمایا کہ یا امیر میں حلال گوشت کہاں سے پیدا کروں کہ ابھی تو گوشت نہیں ہوا۔ حضرت امیر نے فرمایا۔ کہ تم اس جنگل میں جاؤ اور پرندوں کو اپنے پاس بلاؤ۔ جب پرندے تمہارے پاس آجائیں تو اُن میں سے چند پرندے

Marfat.com

ہمارے پاس لے آؤ اور یہ حلال گوشت ہے۔ اس کے بعد شیخ اُٹھے اور جنگل میں آئے اور پرندوں کو بلایا۔ تمام پرندے حاضر ہو گئے۔ شیخ نے اُن میں سے چند جدا کر لیے اور حضرت امیر کی خدمت میں حاضر کر دیے حضرت امیر کے ایک بار کے فرمان کی برکت سے جب کبھی شیخ ابراہیم جنگل میں جاتے اور پرندوں کو طلب کرتے تو تمام پرندے حاضر ہو جاتے یہ قصہ بہت مشہور ہے۔

حضرت بارفعت قطب العارفین برہان الواصلین خواجہ عبدالخالق نور اللہ مرقدہٗ کے وصایا مقدسہ میں وصیت کی گئی ہے کہ جاہل صوفیوں سے بچو، کیونکہ یہ لوگ دین کے دشمن ہوتے ہیں اور مسلمانوں کے رہزن ہیں، جب راہِ سلوک میں گامزن ہونا چاہو تو پہلے ہمراہی یعنی ساتھی پکڑ لو اس وقت راہ پر چلو، تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچنا نصیب ہو۔ جیسا کہ عارف رومیؒ نے فرمایا ہے۔

رُباعی

یکے بندے دہم اے صاحب دین | یکے پندے دل آویزے خوش آئین
دلا منشیں بہ پہلوئے حریفاں | کہ جاں گرگیں شود از جان گرگیں

ترجمہ:۔ اے صاحبِ دین میں تجھے ایک نصیحت دیتا ہوں، ایسی نصیحت

Marfat.com

جو دل کو بھی پکڑے اور خوش آئند بھی ہو۔ اے دل ناجنوں کے پہلو میں نہ بیٹھو کیونکہ گرگین کی صحبت میں جان بھی گرگین صفت ہو جائے گی۔

بیت

حق بہ ذات پاک اللہ الصمد   کہ بود از مار بدتر یار بد

ترجمہ:۔ اللہ بے نیاز کی قسم حق بات ہے کہ بُرا ساتھی سانپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

صحبت کی برکات

نقل ہے کہ ایک دن حضرت امیر علیہ الرحمۃ معارف کا بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے۔ کہ خوش نصیب تھے وہ لوگ جو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سراپا برکت میں حاضر باش تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی پیروی کرتے تھے۔ اگر یہ دولت نصیب نہ ہو۔ تو اُن لوگوں کی صحبت بھی بہت خوش نصیبی ہے۔ جنہوں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے۔ اُن کے ہم صحبت کو تابعین کہتے ہیں اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو تبع تابعین کی صحبت بھی بڑی سعادت ہے۔ کیونکہ بارگاہِ خداوندی میں ان کو شرفِ بندگی حاصل ہے۔ جب یہ جماعت بھی دنیا سے رحلت فرما گئی۔ اور بے معنی دعوتیں پیدا ہو گئیں کہ ہم عابد ہیں، ہم

Marfat.com

زاہد ہیں۔

خاصانِ خدا کون ہیں

لیکن خاصانِ خدا وہ لوگ ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی پیروی کرتے اور مذہب اہل سنت وجماعت پر زندگی گزارتے ہیں اور اپنے جسموں کو درِ حق کی خدمت کے لیے وقف کر رکھا ہے اور اپنے دلوں کو پردہ ہائے غفلت سے بچا کر رکھا ہے اور اہل تصوف کے نام سے مسلمانوں میں مشہور ہیں اور یہ نام ایسے آدمی کے لیے کہنا چاہیے جو قرآن مجید کی متابعت کرنے والا ہو۔ چنانچہ اہل تصوف کے نام روشن ہیں۔ ان میں سے کاشف اسرار الحقیقۃ شیخ الطریقۃ خواجہ ابوبکر کی کتاب تعرف میں کچھ نام مذکور ہیں۔ اور اربابِ یقین کے نزدیک مشہور ہیں۔ اگر ہر ایک کے القاب کے ساتھ نام گنوائے جائیں تو یہ کتاب بہت لمبی ہو جائے گی اور بوجہ مختصر ہونے کے اس میں اتنی گنجائش نہیں۔ ہاں چند بزرگوں کے نام جن کے ناموں کی معرفت کے ہم محتاج ہیں۔ وہ اس کتاب کے آخر میں احباب کی ہمت وبرکت سے ذکر کیے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ! اس لیے کہ دورِ آخر کو پہنچا ہوا ہے اور آدمیوں کو دنیائے دنی کی رغبت بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ اور یہ معنی لوگوں کے درمیان باقی نہیں رہا لوگ نہ تو پوچھنا جانتے ہیں اور نہ ہی خود علم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دوری

Marfat.com

بے علمی اور حُبِ دنیا کی وجہ سے ہے۔ جیسا کہ اس سالک نے فرمایا ہے۔

رُباعی

تا خانۂ دل جائے در اغیار بہ بینی
خلوت گہ جان در حرم یار نہ بینی
ما را کہ چو طائفہ منتظر انند
تا جملہ نکر دند تو دیدار نہ بینی

ہ

جب تک خانہ دل میں اغیار کے ہے جگہ دیکھیگا
جان کو خلوت گاہ حرم یار میں نہ دیکھے گا
ہم جو طائفہ کی طرح منتظر ہیں
جب تک تنہائی نہ ہو گی دیدار نہ دیکھے گا

یعنی جب تک تو دل کا منہ دنیا اور اہل دنیا سے کلی طور پر نہ پھیر لے گا
اس وقت تک مقصود حقیقی منہ نہیں دکھائے گا۔

نے یار ہر کسے را دیدار مے نماید
نے ہر حقیر دل را رخسار مے نماید

ہ

یار ہر ایک کو دیدار نہیں دکھاتا
ہر حقیر دل کو رخسار نہیں دکھاتا

دائم الاوقات حضرت امیر کلالؒ اپنے معارف میں اصحاب طریقت سے فرماتے ہیں۔ کہ اگر عبادت کرتے کرتے تمہاری پشت دوھری ہو جائے

Marfat.com

اور تمہارا بدن کمان کی زہ کی طرح ریاضت میں باریک ہو جائے۔ خدا تعالےٰ
کی عظمت و بزرگی کی قسم کہ پھر بھی مقصود تک نہیں پہنچو گے جب تک کہ اپنے
لقمہ اور لباس کو پاک نہیں رکھو گے اور شریعت کی پیروی نہیں کرو گے۔
کیونکہ تمام کاموں کی بنیاد ہی یہ ہے اور دنیا بک نظہر سے بھی اس معنی
کو تقویت ہو گی۔ اگرچہ بعض مفسرین نے اس سے دل کی پاکیزگی مراد لی ہے
کیونکہ نیک خلق کے برابر کوئی صفت بھی نہیں ہو سکتی۔ نیک خلق ہر انسان
کے لیے عموماً اور سالک راہِ طریقت کے لیے خصوصاً نہایت ضروری ہے
اور آدمی کو اپنے مطلوبہ مقاصد تک اسی سے رسائی حاصل ہوتی ہے۔
اس لیے کہ نبی علیہ السلام کی صفات بہت تھیں اور تمام کی تمام نیک
تھیں لیکن ان تمام صفاتِ نبوی میں سے خلق کو عظیم سے متصف فرمایا
ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک خلق تمام نیکیوں سے افضل و
اعلیٰ ہے۔

ترکستان کے لوگوں کی حاضری

منقول ہے کہ ترکستان سے ایک جماعت ولایت بخارا میں وارد
ہوئی اور شہر میں داخل ہو کر اہل بخارا سے حضرت امیر کا ذکر کرنے لگے۔ بخارا
کے لوگوں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ حضرت امیر کلال علیہ الرحمۃ کو کس
طرح جانتے ہو۔ حالانکہ حضرت امیر ہمیشہ سے بخارا میں مقیم ہیں اور یہاں سے

Marfat.com

کبھی سفر نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امیر کو ترکستان میں اتنی شہرت ہے کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں اور ہم تمام ان کے ہاتھ پر بیعت ہیں اور اُن کے مرید ہیں۔ ہماری ارادت کا سبب یہ ہے کہ ہمیں جب بھی کوئی مہم درپیش آتی ہے۔ حضرت کی ہی باطنی ہمت سے اللہ تعالیٰ ہماری مشکل آسان فرما دیتا ہے۔ ایسے بہت سے واقعات ہوتے ہیں اور ہم نے آپ سے اسم گرامی بھی پوچھا ہے۔ تو حضرت نے فرمایا ہے۔ کہ میرا نام امیر کلال ہے لہٰذا ہم سب آپ کے دامن سے وابستہ ہو کر آپ سے بیعت ہو گئے۔ ان لوگوں نے حضرت کی اتنی صفت بیان کی کہ لوگ حیران رہ گئے۔

ولی اللہ کی سیر

اس کے بعد حضرت امیر نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے ایسے بندے بھی ہیں جو چشم زدن میں مشرق سے مغرب تک کی سیر کرتے ہیں اور مخلوق میں سے کسی کو اس کے حال کی اطلاع نہیں ہوتی۔ ترکستان کی مسافت کی کیا مقدار ہے وہ جماعت جو پہلے ہی حضرت کی معتقد تھی اور زیادہ وابستۂ دامن ہو گئی۔

از شکوہ بوریا لرزد سریر

منقول ہے کہ ایک دن حضرت امیرؒ بخارا شریف کی جامع مسجد میں جمعہ ادا کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے دولت خانہ کو تشریف

Marfat.com

لے جا رہے تھے۔ جب آپ کلاباد پہنچے تو دیکھا کہ کلاباد اور فتح آباد کے درمیان سبزہ زار پر ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے وہ لوگ کسی چیز میں مشغول ہیں غیر شرعی امور سے پاک مجلس برپا کیے ہوئے ہیں، اُن کے درمیان ایک پیر مرد بیٹھا ہوا ہے۔ جس کو اُن لوگوں نے اپنے ہاں بلایا ہوا ہے اور یہ تمام لوگ درویشوں کی معرفت اور اُن کی کرامات بیان کر رہے ہیں اچانک حضرت امیر قدس سرہٗ اُن کے قریب پہنچ گئے کہ اس جماعت نے پہچان لیا کہ حضرت امیر تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت نے اپنے یاروں سے فرمایا۔ کچھ جانتے ہو۔ یہ کون لوگ ہیں۔ یاروں نے عرض کیا کہ امیر تیمور کے خیمے ہیں۔ حضرت امیر کی آواز سُن کر امیر تیمور فوراً خیمہ سے باہر نکلا اور حضرت امیر کلال کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے مخدوم مکرم آج میں آپ کی زبان مبارک سے اپنے متعلق کوئی ایسا ارشاد سُننا چاہتا ہوں جو میرے لیے باعثِ تسکین قلب ہو۔ حضرت امیر نے فرمایا کہ درویشوں کی باتیں پوشیدہ ہوتی ہیں اور میری تو عادت ہے کہ اس وقت تک کوئی بات نہیں کہتا کہ جب تک حضرت عزیزان قدس سرہٗ کی روحانیت کا اشارہ نہ ہو اور ہمارے جدامجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنی طرف سے بات نہیں فرماتے تھے۔ لیکن تمہیں چاہیے کہ منتظر رہو اور غافل نہ رہو کیونکہ تمہارے کام میں بڑی روشنی ہے اور تمہیں بہت خیر و برکت نصیب ہو گی

Marfat.com

جب حضرت امیرؒ اپنے گھر پہنچے اور اپنے خلوت خانہ میں تشریف لے گئے۔ کچھ دیر کے بعد باہر تشریف لائے اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کی۔ عشاء کی نماز کے بعد حضرت عزیزاں قدس سرہٗ کی روحانیت نے حضرت امیر سے کچھ امور بیان فرمائے۔

امیر تیمور کو بشارت

اور حضرت امیر نے اپنے محرمان راز میں سے قرامان کے رہنے والے شیخ منصور کو طلب کیا اور اس کو حکم فرمایا کہ جلد از جلد امیر تیمور کو جا کر کہو کہ اپنے گھر سے نکلے اور خوارزم کی طرف متوجہ ہو۔ اگر بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جائے اور فوراً روانہ ہو جائے۔ کیونکہ مشائخ بخارا کے ارواح طیبہ نے تجھے اور تیرے بیٹوں کو حکومت دیدی ہے شیخ منصور جب امیر تیمور کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہ سراپا انتظار بن کر کھڑا ہے۔ تیمور نے فوراً سوال کیا کہ حضرت امیر کلال نے کیا فرمایا ہے۔ شیخ منصور نے تمام بات پہنچا دی۔ امیر تیمور بغیر کسی توقف کے گھوڑے پر سوار ہو کر فوراً روانہ ہوا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک جماعت آئی جس نے خیمہ کے ارد گرد گھیرا ڈال لیا۔ تیمور اور اس کے ساتھیوں کو بہت تلاش کیا۔ لیکن وہاں کسی آدمی کا نام و نشان تک نہ ملا۔ حضرت امیرؒ کے ارشاد کے مطابق ہی ہوا۔ یعنی امیر تیمور خوارزم سے کامیاب و کامران واپس لوٹا۔ جو آدمی بزرگان دین کے اشارے پر کام کرتے ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اُن کے کاموں میں لحظہ بہ لحظہ ترقی اور عروج عطا فرماتے ہیں۔

امیر تیمور کی نیاز مندی

منقول ہے کہ امیر تیمور شیخ شمس الدین کے ساتھ ایک رات حضرت امیر کلالؒ کی زیارت کی غرض سے آئے۔ راستہ میں ایک ترک ملا۔ جس نے ہاتھ میں بکریاں پکڑی ہوئی تھیں وہ بھی اُن کے ساتھ ہی امیر کلالؒ کی زیارت کے لیے آرہا تھا۔ جب وہ امیر کلالؒ کے گاؤں کے قریب والے گاؤں میں پہنچے۔ وہاں حضرت امیر ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت امیر کے گھر کی طرف رہنمائی کرنے والا کوئی شخص انہیں نہ ملا۔ اچانک حضرت امیر خود تشریف لائے اور اُن کے ہاتھ پکڑ کر اُن کو گھر لے گئے۔ چونکہ اُن کو معلوم ہو چکا تھا کہ حضرت امیر یہی ہیں، لہذا حضرت نے اُن کا حال احوال پوچھا اور فرمایا کہ کوئی شخص کسی درویش کی زیارت کے لیے جائے تو اُسے راستہ نہیں بھولتا۔ ابھی اُن باتوں میں ہی تھے۔ کہ ترک کی بکریاں اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر بھاگ گئیں، ترک اُن کے پکڑنے کے لیے بھاگا۔ حضرت امیر کلالؒ نے فرمایا۔ کہ بھائی پریشان نہ ہو۔ بکریاں کہیں نہیں جائیں گی۔ تو آرام کر۔ ترک جب بیٹھ گیا تو بکریاں بھی واپس آگئیں۔ اُن کو گھر لے آئے۔ اظہارِ عقیدت کیا اور ان بکریوں کو امیر تیمور کی دعوت کے لیے ذبح کیا۔ حضرت امیر کلالؒ نے فرمایا کہ اے شمس الدین جو شخص خدا تعالیٰ کا کام اس طرح کرتا ہے کہ کوئی نہیں جانتا

Marfat.com

تو خدا تعالیٰ بھی اس کا کام اسی طرح کرتا ہے کہ کوئی نہیں جانتا شیخ شمس الدین اور امیر تیمور آپ کے احوال رفیعہ دیکھ کر آپ کے کمال کے معترف ہوئے حضرت امیر کلالؒ نے شیخ شمس الدین کو خلعت خلافت سے نوازا اور بیعت کرنے کی اجازت دی اور اسی مجلس میں امیر تیمور کو شیخ شمس الدین کے سپرد کیا اور فرمایا کہ ان کی تربیت میں کوئی کوتاہی نہ کرنا اور اسی نگہداشت نفس کے ذریعہ سے ہی ہر مرتبہ میں درجہ کمال کو پہنچے۔

امیر تیمور کی دعوت

منقول ہے کہ امیر تیمور نے جب سمرقند میں سکونت کی تو ایک قاصد بخارا میں حضرت امیر کلالؒ کی خدمت بابرکت میں ارسال کیا کہ حضرت از راہِ لطف و کرم یہاں تشریف لائیے اور اس ملک کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمائیں کیونکہ ہمارا آنا ذرا دشوار ہے۔ کیونکہ فرمانِ خداوندی ہے کہ بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو فاسد کر دیتے ہیں لہٰذا میرا آنا تو ایک جماعت کے لیے باعث تکلیف ہوگا۔ جب قاصد حضرت امیر کلالؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت نے سمرقند جانے سے معذرت کی اور فرمایا ہم یہیں دُعاگوئی میں مشغول ہیں ہماری عادت کسی جگہ جانے کی نہیں۔ اپنے فرزندوں میں سے حضرت امیر عمر کو بطریق معذرت امیر تیمور کے پاس بھیجا اور اُن سے فرمایا کہ امیر تیمور سے مل کر ہماری طرف سے معذرت کرنا اور ساتھ ہی فرما

Marfat.com

دیا۔ کہ امیر تیمور تمہیں کوئی عہدہ یا انعام وغیرہ دے گا۔ ہرگز قبول نہ کرنا۔ اگر کوئی چیز قبول کی تو ہمارے پاس نہ لانا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی چیزیں قبول نہ فرماتے تھے۔ اگر تم قبول کروگے تو اپنے جدامجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کروگے۔ دوسری بات یہ ہے کہ درویش ہمیشہ مومنوں کے لیے دعاگوئی میں مشغول ہیں۔ اگر وہ دنیا کی طرف مائل ہو کر اس میں مشغول ہو جائیں تو ان کی دُعا حجاب میں رہ جاتی ہے۔ جب امیر عمر امیر تیمور کے پاس پہنچے تو چند روز قیام فرمانے کے بعد اجازت طلب کی اور واپس روانہ ہوئے۔ امیر تیمور نے عرض کیا کہ تمام بخارا آپ کو بطورِ جاگیر پیش کرتا ہوں۔ امیر عمر نے قبول نہ کیا۔ امیر تیمور نے کہا کہ بخارا کی نہر کے پانی کی ملکیت تو قبول کرلو۔ حضرت امیر نے وہ بھی قبول نہ فرمایا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ درویشوں کے دل میں تمہاری جگہ ہو تو تقویٰ اور عدل اختیار کرو۔ درویشوں کے دل میں تمہارے لیے جگہ ہوگی۔ خدا تعالےٰ اور اُس کے خاصانِ بارگاہ کے قرب کا یہی ذریعہ ہے۔ اس طریقہ سے آپ دلوں میں مقبول ہوں گے۔

بیت

زہے آں فرزند کہ بر دست زند   باوجود عدمش رائغم بیہودہ نہ خورد

Marfat.com

نظر آنہا کہ نکر دند سر مشت خاک   الحق انصاف تواں داد کہ صاحب نظر ند

ترجمہ :- مبارک ہے وہ فرزند جو دنیا پر ہاتھ مار دے ، دنیا کے ہونے نہ ہونے کا بیہودہ غم نہ کھائے ۔جن لوگوں نے مشت خاک پر نظر نہیں کی ۔ سچ ہے کہ از روئے انصاف وہی اہل نظر ہیں ۔

مازاغ البصر وما طغیٰ بھی انہی معانی کو تقویت دیتا ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ فقراء اُمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اغنیاء اُمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس جہان کا آدھا دن جنت میں پہلے جائیں گے ۔ اُس جہان کا آدھا دن دنیا کے پچیس ۲۵ ہزار سال بنتے ہیں ۔ درویش کو چاہیے کہ دنیا اور اہل دنیا کے ساتھ فریب نہ کھائے ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ سے دوری کا یہی سبب ہے ۔

اہل اللہ کی بے ادبی کی سزا منقول ہے کہ ایک دن حضرت امیرؒ اپنے یاروں کے ساتھ بخارا کی جامع مسجد میں تشریف لے جا رہے تھے ۔ ایک شخص اپنے کھیتوں میں مصروفِ کار تھا ۔ اس شخص کے غلام نے اُس سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں ۔ اُس نے کہا ۔ کہ یہ مفت خورے ہیں ۔ حضرت امیر نے نورِ کرامت سے یہ بات معلوم کر لی اور زبان درفشاں سے فرمایا کہ اے دوستو! حضرت امیر کلالؒ نے فرمایا ہوا ہے کہ درویشوں کے حق میں بے اعتقادی نہیں کرنی چاہیے

Marfat.com

کہیں خارش زدہ ہو کر دار دنیا سے کوچ نہ کر جائے۔ تمام یار حیران تھے۔ کہ یہ کیا بات حضرت امیر کی زبان مبارک پر جاری ہوئی ہے۔ وہ لوگ اس ماجرا سے ناواقف تھے۔ جب حضرت اپنے ساتھیوں سمیت مسجد سے واپس لوٹے تو اس شخص کو دیکھا کہ بسبب حرارت گردہ کے ہلاکت کے قریب ہو چکا ہے۔ جب حضرت اس شخص کے قریب پہنچے تو اُس نے کہا کہ میں نے بُری بات کہی ہے۔ لہذا مجھے حضرت امیرؒ کے پاس لے چلو۔ جب اس شخص کو حضرت امیرؒ کے قریب لائے۔ حضرت امیرؒ نے فرمایا کہ یہ شخص کارگر تیر کھا چکا ہے اس کا جانبر ہونا مشکل ہے۔ یہ علاج پذیر نہیں اس کو واپس لے جاؤ کیونکہ اس کا کام آخر کو پہنچا ہوا ہے جب وہ شخص اپنے گھر گیا تو مر گیا۔

بیت

زنہار ازیں قوم گریزاں مے باش — صد سر ببرند درمیاں نبود دست

ترجمہ:۔ خبردار اس قوم سے بچ کر رہنا چاہیے۔ سو سر کٹ جاتے ہیں لیکن درمیان میں کوئی ہاتھ بھی نہیں ہوتا۔

جو چیز اہل اللہ سے لگ جائے اسے آگ نہیں جلا سکتی | منقول ہے کہ ایک

Marfat.com

دن حضرت خواجہ بہاؤ الدین علیہ الرحمۃ جو کہ حضرت امیرؒ کے مریدین میں سے تھے حضرت امیر کی زیارت کے قصد سے حاضر ہوئے تھے۔ حضرت امیر قریۂ خواجہ مبارک میں تھے۔ حضرت امیرؒ چولہے میں آتش جلانے میں مصروف تھے۔ جب حضرت خواجہ بہاؤ الدین پہنچے تو حضرت امیر نے فرمایا کہ بہت اچھے موقع پر آئے ہو۔ آگ جلانے میں مشغول ہو جاؤ۔ جب خواجہ آگ جلانے میں مصروف ہو گئے، حضرت خواجہ کے پاس ایک پوستین تھی جس میں جوئیں وغیرہ بہت تھیں۔ جب اُن کو آگ کی گرمی پہنچی تو وہ حرکت میں آکر خواجہ کو تکلیف دینے لگیں۔ خواجہ نے تنگ آکر وہ پوستین آگ میں ڈال دی۔ حضرت امیر کو پتہ چلا تو فرمایا۔ بہاؤ الدین ایسا کام کیوں کیا ہے ؟ خواجہ نے عرض کیا غلطی ہو گئی ہے۔ مجھے معاف فرمادیں۔ حضرت امیر نے فرمایا۔ اندر آؤ اور اپنی پوستین کو آگ سے باہر نکالو۔ خواجہ بہاؤ الدین نے عرض کیا کہ آگ اتنی تیز ہے کہ میری پوستین اگر پتھر ہوتی تو بھی پگھل جاتی حضرت امیر نے ناراضی کے انداز میں فرمایا کہ تو نہیں جانتا کہ یہ کپڑا اور دوستوں کے ظاہر جسم پر تھا اور آتش شوق میں جلا ہوا اس کو دنیا کی آگ کیسے جلا سکتی ہے۔ جلے ہوئے کو دوبارہ کب پھونکتے ہیں۔ اے بہاؤ الدین اگر تو خود آئے تو ضرور ڈر۔ جب تجھے لائیں تو بالکل نہ ڈر اور آگ میں آجا خواجہ نے نگاہ کی تو پوستین کو دیکھا تو وہ صحیح سلامت تھی۔ حضرت امیر نے فرمایا

Marfat.com

"آنا اور ہے" اور لانا اور ہے"۔ حضرت خواجہ نے اللہ تعالےٰ کو یاد کیا۔ اور آگ کے اندر آکر اپنی پوستین نکال لی۔ اس کے بعد حضرت امیر نے فرمایا کہ بہاؤ الدین جو چیز درویشوں کے ظاہر جسم پر ہو، دنیا کی آگ جب اُسے جلا نہیں سکتی تو جو چیز درویشوں کے دل میں راہ پا جائے۔ یقیناً اُس کو آتش دوزخ نہیں جلائے گی اور اللہ تعالےٰ کی عنایت کی کوئی نہایت نہیں۔

مردانِ غیب سے ملاقات منقول ہے کہ حضرت امیر کلالؒ دن کو تو عام لوگوں کے ساتھ صحبت رکھتے اور رات کو مردانِ غیب کے ساتھ ہم صحبت ہوتے اور اس بات سے کوئی بھی واقف نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ آپ کے معتقدین میں سے ایک شخص نے حضرت امیر کی صحبت کی خواہش کی۔ جب رات ہوئی تو وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت حضرت امیر کی خدمت میں بیٹھی ہوئی ہے اور سب نے سر نیچے ڈالے ہوئے ہیں کسی کو بات کرنے کی طاقت نہیں۔ حضرت امیر بھی خاموش ہیں اس مرد نے جماعت خانہ کے آستانہ پر سر رکھ دیا اور باطن کی طرف متوجہ ہوا۔ جب توجہ سے فارغ ہوا تو دیکھا کہ گھر میں کوئی اور آدمی نہیں۔ حضرت امیر اکیلے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت امیر نور کرامت سے واقف ہوئے۔ اور اُسے کہا۔ اِدھر آؤ۔ تجھے مبارک ہو، جو تیرا مقصود تھا۔ تجھے دیدیا گیا ہے۔

Marfat.com

اور تو اپنے مقصود کو پہنچ گیا ہے۔ لیکن اس راز کو ہرگز کسی سے بھی نہ کہنا۔ اس مرد نے عرض کیا کہ حضرت یہ کون لوگ تھے۔ میں نہیں جان سکا۔ حضرت امیر نے فرمایا ہے کہ یہ مردان غیب تھے۔

جب سے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کا انتقال ہوا ہے۔ مرتبہ بمرتبہ یہ ہمارے پاس آتے ہیں۔ یہ جماعت خواجہ کلاں کی ملازمت میں تھی۔ اور اب بھی اسی طریقہ پر ملازمت کرتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ شخص ملازمت حق میں ہو اور شریعت پر عمل کرنے والا ہو اور رخصت پر عمل کرنے والا نہ ہو۔ کیونکہ یہ اصحاب رخصت سے دور ہیں۔ کہ رخصت پر عمل کرنا ضعیفوں کا کام ہے اور اگر تم بھی اسی طریقہ پر سلوک طے کرو۔ تمہیں بھی اُن کی صحبت سے حصہ مل سکتا ہے۔

من وسلویٰ منقول ہے کہ ایک دن حضرت امیر کو اپنے ایک یار کے پاس جانے کا اتفاق ہوا۔ اس وقت وہ گھر پر نہیں تھا۔ بلکہ شکار کرنے گیا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے ایک قاصد بھیجا گیا کہ حضرت امیر تیرے گھر تشریف لائے ہیں۔ وہ مرد شرمندہ ہوا کہ میں نے ابھی تک کوئی شکار نہیں پکڑا۔ جو کہ حضرت کی خدمت پیش کروں۔ وہ دل سے حضرت کی طرف متوجہ ہوا۔ اور چل پڑا۔ راستہ میں دیکھا کہ دو زندہ پرندے برف کے نیچے دبلے پڑے ہیں۔ اس مرد نے دونوں پرندے اٹھا لیے اور حضرت امیر کی

Marfat.com

خدمت میں پیش کیے۔ حضرت امیر نے ازراہِ کرامت فرمایا۔ کہ اگر یہ دو پرندے تجھے برف کے نیچے سے نہ ملتے تو کیا تدبیر کرتا۔

ان پرندوں کو اپنے طرف سے نہ سمجھنا۔ وہ مرد پاؤں کو بوسہ دے کر تعظیم بجالایا۔

حضرت کے آخری ایام

منقول ہے کہ جب حضرت امیرؒ کا جسم مبارک کمزور ہوا اور کمزوری زیادہ ہوگئی تو اپنے یاروں سے فرمایا۔ کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں۔ کہ طلب علم اور متابعت شریعت سے ہرگز قدم باہر نہ رکھنا۔ کیونکہ تمام دولتیں اور سعادتیں انہی کے صدقہ میں حاصل ہوئی ہیں اور اپنے ساتھیوں کو اور بھی بہت سی وصیتیں فرمائی ہیں۔ جن میں سے بعض یہاں بیان کی جاتی ہیں تاکہ ناظرین کو پتہ چل سکے۔ کہ حضرت امیر کا سلوک کس قسم کا تھا۔ جن کے سبب سے ان کمالات عظیمہ تک آپ کو رسائی نصیب ہوئی۔

حضرت امیر کی وصیتیں

اس کے بعد تمام فرزندوں اور یارانِ طریقت کو جمع کر کے فرمایا کہ جب تک تم زندہ رہو۔ ایک قدم بھی طلب علم سے دور نہ ہونا۔ کیونکہ طلب علم تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ علم ایمان دوم علم نماز سوم علم روزہ چہارم علم زکوٰۃ پنجم علم حج۔ اگر حج کی توفیق ہو۔ ششم والدین کے حقوق کا علم ہفتم صلہ رحمی

Marfat.com

اور حقوقِ ہمسائیگان کا علم۔ اگر احتیاج ہو تو خرید و فروخت کا علم اور حلال و حرام کا علم کیونکہ بہت سے آدمی بے علمی کے سبب سے ورطۂ ہلاکت میں خود پڑ جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی ہلاکت میں ڈال لیتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسے آدمی کا نماز اور غیر نماز میں رونا تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے۔ جس کے متعلق معلوم ہو۔ کہ وہ ناجائز جگہ سے لے کر خرچ کرتا ہے۔ یا جائز جگہ سے لے کر ناجائز جگہ پر خرچ کرتا ہے۔ یہ تمام کام بسبب بے علمی کے ہوتے ہیں۔

رُباعی

دنیا طلباں ز حرص مستند ہمہ   موسیٰ کش و فرعون پرستند ہمہ
آں عہد کہ با خدا ببستند ہمہ   از بہر درم جملہ شکستند ہمہ

ترجمہ :۔ دنیا طلب کرنے والے تمام لوگ حرص سے مست ہیں۔ موسیٰ کو مارنے والے اور فرعون کی پوجا کرنے والے ہیں۔

جو عہد کہ اُن لوگوں نے خدا سے باندھے تھے، روپے پیسے کے لیے تمام کو توڑ دیا۔

اور چاہیے کہ اس ذمہ داری کو نبھائے۔ کیونکہ دنیا مطلقاً راہ حق سے قوی مانع ہے اور تمہیں چاہیے کہ تم خدا دان اور خدا خوان بنو اور کسی ایسے

Marfat.com

کام میں مشغول رہو۔ کہ جس سے تمہارا دین خطرہ میں نہ پڑے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اس لیے کہ خدا تعالیٰ سے ڈرنے سے بہتر کوئی عبادت نہیں ۔

حضرت امیر قدس سرہٗ نے فرمایا جو آدمی خدا تعالےٰ سے نہ ڈرے تم اس کی صحبت سے ڈرو اور بعض نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ سے ڈرے تم بھی اُس سے ڈرو۔ اور اس کا دل نہ دکھاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خیال میں ہی تمہاری شکایت اللہ تعالےٰ تک پہنچائے اور تمام کام درہم برہم کر دے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو تو تمام غیر خدا کی نفی کرو اور نامشروع کام نہ کرنے کا عزم کرو اور کلمہ الا اللہ کے ساتھ تمام مشروعات کا اثبات کرو اور اپنے دل میں یہ نگاہ رکھو۔ کہ کوئی بھی غیر خدا معبود ہونے اور مسجود بننے کے لائق نہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ جو کہ باپ بیٹے اور مددگار سے مستغنی ہے۔ جب تم نے یہ معنی جان لیا تو تم ذاکرین میں سے ہو گئے اور بعض نے کہا کہ اس کلمہ کے معنی یہ ہیں کہ تو کہے کہ میں نے دین اسلام کو قبول کیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے اُس کو بھی قبول کیا اور میں کفر اور کافری سے بیزار ہوں اور جو کچھ بھی اس میں ہے اُس سے بھی بیزار ہوں اور ہر وہ چیز جس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیزار ہیں۔ میں بھی بیزار ہوں اور اس کلمہ طیبہ کے اتنے معانی

Marfat.com

ہیں جو گنتی میں بھی نہیں آسکتے اور بعض نے کہا ہے کہ کلمہ کا معنی تمام حکموں کا قبول کرنا اور تمام باطل چیزوں کا رد کرنا جب کلمہ کے اس معنی پر تو نے عمل کر لیا۔ تو تم ذاکر بن گئے اور تمہیں صوفی کہا جا سکتا ہے اور یہ بھی جان لو کہ کپڑے کو پانی پاک کرتا ہے اور دل کو اللہ تعالےٰ کا ذکر پاک کرتا ہے تمہارے جسم کو ہمیشہ نماز ادا کرنا پاک کرتا ہے، تمہارے مال کو زکواۃ پاک کرتی ہے اور تمہارے راہ کو دشمنوں کی خوشنودی اور تمہارے دین کو شرک سے بچنا پاک کرتا ہے۔

قومی بکراں در غرور افتادند　　　از راہ ہدایت و وفا دور افتادند

مکار قوم دھوکہ میں پڑ گئی۔ راہِ ہدایت اور وفا سے دور جا پڑے۔

اس وقت معلوم ہو گا جب پردے اٹھیں گے تو دیکھیں گے کہ دُور دور پڑے ہوئے ہیں۔

اخلاق عالیہ حضرت امیرؒ نے فرمایا۔ اے دوستو! اخلاص اختیار کرو اور با اخلاص بنو۔ بعض نے کہا ہے کہ جسم اور دل اور زبان کی پاکیزگی حلال روزی سے حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ آدمی کا معدہ حوض کی مانند ہے، جس سے ندی نالے جاری ہوتے ہیں تو جب حوض پاک ہو گا تو اس سے نکلنے والے نالوں کا پانی بھی پاک ہو گا اور جو پھول پھل اُس سے پیدا ہو گا وہ بھی پاک اور نفع بخش ہو گا، چنانچہ حضرت

Marfat.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چالیس دن لقمۂ حلال کھائے اللہ تعالےٰ اُس کے دل اور زبان پر علم وحکمت کے چشمے جاری فرماتے ہیں اور اُس کا دل روشن ہوجاتا ہے۔ یہ بات اُسوقت نصیب ہوئی۔ جب تقویٰ کو اپنا شعار بنائے اور جو شخص دنیا میں خدا سے ڈرنے والا ہوگا، آخرت میں عذاب خداوندی سے نجات پانے والا ہوگا جیسا کہ بعض نے کہا ہے۔

رُباعی

تقویٰ و خوف و خشیت و اخلاص و زہد وعلم ۔۔۔ صبر و یقین وطاعت و خیرات بر دوام
جود و وفا و صدق و صفا و سخا و ۔۔۔ مردی و مردمی و نکوئی بخاص و عام
اینہا ہمہ صفات کمالند در روشش ۔۔۔ فرد زماں شوی ونکوزیں روش تمام

ترجمہ :۔ تقویٰ، خوف اور خشیت الہیٰ، اخلاص زہد اور علم، صبر، یقین فرمانبرداری اور ہمیشہ کی خیرات، بخشش اور وفا، صدق وصفائی سخاوت اور حلم، دلیری اور بلند حوصلگی اور ہر خاص وعام کے ساتھ نیکی راہ سلوک میں تمام صفاتِ کمال ہیں۔ اُن پر عمل کرنے سے زمانہ میں بے مثل اور نیک روش والا بن جائے گا۔

توبہ کی حقیقت | اور یہ بھی چاہیے کہ تم تائب ہو اس لیے کہ توبہ تمام

Marfat.com

عبادتوں کا اصل ہے اور توبہ صرف یہی نہیں کہ زبان سے لفظ توبہ کہہ دو۔ بلکہ توبہ یہ ہے کہ اوّل تو اپنے کیے ہوئے گناہوں پر دل میں پشیمان ہو اور آئندہ کے لیے نیت کرو کہ میں ان گناہوں کے قریب بھی نہ بھٹکوں گا اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے رہو۔ یہاں تک کہ اپنے اندر توبہ کا اثر محسوس کرو۔ تب جا کر تم پر تائب کا نام درست ہوگا اور روزی کا غم دل سے دور کرو۔ غمِ آخرت اور ادائے بندگی کا غم رکھو کیونکہ تمام کاموں میں اصل یہی ہے۔

ارادت کیا ہے؟

حضرت امیر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ارادت کیا ہے ارادت حق کی چاہت اور ترک عادت اور وفائے عہد اور ادائے امانت اور ترک خیانت اور دید قصور اور اپنے عمل کو نہ دیکھنے کا نام ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو۔ اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فرمان بجالاؤ اور جہاں بھی ہو۔ طلب علم سے کنارہ کشی نہ کرو۔ اور اگر تمام دریاؤں سے گذر کر بھی تمہیں علم مل سکتا ہے تو حصولِ علم کے لیے دریاؤں سے گذرنا بھی قبول کر لو۔ جیسا کہ فرمایا گیا ہے۔

رُباعی

در بادیۂ علم دویدن چہ خوش است　　در ہر عالم سخن شنیدن چہ خوش است

Marfat.com

صد بار باتفاق بادل گفتم　　　از صحبت نا اہل بریدن چہ خوش است

ترجمہ :۔ علم کے جنگل میں دوڑنا کتنا اچھا ہے۔ اور ہر عالم سے بات سستی کتنی اچھی ہے۔ متفقہ بات ہے۔ کہ میں نے اپنے دل میں صد بار کہا ہے کہ نا اہل کی صحبت سے لاتعلقی کتنی اچھی بات ہے۔

اور ہر حال میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر بجالاؤ۔ اور دل سے ہمیشہ بُری بات اور بدعت سے منکر رہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان یا ایها الذین امنوا قوا انفسکم و اهلیکم نارا وقودها الناس والحجارة۔ (اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں) میں غور وفکر کرتے رہو۔ تاکہ روز قیامت پشیمانی نہ ہو اور جو بات عنبۃ الغلام علیہ الرحمۃ نے فضیل عیاضؒ سے فرمائی تھی۔ اس سے باخبر رہو۔

امر بالمعروف کی اہمیت

کہ ایک دن ہوا بہت ٹھنڈی چل رہی تھی اور عنبۃ الغلامؒ ہلکے کپڑے پہنے ٹھنڈی ہوا میں کھڑے تھے اور پسینہ سے شرابور ہو رہے تھے۔ فضیل نے کہا کہ ایسی ٹھنڈی ہوا میں یہ پسینہ کس وجہ سے آرہا ہے۔ عنبۃ الغلام نے فرمایا مجھ سے یہاں ایک گناہ ہوگیا ہے۔ پوچھا گیا کیا گناہ ہوا ہے؟ اور کس قسم کا گناہ ہے۔ فرمایا۔ کہ امر بالمعروف کرنے کا ایک موقعہ تھا اور مجھے طاقت تھی لیکن

Marfat.com

میں نے امر بالمعروف نہیں کیا۔ ابھی تک اس شرمندگی میں ہوں اور پسینہ پسینہ ہو رہا ہوں۔ اب تم خود سوچو کہ ہم سے روزانہ کتنی دفعہ امر بالمعروف ترک ہوتا ہے۔ اپنے بارہ میں بھی اور دوسروں کے بارہ میں بھی۔

رُباعی

اے ہر نفسے صد گنہ از من دیدہ وانگہ بکرم پردہ من زاریدہ
اے من بتر از ہر کہ بعالم بتر ست اے لطف تو چوں من بتر آمر زیدہ

ترجمہ :۔ اے رب کریم تو ہر سانس میں ہم سے سو گناہ دیکھتا ہے۔ پھر بھی اپنے کرم سے ہمیں بے پردہ نہیں کرتا۔

اے میرے مولا میں تو جہاں کے تمام بروں سے بڑا ہوں لیکن قربان جاؤں تیرے لطف و کرم پر کہ مجھ جیسے بُرے کو بھی تو نے بخش دیا ہے۔

شریعت کی کسوٹی اور اپنے اعمال کو خالص سونا سمجھ کر شریعت کی کسوٹی پر پرکھتے رہو۔ اگر درست نکلیں تو اُن پر قائم رہو۔ ورنہ اُن کو رد کر دو۔ تمام کاموں میں اصل شریعت کی حفاظت اور حدود اللہ کی نگہداشت ہے۔ عامل کو سوچنا چاہیے کہ بندوں کے باہمی معاملات میں جب اتنی سخت وعیدیں ہیں تو بندہ اور خدا تعالےٰ کے درمیان حدود کا کیا حال ہوگا اور وہ حدود مکان اور زمان میں بھی

Marfat.com

ہوں گی اور خرچ کرنے اور صدقہ لینے یا نہ لینے میں بھی ہوں گی۔ ان تمام باتوں کی رعایت کرنی چاہیے۔ اور جگہ اور فرصت کو غنیمت شمار کرنا چاہیے اور وہ کام کرنا چاہیے۔ جو سبب نجات اخروی ہو۔

رُباعی

دلا امروز کارے کن کہ فریادت رسد فردا　　چہ باشی طالب چیزے کہ او شورش بود سر را

بخواں از علم دیں چیزے کہ عالم بہتر از جاہل　　بہ بیں از راہ حق راہے کہ بینا بہ زنا بینا

ترجمہ:۔ اے دل آج وہ کام کر جو کل تیری فریاد کو پہنچے۔ ایسی چیز کا طالب کیوں ہوتا ہے جو باعث پریشانی ہو۔

علم دین میں سے کچھ پڑھ لے۔ کیونکہ عالم جاہل سے بہتر ہے۔ حق کا راستہ دیکھ لے۔ کیونکہ نابینا سے بینا بہتر ہے۔

کسبِ حلال اور کسبِ حلال کی اس نیت سے کوشش کر۔ تاکہ تم دوسروں کے محتاج نہ ہو اور دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز نہ کرنا پڑے۔ نہ کہ لاف زنی اور فضول خرچی کے ارادہ سے۔ اس کے بعد خرچ کرنے پر توجہ کرو اور جائز طریقے پر خرچ کرو۔ جس میں نہ فضول خرچی ہو اور نہ بخل۔ بلکہ میانہ روی ہونی چاہیے اگر صدقہ کرو۔ تو حلال رزق سے ہونا چاہیے۔

Marfat.com

رُباعی

زر بعقبیٰ دہ ار حلال بود | دل ہما نجا بود کہ مال بود
ہرچہ با خود بُری نگہدارند | بقیامت ہمانت پیش آرند

ترجمہ :۔ آخرت کے لیے سونا خرچ کرو۔ بشرطیکہ حلال ہو۔ دل وہیں ہوتا ہے جہاں مال ہوتا ہے۔ جو کچھ تو اپنے ساتھ لے جائے گا۔ اس کو محفوظ رکھیں گے۔ قیامت میں وہی تیرے سامنے پیش کردیں گے۔

اور تجھے اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا چاہیے اور وہ بھی حکم شرع کے مطابق کھانا چاہیے۔

شعر

خواب بیداری است چوں بادانش است | وائے بیداری کہ با نادانش است

ترجمہ :۔ دانشمند کی نیند بھی بیداری ہے۔ دربے دانش کی بیدار بھی افسوس ہے۔

روزہ کی تعریف اور حقیقت

حدود میں اسقدر بیان کافی ہے باقی رہا روزہ میں حفظ حدود کا بیان تو روزہ سال میں ایک مہینہ صبح سے شام تک کھانے پینے کی ترک اپنی زوجہ سے ہم بستری نہ کرنے کا نام ہے۔ لیکن یہ نگہداشت ظاہری روزہ ہے

Marfat.com

پھر اپنے کانوں کو حرام سننے سے بچانا اور اپنے ہاتھوں کو حرام پکڑنے سے اور پاؤں کو حرام چلنے سے بچانا۔ یہ بھی روزہ کی نگہداشت میں سے ہے حقیقت میں روزہ یہ ہے کہ ہر حال میں تکبر، حسد، طمع، ریا، نفاق، کینہ اور عجب سے اپنے دل کو پاک رکھے خصوصاً روزہ کی حالت میں۔

رُباعی

کبر و حسد و بخل و نفاق و کینہ اوصاف بشر طبیعت دیرینہ
ہرگز بمقام ہیچ مردے نرسی تازیں ہمہ ہا پاک نسازی سینہ

ترجمہ:- تکبر، بخل، حسد، نفاق اور کینہ انسان کے دیرینہ طبعی اوصاف ہیں۔ تو کسی مردِ خدا کے مقام تک اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ان تمام چیزوں سے سینہ کو پاک نہیں کرے گا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی یہ ضروری امر ہے کہ زکواۃ دینے میں بہت کوشش کی جائے۔ یہ حفظ حدود میں سے ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ اس کی نماز، روزہ اور حج اور کوئی بھی نیک عمل مقبول نہیں ہوتا۔ دوسری جگہ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ بخیل اللہ تعالیٰ سے بھی دور ہے۔ اور بندگانِ خدا کے دلوں سے بھی اور وہ بہشت سے بھی

Marfat.com

دور ہے اور دوزخ کے نزدیک ہے اور سخی اللہ تعالےٰ کی رحمت کے قریب ہے اور بندگان خدا کے دلوں سے بھی قریب ہے اور وہ دوزخ سے دور ہے۔

یہ بات بھی جان لو کہ کوئی چیز بھی آدمی کے دین کو اتنا درست نہیں کرتی۔ جتنا کہ اچھا خلق اور سخاوت، حضرت امیر کلالؒ جب وصیتیں فرما چکے تو فرمایا۔ کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا خاتمہ اور ہمارے یاروں کا خاتمہ ان وصیتوں کی نگہداشت پر ہو۔ پھر حضرت امیرؒ فرمانے لگے کہ پہلے بزرگوں نے اپنے مریدوں کو فرمایا انہوں نے فرمودۂ مشائخ پر عمل کیا۔ میں بھی پُراُمید ہوں، کہ اللہ تعالیٰ ہمارے یاروں کو توفیق عمل عطا کرے گا۔

پھر حضرت امیرؒ نے فرمایا۔ اے برادرانِ طریقت! یہ بھی جان لو کہ لوگ وصول الی اللہ سے اس لیے محروم رہ جاتے ہیں کہ لوگ وصول کے راستہ کو چھوڑ کر ذلیل دنیا پر قناعت کرتے ہیں۔ لیکن صوفی کو چاہیے کہ اللہ تعالےٰ کی معرفت اور توحید میں اپنا اعتقاد درست رکھے۔ گمراہی اور بدعت سے دور رہے۔

اعتقادی مسائل کا علم ہونا چاہیئے

اور اپنے اعتقاد میں صرف دوسرے لوگوں کا مقلد ہی نہ ہو۔ بلکہ ہر اعتقادی مسئلہ کے بارہ میں اس کے پاس برہان اور دلیل ہونی چاہیے۔ تاکہ جب ضرورت پڑے تو اس ذمہ داری سے بطریق احسن

Marfat.com

سبکدوش ہو سکے۔ اے دوستو اس سے بڑی بات اور کوئی نہیں۔ کہ لوگ تم سے مذہب سے متعلق بات کریں اور تم جانتے ہی نہ ہو۔ یہ تو بطریق عقل بھی درست ہے کیونکہ اگر دوسرے لوگوں کے لیے غیبت ہے تو اس گروہ کے لیے تو کشف ہے اور معرفت سے دوسرے لوگوں کا جو مقصود ہے۔ اُن کے ہاں اللہ تعالےٰ کی طرف سے پہلے ہی موجود ہے کیونکہ دوسرے لوگ استدلالی ہیں اور ہمارے یارانِ طریقت وصالی ہیں۔ اس جماعت کا اس جماعت کے ساتھ کیا قیاس ہو سکتا ہے؟ اور یہ بات بھی جان لو کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں جس میں اللہ تعالےٰ اپنے انوار و برکات کا حامل کوئی ایسا دوست نہ رکھے۔ جس کی برکت سے اللہ تعالےٰ تمام اہل زمانہ کو بہت سی تکالیف سے بچا لیتا ہے۔

علما کی صحبت اختیار کرو

خبردار! ایسے مردانِ خدا کے طالب ہو۔ اور یہ بات تمہیں حاصل ہونی چاہیے کہ علمار کی صحبت کو لازم پکڑو اور اُن کا قرب تلاش کرو۔ کیونکہ یہ امتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چراغ ہیں اور جاہلوں کی صحبت سے دور رہو۔ دنیا اور اُن کے ساتھ صحبت نہ رکھو۔ کیونکہ اُن کی صحبت تمہیں دور پھینک دے گی اور مجلس سماع جہاں رقص وغیرہ ہو وہاں نہ جانا چاہیے اور اُن کے ساتھ بھی بیٹھنا کم رکھو۔ کیونکہ کثرت سماع اور اہل سماع کی صحبت دل

Marfat.com

کو مردہ کر دیتی ہے۔

عمل بالعزیمت کی تاکید

اور رخصت سے دور رہو۔ عمل بالعزیمت اختیار کرو۔ کیونکہ رخصتوں پر عمل کرنا کمزور لوگوں کا کام ہے۔ اگر اس سے زیادہ ہدایات حاصل کرنا چاہو۔ تو حضرت قطب الاقطاب خواجہ عبد الخالق غجدوانی رح کے وصایا شریفہ کا مطالعہ کرو۔ سالک راہِ خدا کو تو یہ مقدار بھی کافی ہے۔ عقلمند کو تو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

؎ تو مردِ زیرکی ایجان ہمیں یک حرف بس باشد

اے میری جان تو دانا مرد ہے۔ تجھے بھی ایک حرف کافی ہے۔

جب حضرت رفیع المرتبت حضرت امیر قدس سرہٗ یہ ارشادات فرما رہے تھے تو اُس وقت آپ کے اکثر اصحاب طریقت جو کہ اپنے اپنے مقامات پر خود مقتدائے زمانہ تھے اور حضرت کی اولاد امجاد بھی حاضر تھی۔ اور خلفاء اربعہ کی طرح حضرت امیر قدس سرہٗ کے چار فرزند تھے۔ حضرت کے بڑے صاحبزادے کا نام امیر برہان تھا۔ اُن کو حضرت خواجہ بہاؤالدین کے سپرد کیا تھا اور دوسرے صاحبزادے کا نام حضرت امیر شاہ تھا۔ اُن کو شیخ یادگار کے سپرد کیا تھا۔ تیسرے صاحبزادے کا امیر حمزہ تھا۔ جو کہ مصنف کتاب ہذا کے جد امجد ہیں۔ یہ حضرت مولانا عارف الملت والدین دیگرانی کے سپرد تھے۔ چوتھے صاحبزادے کا نام نامی حضرت امیر عمر تھا اُن کو خواجہ

Marfat.com

جمال الدین دہستانی کے سپرد فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضرت امیر کلالؒ نے فرمایا۔ اے میرے بیٹو! تم میں سے کون طریق خدمت پر چلتا ہے اور بندگان خدا کی خدمت اپنے اوپر لازم کرتا ہے۔ صاحبزادگان نے عرض کیا۔ کہ حضرت ہم میں یہ بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں۔ لیکن جو شخص یہ ذمہ داری اٹھانے کی کوشش کرے یا یہ ذمہ داری قبول کرے ہم سب اُس کی خدمتگاری کریں گے۔ حضرت امیرؒ نے سر جھکا لیا۔ کچھ دیر کے بعد فرمایا کہ حضرت امیر حمزہ کے لیے اشارہ ہوا ہے اور ہمارے مشائخ کرام کے ارواح طیبہ نے اُن کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ حضرت امیر حمزہؒ کو پیش خدمت کیا گیا۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ حضرت یہ کام میرا نہیں ہے اور مجھ میں یہ بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں۔ حضرت امیر نے فرمایا۔ اے میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے یہ دولت تمہارے دلوں میں ودیعت فرما دی ہے۔ تم قبول کرو یا نہ کرو۔ یہ تمہارے اختیار میں نہیں اور جب وقت آئے گا تو تمہارا اختیار نہیں رہے گا۔ یہ فرما کر تمام صاحبزادگان کو خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا اور گوشہ خلوت میں تشریف لے گئے اور مسلسل تین دن اور تین راتیں کسی فرزند کے ساتھ کوئی بات چیت نہ کی۔

بشارت مغفرت تین دن کے بعد مراقبہ کی حالت سے افاقہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی بہت حمد بجا لائے۔ حاضرین مجلس نے سوال

Marfat.com

کہا کہ حضرت آپ نے بہت دفعہ الحمد للہ الحمد للہ پڑھا ہے کثرت حمد کا سبب ہم پر واضح فرمائیں۔ حضرت امیر نے فرمایا کہ تین دن اور تین راتوں سے میں نے سر مراقبہ میں ڈالا ہوا تھا اور گوشہ تنہائی میں مخلوقات سے قطع تعلق کیا ہوا تھا۔ تاکہ پتہ چلے کہ ہمارا حال اور ہمارے دوستوں کا حال کیا ہوگا۔ ہاتف غیبی نے ہمارے باطن میں یہ ندا دی ہے کہ اے امیر کلال رح ہم نے تجھ پر اور تیرے یاران طریقت پر اور تیرے دوستوں پر اور جن پر تیرے لنگر خانے کی مکھی بھی بیٹھ گئی ہے۔ سب پر رحمت کر دی ہے اور تمام کے گناہ بخش دیئے ہیں اور خوش ہو جاؤ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے تم پر رحمت فرمائے گا اور تمہارے ساتھ عفو و درگذر کا معاملہ فرمائے گا اسی دن حضرت امیر قدس سرہٗ اس دار فانی سے راہی ملک بقا ہوئے اور جنت الفردوس میں جوار رحمت خداوندی میں خراماں خراماں تشریف لے گئے۔

آپ کے سجادہ نشین

اور حضرت امیر حمزہ اپنے والد ماجد کے بعد اپنے بھائیوں کی ملازمت میں رہے جب سب بھائی انتقال فرما گئے تو تمام اصحاب طریقت نے جمع ہو کر حضرت امیر حمزہ سے عرض کیا کہ حضرت امیر قدس سرہٗ نے اشارات کلی آپ کے متعلق فرمائی تھی۔ اس لیے آپ کو آستانہ عالیہ کی خدمت اختیار کرنی

Marfat.com

چلیے۔ حضرت امیر حمزہ نے کہا سب لوگ استخارہ کرو۔ پھر دیکھیں کیا اشارہ ہوتا ہے۔ ہم اُس کے مطابق عمل کریں گے۔ جب تمام دوستوں نے استخارہ کیا تو چار معتمد مردوں نے یہ مشاہدہ کیا کہ چار آدمی بکریاں لے کر حضرت امیر حمزہ کو مبارکبادی پیش کرنے کے لیے آئے ہیں اور آ کر یہ کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ عبدالخالق اور اپنے تمام خلفاء اور حضرت امیر کلالؒ کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اُٹھو اور تم میں سے ہر ایک ایک ایک بکری اپنی تمام استعداد کے ساتھ پکڑو اور حضرت امیر حمزہؒ کی زیارت کرنے جاؤ۔ کیونکہ اُن کو خدمتِ خلق کے دروازہ پر ہم نے بٹھایا ہے اور تمام مشائخ کی نظر اُن کی طرف ہے۔ جب استخارہ والے لوگ آئے اور انہوں نے جو کچھ دیکھا تھا۔ عرض کر دیا۔ تو حضرت امیر حمزہ نے فرمایا کہ جو کچھ استخارہ میں دیکھا گیا ہے۔ جب تک وہ ظاہر نہ ہو جائے۔ عہدہ قبول نہ کروں گا۔ ابھی ان باتوں میں ہی تھے کہ چار آدمی چار بکریاں لے کر تیزی کے ساتھ وارد ہوئے اور حضرت امیر حمزہ کا گھر پوچھنے لگے۔ جب لوگوں نے یہ حال مشاہدہ کیا تو سب کو یقین ہو گیا کہ اجازتِ کلی حضرت امیر حمزہؓ کے متعلق ہے۔ اس کے بعد کسی کو کوئی اشتباہ نہ رہا۔ حضرت امیر حمزہ نے ان چار آدمیوں سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو ایک نے کہا کہ میں تو خیر آباد کا رہنے والا ہوں۔ دوسرے نے کہا کہ میرا گھر

Marfat.com

باغ خواجہ کلاں میں ہے۔ تیسرے نے کہا کہ میرا گھر ایسا گاؤں میں ہے چوتھے نے کہا کہ میری سکونت توطوالس میں ہے۔ لوگوں نے اُن سے پوچھا کہ تم جمع کس طرح ہو گئے ہو انہوں نے کہا کہ حضرت خواجہ عبدالخالق خود اور اُن کے خلفاء ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمیں فرمایا کہ تمہیں سوخار شریف کی طرف جانا چاہیے۔ اس اشارت سے ہم اپنی اپنی جگہ سے چل پڑے۔ جب ہم یہاں پہنچے تو اس گاؤں کے دروازہ پر آپ کی صحبت مبارک میں اکٹھے ہو گئے ہیں اور ادھر ان لوگوں پر یہ حال گذرا تاکہ تمہیں حقیقت حال معلوم ہو جائے۔

رُباعی

دولت ہمہ از خدائے بیچوں آید — تا در حق ہر بندہ نظر چوں آید
آنرا کہ خدا دولتے خواہد داد — ناگاہ ز سنگ خارا بیروں آید

ترجمہ: سب کی دولت بے مثل خدا کی طرف سے ہے۔ ہر بندہ کے حق میں نظر رحمت مختلف ہوتی ہے۔

جس کو اللہ تعالےٰ کوئی دولت دینی چاہتا ہو وہ اچانک سخت پتھر سے بھی باہر آجاتا ہے۔

اس واقعہ کے بعد حضرت امیر حمزہ درِ خدمت کے ملازم ہوئے۔ چنانچہ

Marfat.com

چنانچہ تمام علماء و عرفاء اور صلحاء اور سالکانِ طریقت اور عاشقانِ خدا نے اس انتخاب کو پسند کیا۔

حضرت امیر کے فرزندوں میں سے اگر ایک کی پوری تعریف کریں تو ہر ایک کے لیے ایک کتاب چاہیے۔ لیکن بر سبیل اختصار تھوڑا سا بیان کرتا ہوں تاکہ تمہیں اُن کا حال معلوم ہو جائے اور باقی اس پر قیاس کر لینا۔

حضرت امیر کی اولاد امجاد سید امیر برہان

منقول ہے کہ حضرت امیر کلالؒ کے بڑے فرزند حضرت امیر برہانؒ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ مخلوق میں میل جول نہیں رکھتے تھے اور کسی آدمی کے ساتھ بھی اُن کو اُنس نہ تھا۔ بایں سبب جس کو حق کا قرب ہوتا ہے، اُس کو خلقت سے وحشت ہوتی ہے اور اُن کے حال پر کسی کو اطلاع نہ تھی اور آپ ہمیشہ تنہا ہی رہتے تھے۔ حضرت سید امیر کلالؒ بارہا فرمایا کرتے تھے کہ یہ فرزند میرا برہان ہے۔

حضرت سید امیر شاہ

اور آپ کے فرزند دوم حضرت امیر شاہؒ کے کمالات میں سے یہ بھی ہے، کہ آپ اپنی حلال کمائی میں سے کھاتے تھے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کی خدمت بجالاتے تھے۔ دنیاوی کاموں میں انہوں نے کوئی عمل دخل نہ رکھا تھا کہ یہاں کی ہر گزشت کا وہاں جواب دینا ہے اور آپ ہمیشہ لوگوں کی ضروریات پورا

Marfat.com

کرنے میں بہت ہی مصروف رہتے۔ یہاں تک کہ کوئی حاجت مند اگر اپنی حاجت پیش کرتا تو آپ اس کو پورا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے۔ اور جب تک اس کا کام ہو نہ جاتا۔ آرام نہ کرتے اور یہ بوجھ محض رضائے خداوندی کے لیے اٹھاتے تھے اور اس کو خدا تعالیٰ کا احسان جانتے اور عذر خواہ ہوتے اور ہمیشہ آپ لوگوں کی حاجات کی تکمیل میں بہت زیادہ جدوجہد کرتے اور آپ کا یہ طریقہ تھا کہ آپ نمک لایا کرتے تھے اور اس کاروبار کے ساتھ خدمت بھی کرتے۔ اس لیے آپ کا فیض تکمیل ہے اور اس فقیر مؤلف کتاب ہذا کے جد امجد سید امیر حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کمالات میں سے۔

سید امیر حمزہ ایک یہ بات ہے کہ حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ ان کو اپنے والد صاحب کے اسم گرامی کے نام سے بلاتے تھے۔ کیونکہ آپ (امیر کلالؒ) آپ کو اپنا والد کہا کرتے تھے۔ کبھی بھی آپ کو بیٹا نہیں فرمایا اور نہ کبھی نام لے کر بلایا۔ بلکہ ہمیشہ باپ کہہ کر ہی پکارتے یا بلاتے اور ان کو شکار کا حکم تھا۔ لہذا وہ شکار کیا کرتے تھے۔ ایک دن اپنے والد ماجد سے عرض کیا۔ کہ حضرت دام میں کوئی شکار نہیں پھنستا اس کی وجہ کیا ہے۔ حضرت امیر علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ اگر تم چاہو تو تمام جانور تمہارے جال میں آجائیں۔ اپنے کام سے غافل نہیں ہونا چاہیے اور ہمیشہ

Marfat.com

خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہونا چاہیے۔ تاکہ تمام وحوش و طیور تمہارے جال میں آجائیں اور پروانہ وار تمہارے شمع وجود پر اپنی جانیں فدا کر دیں جب اپنے والد ماجد کے فرمان پر عمل کیا تو اتنی مقدار میں شکار ملتا کہ تمام بندگانِ خدا کی خدمت اسی کے ساتھ کرتے اور سب سے زیادہ شکار آپ کے جال میں آتا اور جن جانوروں کی مہمان خواہش کرتے وہی جال میں پھنستے۔

علماء کی عجیب دعوت

نقل ہے کہ ایک دن آئمہ بخارا کو حضرت امیر قدس سرہٗ کے پاس جمع ہونے کا اتفاق ہوا اور ہر ایک نے اپنے دل میں ایک ایک چیز کی خواہش کی ہوئی تھی۔ کہ اگر حضرت امیر کلال صاحبِ کرامت ہیں تو ہر ایک کی خواہش کے مطابق اُس کی مہمان نوازی کی جائے اور ہمارے نوکروں کے لیے ایک ایک آبی جانور ملے اور خاوند شاہ اسائی نے کہا کہ میرے دستر خوان پر ایک چھری بھی ہو تاکہ میں شکار کا گوشت اُس کے ساتھ کاٹ کر کھاؤں۔ اسی اثنا میں حضرت سید امیر حمزہ بہت سا جنگلی اور دریائی شکار لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت امیرؒ نے اُن کو دعا دی اور کہا کہ آئمہ بخارا کو ہمارے ہاں آنے کا اتفاق ہوا ہے اور ہر ایک نے دل میں کوئی نہ کوئی چیز رکھی ہوئی ہے چنانچہ جو کچھ اُن کے دل میں تھا تم لے آئے ہو۔ اسی وقت ان جانوروں

Marfat.com

کا گوشت پکایا گیا۔ اور اکابر کے انتظار میں رہے۔ جب اکابر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت امیر کلالؒ نے سید امیر حمزہؒ کو حکم دیا کہ دستر خوان بچھاؤ اور خود ان بزرگوں کی خدمت کرو۔ تاکہ ان بزرگوں کی نظر شفقت سے شرف ہو۔ حضرت امیرؒ نے فرمایا۔ کہ جب خاوند شاہ کے پاس پہنچو تو ایک تیز چھری بھی اُن کے آگے رکھنا تاکہ وہ اپنا حصہ چھری سے کاٹ کر کھائیں کیونکہ انہوں نے ہم سے یہی مانگا ہے۔ چنانچہ کھانا رکھتے وقت خاوند شاہ کے آگے حضرت امیر کے ارشاد کے موافق کارد رکھ دی۔ جب لوگوں نے یہ حال دیکھا تو تمام اکابر اور اشراف اس بات سے حیران ہوئے اور حضرت کے کمال کے معترف ہوئے اور خاوند شاہ نے کارد پکڑ کر پرندے کے گوشت کو کاٹنا چاہا تو اتفاقاً چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا۔ یہاں تک کہ ہڈی ظاہر ہو گئی اور خون روکنے کی ہر تدبیر کر چکے لیکن خون نہ رُکا۔

درویشوں کا امتحان لینے کی سزا

اس وقت حضرت سید امیر کلالؒ تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ اے کم عقل بھائی جو درویشوں کا امتحان لیتا ہے۔ اس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے اسی سے کولی کا نام اُن پر پختہ ہو گیا۔ بعد میں حضرت امیر نے فرمایا یہ میرا کمال نہ سمجھو یہ تو میرے بیٹے سید امیر حمزہ کا کمال ہے۔ اُسی نے یہ جانور پکڑ کر تمہارے پیش خدمت کیے۔ آپ کو چاہیے کہ اس پر نظرِ

Marfat.com

التفات فرمائیں۔ اکابر طریقت کا یہی شیوہ ہے کہ ہر وہ چیز جس سے امتیازی شان ظاہر ہوتی ہو۔ وہ عنبر سے دیکھتے ہی اپنے آپ کو درمیان میں نہیں لاتے اور عیب کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ لیکن آج کل معاملہ اس کے برعکس ہے۔ مرد وہ ہے جو اپنے عیب دیکھنے والا ہو۔ آپ حضرات کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے بعد اس خانوادہ کی شہرت حضرت امیر حمزہ کے ذریعہ سے ہو گی اور اس مجلس میں نظر شفقت بہت زیادہ فرمائی اور فرمایا کہ ان کا کمال تم سب پر عیاں ہو گا۔

بِیْ یُبْصِرُ وَبِیْ یَمْشِیْ (حدیث رسولؐ)

منقول ہے کہ ایک دن مولانا شمس الدین محمد نے جو کہ حضرت امیر کے خلفاء میں سے ہیں اور بخارا کے گاؤں طراق میں رہتے تھے۔ اثنائے معرفت میں فرمایا کہ ہمارے درمیان ایسے لوگ بھی ہیں۔ کہ وہ جس جگہ ہوں اور جس کام میں بھی ہوں اور جتنا دور ہوں صرف اُن کی طرف متوجہ ہونے سے وہ تشریف لے آتے ہیں اور وہ سید امیر حمزہ ہیں جو کہ اس فقیر کے شیخ زادہ ہیں، ایک جماعت ایسے لوگوں کی تھی۔ جس نے کہا کہ اس دعویٰ کی حقیقت واضح ہونی چاہیے۔ اسی مجلس میں مولانا محمد خلیفہ نے کہا یا حضرت امیر حمزہ، یا حضرت امیر حمزہ، یا حضرت امیر حمزہ، یا حضرت امیر حمزہ۔ ابھی

Marfat.com

تیسری بار تکمیل نہ ہوئی تھی کہ حضرت امیر حمزہ نے فرمایا میں حاضر ہوں تمام اصحاب طریقت اور دوسرے لوگ بھی آپ کے کمال کے معترف ہوئے۔ حضرت امیر حمزہ نے فرمایا کہ ایک بار بلانا کافی نہ تھا کہ تین بار بلانے کی تکلیف کی۔ حالانکہ حضرت امیر حمزہ کورکوراک میں تشریف فرما تھے اور شکار میں مصروف تھے۔ کمربستہ تھے یعنی دامن کمر کے ساتھ بندھا ہوا اور تیشہ لٹکایا ہوا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی آواز آپ کو پہنچائی تو آپ اُسی حالت میں تشریف لائے۔ حالانکہ کوراک سے نہ اک دو فرسنگ کے فاصلہ پر ہے اور فرمایا۔ ایک بار بلانا کافی نہ تھا کہ تین بار بلایا۔ جب تمہاری آواز ہمارے کانوں میں پہنچی تو ہم نے فوراً اپنے آپ کو تمہارے سامنے حاضر کر دیا تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ اہل اللہ کی نظر اکسیر ہے کہ جس پر پڑے اُس کو سونا بنا دے۔ وہ کام کرو جس سے تم اہل اللہ کے منظور نظر بنو۔ کیونکہ جس نے بھی کچھ حاصل کیا۔ اہل اللہ کی نظر سے ہی حاصل کیا۔

؎ دل ہرچہ یافت از نظرِ رحمتِ تو یافت

دل نے جو پایا تیری نظر رحمت سے پایا۔

سجادہ نشینی کی دوسری روایت دوسری روایت یہ ہے کہ امیر حمزہ سید حضرت امیر کلالؒ کی وفات کے بعد چند سال تک پوشیدہ رہے اور کسی کو بیعت نہ کرتے۔ یہاں تک

Marfat.com

کہ ایک دن حضرت امیر کلالؒ کے خدام حضرت مولانا شمس الدین کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا اور اب آپ ہی ہمارے لیے حضرت امیر ہیں اور یہ معنی آج تمہارے اندر موجود ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ تم جس بات کے طالب ہو وہ تو حضرت امیر کے صاحبزادگان میں سے ملی گی۔ آئیے سب مل کر چلیں اور متفقہ طور پر اُن سے درخواست کریں، ہو سکتا ہے کہ قبول فرمالیں۔ جب تمام برادرانِ طریقت حاضر ہوئے اور حضرت امیر حمزہ سے حاضری کی غرض و غایت بیان کی تو حضرت امیر حمزہ نے فرمایا۔ سب لوگ واپس جاؤ اور استخارہ کرو اور خواجگان کی روحانیت کی طرف توجہ کرو دیکھیں اُن سے کیا اظہار ہوتا ہے اور تمام عزیزوں سے کیا اشارت ہوتی ہے تمام یاران طریقت واپس جاکر اوقات فرصت میں مشغول استخارہ ہوئے یارانِ طریقت میں سے ہر ایک کو مشائخ عظام کے ارواح طیبہ سے ایک ہی قسم کا اشارہ ہوا کہ جاؤ اور امیر حمزہ سے کہدو کہ وہ مشغول خدمت ہوں۔ ایک جماعت کو دیکھتے ہیں کہ ہر طرف سے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ عبدالخالق اپنے تمام خلفاء سمیت ایک چھوٹی بکری لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ یہ جماعت پوچھتی ہے کہ تم کہاں تشریف لے جا رہے ہو یہ بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم سید امیر حمزہ کی مبارک بادی کے لیے جا رہے ہیں تاکہ انہیں در خدمت پر مقرر کریں۔ اس جماعت نے کہا کہ ہم نے یہ

Marfat.com

دیکھا ہے۔ آگے آپ حاکم ہیں جیسی جناب کی مرضی۔ حضرت امیر حمزہ نے فرمایا۔ ہم اسی پر اختصار کرتے ہیں اگر یہ خواب درست ہوا تو ہم سمجھیں گے کہ یہ اشارہ حقانی ہے ابھی اس بات کو ایک گھڑی گذری ہو گی کہ ایک جماعت ایک چھوٹی سی بکری لے کر حاضر ہوئی اور سید حمزہ کا گھر پوچھتی ہے کہ یہ بکری اُن کی نیت سے ہے۔ کیونکہ یہاں ارواح مشائخ نے اس بزرگ خانوادہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جب بات ثابت ہو گئی اور حقیقت حال کا مشاہدہ ہو گیا تو حضرت امیر حمزہ نے فرمایا۔ اے برادران طریقت میں نے خانقاہ کی خدمت اپنے ذمہ لے لی ہے۔ اس کے بعد درِ خدمت کو اس طرح پکڑا کہ اپنے کام کو اتنا بلند کیا کہ اُن کے زمانہ میں ان کی مثال نہیں ملتی۔

توکل علی اللہ کا پھل منقول ہے کہ ایک دن حضرت سید امیر حمزہ کے گھر میں گذر اوقات کے لیے کوئی چیز موجود نہ تھی اور لوگ ہر طرف سے اُن کی زیارت کیلئے آنے لگے۔ اس وجہ سے خاطر عاطر پریشان ہو۔

سہ زحمت بود درویش را بیگہ کہ مہمان مے رسد

ترجمہ :۔ بے وقت مہمان آنے سے درویش کو تکلیف ہوتی ہے۔

اور انتہائی بے قراری کے عالم میں دولت خانہ کی طرف روانہ ہوئے۔

Marfat.com

دیکھا کہ اُن کی اہلیہ محترمہ مصلیٰ پر کھڑی نماز ادا کر رہی ہیں۔ جب نماز سے
فارغ ہوئیں۔ تو سر ... دیر دعا کرتی رہیں۔ پھر سر اٹھا کر عرض کیا کہ اے
مخدوم گھر کے اندر کی خدمت ہم نے قبول کی ہے اور باہر کی خدمت
جناب نے۔ لہٰذا جو چیز ہمارے ذمہ ہے۔ ہم اُسے برداشت کریں گے۔
جو آپ کے ذمہ ہے آپ اُسے برداشت کریں۔ گھر کے گذر اوقات
کی فکر سے اپنے قلب اطہر کو مطمئن رکھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات
بہت بلند ہے۔ جب آپ کے کانوں میں یہ بات پہنچی تو واپس
تشریف لے گئے۔

اور اللہ کی طرف سے مہمانی

اور ایک گھڑی کے بعد حقیقت حال جاننے کے لیے پھر گھر تشریف لائے
تو دیکھا کہ بہت سی روٹیاں پکی ہوئی ہیں اور سالن بھی پکنے کے قریب ہے
جب حضرت نے یہ مشاہدہ کیا تو چاہا کہ اس بارہ میں دریافت کریں تو
وہ خدا کی نیک بندی کہنے لگی کہ اے مخدوم مکرم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی اُمت حضور علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کی متابعت سے
ایسے مرتبہ تک پہنچ جاتی ہیں کہ اگرچہ وہ مریم تو نہیں بنتی۔ لیکن مریم علیہا السلام
کی صفات اُن میں معلوم ہو جاتی ہیں اور حضرت مریم علیہا السلام کا قصہ قرآن
مجید میں مذکور ہے۔ خدا تعالیٰ کی نیک بندی کی یہ تسلی آمیز باتیں سُن کر

Marfat.com

حضرت نے فرمایا کہ اسی گھڑی روزی کا غم اللہ تعالےٰ نے میرے دل سے ایسا اٹھایا کہ اس کے بعد پھر کبھی یہ غم اور فکر ہرگز نہ ہوئی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو آدمی اپنے خدا تعالےٰ کے سپرد کرتا ہے۔ بلاشک وشبہ اُسکے تمام کاموں کے اندر خدا تعالےٰ اس کی کفالت کرتا ہے۔ جیسا کہ مشہور ہے کہ کوشش کرنے سے روزی زیادہ نہیں ہوتی اور زیادہ ہونے کا امکان ہی نہیں اور حضرت امیر حمزہ بارہا یہ نظم پڑھا کرتے تھے۔

نظم

زراہ بیخبری دید بوالفضولے دی — مرا چو دید کہ جُز میل بر دفا نبود
چہ گفت گفت کہ چوں روزگار می گذرد — ترا کہ وجہ معاشے ز ہیچ جا نبود
جواب دادم وگفتم کہ ایں مپرس از من — ازاں بپرس کہ او بندہ خدا نبود
ترا کہ خدمت مخلوق میکنی نان ست — مرا کہ خدمت خالق کنم چرا نبود

ترجمہ:۔ کل ایک بوالفضول نے بے خبری کی راہ سے دیکھا جبکہ اُس نے دیکھا کہ وفا کے سوا اُن کی کوئی خواہش نہیں۔

کہا گیا کہ گذر اوقات کیسے ہوتی ہے جبکہ تمہارا ذریعہ معاش نہیں میں نے جواب دیا اور کہا کہ یہ مجھ سے نہ پوچھ۔ یہ تو اُس سے پوچھ جو خدا کا بندہ نہ ہو۔

Marfat.com

تو مخلوق کی خدمت کرتا ہے تو تجھے ۔ د ی ٹ ل جاتی ہے میں خالق کی خدمت کرتا ہوں ۔ مجھے کیوں نہ ملے گی ۔

اور مالک اور آپ کی زوجہ مطہرہ کا قصہ مشہور ہے اور حدیث شریف "من کان للہ کان اللہ لہٗ" اپنی حقیقت کی تائید کرتی ہے اور جس کو اللہ تعالےٰ اپنی بندگی میں قبول فرما لیتا ہے تو وہ خود اور تمام چیزیں اُس کے پہلو میں گم کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خدمت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تمام چیزیں اُس میں گم کر دیتا ہے ۔ کیونکہ تمام کاموں میں اصل کام تو خدمتِ حق ہے اور اس کی رضا جوئی ۔

ولایت کا امتحان

منقول ہے کہ ایک دن اصحاب بخارا اور اکابر بخارا کو حضرت سید امیر حمزہ کی صحبت کا اتفاق ہوا ۔ ہر ایک کے دل میں یہ بات گزری کہ اگر حضرت سید امیر حمزہ صاحب کرامت ہیں ۔ تو ہم سے بعض کو بھنی ہوئی مچھلی اور بعض کو بھنا ہوا گوشت اور کرنج دینگے حضرت خواجہ محمد پارسا بخارا شریف میں تھے ۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص درویشوں کو ایسی چیزوں سے آزمائے وہ مقصود حقیقی سے محروم رہ جاتا ہے ۔ لیکن خاوند شاہ ، مولانا ابو القاسم جلال الدین دامکسوی نے کہا کہ ہمیں تو بریانی اور کرنج چاہیے ۔ خواجہ محمد پارسا نے پھر کہا کہ ان چیزوں کو چھوڑو اور اپنی نیت صاف رکھو ۔ لیکن وہ نہ مانے ۔ جب یہ اکابر سوخار میں پہنچے تو حضرت امیر حمزہ

Marfat.com

بہت سی بھنی ہوئی گرم مچھلی رکھے ہوئے ہیں اور ہر ایک کے آگے ایک ایک طبق بھنی ہوئی مچھلی کا بھرا ہوا رکھا۔

اہل اللہ کی خدمت میں خدا طلبی کی نیت سے حاضر ہونا چاہیئے

حضرت خواجہ سے فرمایا کہ آپ ہمیں سے نہ کھائیں۔ آپ کا حصہ ابھی راستہ میں ہے اور تمہارے لیے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ یہ تو انہوں نے مانگی تھی۔ اس میں حکمت ہے اور جناب خاوند شاہ اور مولانا جلال الدین کے بھائی کو فرمائیں کہ اپنے لیے بریانی خود تیار کر لو۔ ہمیں بریانی پکانا نہیں آتی۔ یہ حضرات اس حال کے مشاہدہ سے شرمندہ ہوئے۔ مچھلی کھانے کے بعد جب پانی پیا۔ تو سب پر ایک حالت طاری ہوئی۔ جس کی وجہ سے کسی جگہ پر اُن کو قرار نہ آیا۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے حضرت امیر سے سوال کیا۔ کہ حضرت کیا حکمت ہے کہ ان لوگوں کا حال ایسا ہو گیا ہے حضرت امیر نے فرمایا کہ جو شخص فقراء کی دوستی کا دعویٰ کرے اور اُن سے رضائے حق تعالیٰ کے بغیر کوئی اور چیز مانگے تو یہی اُس کی چاہت کے لیے مصیبت بن جاتی ہے۔ تاکہ پھر کوئی آدمی خواہشات نفسانی کے درپے نہ ہو اور درویشوں کو رنجیدہ نہ کرے۔ جب ہر ایک کو قرار آیا۔ اور حالت بیقراری زائل ہوئی تو حضرت خواجہ نے فرمایا کہ خاوند شاہ اٹھو

Marfat.com

اور جو چیز تم نے مانگی تھی۔ اس میں مشغول ہو کیونکہ حضرت امیر کا اشارہ تمہاری طرف ہے تاکہ آئندہ تم ایسا کام نہ کرو۔ حضرت امیر نے تمہیں اختیار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خاوند شاہ اس کام کو سرانجام دیں اسی میں مقصود ہے۔ خاوند شاہ کے دل میں خیال آیا کہ وہاں خدا تعالےٰ کے دوست ہیں اور ایسی استعداد کمیاب ہے۔ حضرت امیر نے فرمایا۔ کہ اے عقل کے بھائی! آج تو ہمارا یار ہے۔ یہ فکر تو راستہ میں کرنی چاہیے تھی۔ لیکن اب چار و ناچار تمہیں یہ کام کرنا پڑے گا۔ حقیقت حال واضح ہونے کے بعد خاوند شاہ اپنے عجز اور حضرت امیر کے کمال کا معترف ہوا۔ اور عرض کیا۔ اے مخدوم مکرم میں آئندہ ایسا کام نہیں کروں گا۔ اب آپ مجھے معاف فرما دیں۔ اس وقت حضرت امیر نے فرمایا۔

شعر

سوئے درویشاں نمی آئی تو سست　　تانگویند آنچہ در رگہائے ست

ترجمہ:۔ درویشوں کے پاس سست اعتقادی سے نہ آتا کہ تیری رگوں کے اندر والی باتیں بھی نہ کہہ دیں۔

ولی اللہ کے پاس حاضری کا طریقہ

اے بھائیو! خبردار ایسے مقامات میں درویشوں کو آزمائش سے

Marfat.com

رنجیدہ نہ کرد : تاکہ تم بھی رنجیدہ نہ کرو ——— ہمارا خانوادہ

عالیہ اگرچہ مرنجان مرنج ہے۔ تاہم ہو سکتا ہے کہ درویش کسی اور کام کی طرف متوجہ ہو اور تمہارا مطلب پورا نہ کر سکے۔ تو تم اس وجہ سے بے اعتقاد ہو جاؤ۔ حالانکہ درویشوں کے حق میں بے اعتقادی بُری علامت ہے۔ خبردار کسی بھی درویش کے حق میں بے اعتقاد نہ ہونا اور اُن کے کاموں میں معترض نہ ہونا۔ مگر جب اعتراض کی شرعی وجہ ظاہر ہو اور اُس کے پاس گوشۂ شرع میں کوئی حجت برہان اور بیان نہ ہو تو اُس کے بعد تجھے اعتراض کی گنجائش ہے۔ بہتر ہے کہ اپنے آپ کو متہم کرے اور اُن پر اعتراض نہ کرے۔

نذر ماننے سے گمشدہ جانور مل گئے

منقول ہے کہ حضرت امیر حمزہ کے مریدوں کی ایک جماعت سفر میں تھی۔ کسی پہاڑ میں اُترے۔ تو تھوڑی دیر کے بعد اُن کے غلام اور سواری کے جانوروں کو چور اڑا لے گئے۔ تلاش بسیار کے باوجود نہ ملے تو ایک عقیدت مند نے کہا دوستو سب لوگ اپنے شیخ کی جانب توجہ کرو اور کچھ نذر مانو۔ چنانچہ سب نے ایسا کیا تو خداوند تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک جانور کے بغیر تمام چیزیں مل گئیں۔ پھر جب شہر پناہ کے پاس پہنچے۔ سرائے میں اترے اور گمشدہ جانور کے بارے میں

Marfat.com

ناامید اور مایوس تھے۔ رات ہوئی تو گمشدہ سواری کی آواز اُن کے کانوں میں آئی۔ آواز سُن کر باہر نکلے تو دیکھا کہ وہی جانور اپنے پورے بوجھ کے ساتھ گھر کے دروازہ پر کھڑا ہے اور سامان میں سے کوئی چیز بھی غائب نہیں ہوئی۔ جب سرائے کے دروازہ پر آئے تو دیکھا کہ سرائے کا دروازہ کھُلا ہوا ہے اور دربان رو رہا ہے اور آگے گئے تو دیکھا کہ نانبائی سرائے کے دروازہ پر کھڑا رو رہا ہے۔ انہوں نے کہا بھائی تمہارے رونے کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک مرد خوش قدم جس کی نشانیاں فلاں فلاں ہیں۔ یعنی حضرت امیر حمزہ کی تمام نشانیاں بیان کیں۔ یہاں تشریف لائے اور اس سواری کو ساتھ لائے۔ سرائے کے دروازہ پر ہاتھ رکھا۔ تو وہ فوراً کھُل گیا۔ جانور کو اندر لائے۔ میں نے اُن کو سلام کیا۔ آپ نے جواب دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ خبردار کسی کو مطلع نہ کرنا۔ نانبائی نے بھی بتایا کہ جب میں نے یہ حال کا مشاہدہ کیا۔ تو میں بے خود ہو گیا ابھی تک وہی تصور آنکھوں میں سمایا ہوا ہے۔ صبح کو وہ قافلے والے اور نانبائی اور سرائے بان حضرت امیر حمزہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت کو دیکھ کر پہچان لیا اور بہت ساندرانہ پیش کیا۔ حاضرین مجلس بہت متعجب ہوئے حضرت امیر نے فرمایا بھئی ہم نے ایک رات کچھ کام کیا تھا۔ یہ اُس کی مزدوری ہے۔ ہم کما کر کھانے والے ہیں۔ مفت خور نہیں ہیں۔ مرد تو ایسا

Marfat.com

ہونا چاہیے: تاکہ مریدوں کا کام پختہ ہو اور مرید دائم الاوقات رہیں، سید امیر حمزہ اپنے معارف میں فرماتے ہیں کہ جو شخص حقیقت کے نام پر شریعت سے باہر قدم رکھے تو اُسے بازار لے جا کر فروخت کر دینا چاہیے کیونکہ وہ کسی کام کا نہیں۔

بیت

تا تو درِ مصطفےٰ انیائی   ہرگز بسر صفائی نیائی

ترجمہ:۔ جب تک کہ تو درِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر نہیں ہوگا۔ تجھے صفائی حاصل نہ ہوگی۔

اور اس ۔ ارشاداتِ حضرت کے تو بہت ہیں اُن کی شرح میں پڑنے سے بات لمبی ہو جائے گی۔

مرید کی اصلاح بطریق کرامت

منقول ہے کہ مشہور فاسق شخص حضرت امیر حمزہ سے بیعت ہوا اور گناہوں سے توبہ کی۔ اس کے بعد حضرت امیر نے فرمایا۔ اب جاؤ جو چاہو کرو۔ اس آدمی نے رہی پہلی عادت شروع کرنی چاہی، جب ناجائز کام میں مشغول ہونا چاہا تو حضرت حمزہ مکمل صورت مبارک کے ساتھ نمودار ہوئے اور فرمارہے تھے، خبردار ایسا کام نہ کرنا۔ کہیں ورطۂ ہلاکت

Marfat.com

میں نہ پڑ جائے۔ حالانکہ وہ شخص کرمینیہ میں اور حضرت امیر بخارا میں تھے۔ پھر بھی اُس نے ناجائز کام کرنے کا قصد کیا تو حضرت امیر قدس سرہٗ نے ظاہر ہو کر اُس کی گردن پر تھپڑ مارا۔ چنانچہ وہ آدمی تین ماہ تک صاحبِ فراش رہا۔ صحت مند ہو کر جب حضرت امیر کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ تو حضرت نے فرمایا اگر ایک بار اور ایسے کام میں مشغول ہوا تو ہلاک ہو جائے گا۔ شیخ اور مقتدا ایسا ہونا چاہیے۔ تاکہ شیخیت اس کو زیب دے۔

مرید کی حفاظت

منقول ہے کہ ایک دن سید امیر حمزہ سماس میں تھے اور سالکان طریقت کی ایک جماعت آپکی خدمت میں حاضر تھی۔ خواجہ محمد بابا سماسیؒ کے مزار پر انوار پر حاضری کے بعد اچانک حضرت امیر حمزہ نے کہا کہ دوستو ہمارے مریدوں میں سے ایک آدمی کی طرف دیوانہ بھیڑیا حملہ آور ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے اُسے دفع کر دیا ہے۔

اہل اللہ پر اعتراض کی سزا

ایک بے اعتقاد آدمی بھی اُن کے درمیان موجود تھا۔ اس نے کہا کہ یہ تو محال امر ہے کہ ایک آدمی سماس میں ہو اور بات سوخار کی کرے۔ یہ تو صرف جھوٹ ہی ہو سکتا ہے۔ اس شخص کے دل میں یہ خیال آنے کی دیر تھی کہ اس کا پیٹ پھول گیا اور ہلاکت کے قریب پہنچ گیا۔ وہ شخص سمجھا کہ یہ میری

Marfat.com

بدگوئی کی سزا ہے اور اولیاء اللہ ایسی صفتوں سے خالی نہیں ہوتے اُس نے کہا کہ مجھے سید امیر حمزہ کے پاس لے چلو۔ میری یہ حالت اُن کی طرف سے ہوئی ہے۔ جب اُسے امیر حمزہ کے دربار میں حاضر کیا گیا، تو حضرت امیر اس وقت مراقبہ میں تھے۔ سر اٹھا کر فرمایا کہ ارے نادان تو جانتا نہیں، کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی برگزیدہ بندے ہیں جنکی نگاہ میں مشرق و مغرب روشن ہوتے ہیں تو نے گمان کیا تھا کہ میدان اولیاء اللہ سے خالی ہے خالی کبھی نہیں ہوگا تجھے رہائی منظور ہے۔

قبر ولی پر حاضری سے شفایابی

لیکن ہم نے تجھے حضرت خواجہ محمد بابا کے حوالہ کیا تھا۔ لہذا اُن کے مزار پر حاضر ہو کر خلوص نیت سے دُعا کر تو رہائی نصیب ہوگی۔ اس آدمی نے اس طرح کیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اُسکو صحت عطا فرمائی۔ اس دن حضرت امیر سوخار کی طرف متوجہ ہوئے، وہ شخص بھی آپ کے ساتھ آیا اور بھیڑیے والی بات یوں ہوئی کہ جب حضرت نے بات فرمائی تھی، درحقیقت آپ کے ایک فرزند ارجمند پر دلوانہ بھیڑیا بڑی شدت سے حملہ آور ہوا تھا جس کو آپ نے رفع فرمایا تھا، وہ آدمی بھی ہم مردانِ راہ خدا سے خبردار ہوا۔ اے بھائی خبردار خدا تعالےٰ کے اولیاء کے حق میں بے اعتقادی نہ کرنا تاکہ ورطہ ہلاکت میں نہ پڑے۔

Marfat.com

مبتلائے مصیبت مرید کو مصیبت سے نجات دلادی

منقول ہے کہ ایک دن حضرت امیر قدس سرہٗ کے ایک مرید کے اونٹ اور گھوڑے دلدل میں ایسے پھنسے کہ ہلاکت کے قریب پہنچ گئے وہ شخص حضرت امیر کی طرف متوجہ ہوا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اُس کے اونٹ اور گھوڑے کیچڑ سے باہر نکل آئے اور کوئی ہاتھ درمیان نہ تھا جب اُس شخص نے حضرت امیر کی طرف توجہ کی تھی۔ حضرت امیر نے اُسی وقت اپنے عصائے مبارک کے سر سے اشارہ کیا تھا اور فرمایا کہ ہمارے فلاں یار کے اونٹ کیچڑ میں گر پڑے تھے۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہم نے اُن کو نکال باہر کیا ہے۔

جب اس واقعہ کی تاریخ کی تحقیق کی گئی ہے تو وہی نکلی جب حضرت نے یہ فرمایا تھا۔ لہذا نادانی اور بے اعتقادی سے کہیں یہ نہ کہہ دینا کہ بزرگانِ دین خالی ہوتے ہیں۔ یہ خالی نہیں ہوتے۔

سید امیر عمر کی عجیب کرامت

سید امیر حمزہ کے چھوٹے بھائی سید امیر عمر کی کرامات میں سے ہے کہ آپ کو ولایت کشف جانے کا اتفاق ہوا۔ جہاں اکثر لوگ خربوزہ کاشت کرتے ہیں۔ چونکہ وہاں کے اکثر لوگ آپ کے مرید تھے۔ لہذا آپ نے بھی

Marfat.com

دہاں خربوزے کاشت کرائے۔ جب خربوزے پکنے کے قریب پہنچے اللہ تعالےٰ نے پانی بھیجا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم پہلے حضرت امیر کے خربوزوں کو پانی دیں گے۔ پھر اپنے خربوزوں کی طرف پانی چھوڑ دیں گے ایک بے اعتقاد آدمی نے کہا کہ پانی آنے کا کوئی اعتبار نہیں، لہذا ہم پانی کسی کو نہیں دیں گے۔ چونکہ پانی حضرت امیر کی کھیتوں میں پہنچ چکا تھا بلکہ کچھ کھیت سیراب بھی ہو چکا تھا۔ اُس آدمی نے اپنے غلام بھیج کر پانی حضرت امیر کے کھیت سے لے جانا چاہا۔ حضرت امیر خدام کے ساتھ پاس ہی کھڑے تھے۔ فرمایا۔ بھائیو! اس کھیت کو سیراب ہونے دو پھر پانی اپنے کھیتوں کی طرف لے جانا۔ وہ لوگ نہ ملنے اور حضرت امیر کے کھیتوں سے پانی اپنے کھیتوں کی طرف لے گئے۔ جب جناب امیر نے مشاہدہ کیا تو فرمایا۔ اگر یہ خربوزے نہ ہوتے تو ہم میں سے کسی ایک فرد کا دل بھی بے سبب مشغول نہ ہوتا۔ فرمایا کہ درویشوں کو کچھ بھی نہ چاہیے ضرورت کے وقت کوئی کمی نہیں ہوتی۔ یہ قول حضرت عبداللہ انصاری کا ہے۔ خربوزوں کی حفاظت کے لیے وہاں ایک چھپر سا بنا ہوا تھا وہ بھی اسُی وقت جلا دیا اور فرمایا۔

تا دلِ دوستاں بدست آری بوستانِ پدر فروختہ بہ

دوستوں کی دلداری کے لیے باپ کا باغ بیچنا پڑے تو فروخت کر دینا

Marfat.com

ہی بہتر ہے۔

ان سب کو چھوڑ کر اُس گاؤں سے باہر تشریف لائے۔ ابھی ایک رات بھی نہ گذری تھی۔ بلکہ اُسی رات میں ہی اُس شخص کے گھر آگ لگی۔ تو گھر اور تمام گھر والے جل گئے۔ اس آدمی کو اپنی بات یاد آگئی تو سمجھا کہ میں نے بے ادبی کی ہے اور سید امیر عمر کے دل کو رنجیدہ کیا ہے۔ اپنے دل میں کہا کہ اگر اس بے ادبی کا تدارک کر لوں تو ٹھیک ہے ورنہ ہلاکت کے گرداب میں پھنسا ہوں گا۔ اس گاؤں کے چند لوگوں کو طلب کیا۔ اور اُن سے کہا کہ تم لوگ حضرت امیر عمر سے مجھے معافی دلا دو۔ کیونکہ میں نے بُری حرکت کی ہے۔ لوگوں نے حضرت امیر عمر کو بہت تلاش کیا۔ لیکن آپ نہ ملے کچھ دیر بعد امیر عمر نسف کہنہ میں استغراقی حالت میں ملے۔ کچھ دیر کے بعد امیر عمر نے روئے سخن یاروں کی طرف کیا اور فرمایا۔ دوستو میرا خیال تو یہ تھا کہ جب خربوزے پک جائیں گے تو درویشوں اور پاک لوگوں کی روزی ہو گی اور عبادت گذاروں کے لیے عبادت کی قوت بنے گی۔ لیکن تم لوگ راضی نہ ہوئے۔ دوستان خدا کے قدم کی خاک پر خربوزے فدا ہوں۔ لیکن اتنا تو ہوا۔ کہ یہ کام مخالفین کی محرومی کا سبب بن گیا اور جو آدمی درویشوں کو رنجیدہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ خود رنجیدہ ہو گا خدا تعالیٰ کا یہی فرمان ہے۔

Marfat.com

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنۂ پاکاں برد	حضرت قطب

امیری نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ جب گائے کے سر کٹنے کا وقت آئے تو اس گروہ کے خرمن پر چھوڑ دو اور جب سیڑھی کے جلنے کا وقت آئے تو اس گروہ کی دیوار کے ساتھ لگا دو اور جب کسی کی تباہی مقصود ہو تو اس گروہ کے ساتھ بھڑا دو۔

جس کی ظاہری آنکھ اور باطن بینا ہو تو وہ شخص ان حضرات پر معترض نہیں ہوتا۔

قطعہ

نابینا را ز چشم باطن چہ خبر
اندر عمر خویش نخورد کاہے   گر لذت لوزینہ بدانستے خر

ترجمہ: نابینا کو باطن کی آنکھ سے کیا خبر۔ اور بہرہ کو شور و شر کی کیا خبر۔ اگر گدھا حلوے کی لذت جانتا ہوتا تو ساری عمر گھاس ہی نہ کھاتا۔

یہ تمام بے ادبی اس وجہ سے ہے۔ کہ اس شخص کے باطن کی آنکھ کشادہ نہ تھی۔ لیکن جان لو۔ کہ تمام اولیاء اللہ تو زندگی میں ہی کچھ دکھاتے ہیں، لیکن یہ دعا گو بعد از وفات بھی کرامت دکھائے گا۔ تاکہ تمام جہاں کو

Marfat.com

پتہ چل جائے۔ جان لو کہ کرامت کا ظاہر کرنا درست نہیں بلکہ اس کا پوشیدہ رکھنا ضروری ہے۔ اگر بے اختیار ظاہر ہو تو درست ہے۔ یہ تو اس زندگی کی بات ہے۔ لیکن بعد از وفات تو اس قسم کی کرامتیں ہیں۔

لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون

نقل ہے کہ سید امیر عمر اکثر اوقات شغل محاسبہ میں مشغول رہتے۔ ایک شخص نے آکر کہا کہ ترکوں کی ایک جماعت جو کہ اسماعیل آتا کے مرید ہیں۔ ایک جگہ جمع ہو کر کئی طرح کی نامشروع حرکات کا ارتکاب کرتے ہیں اور آپ انہیں منع نہیں فرماتے اور درحقیقت یہ خود بھی اسی قوم میں سے تھا اور اُن کے ساتھ یہ طے کر کے آیا تھا۔ کہ اگر سید بخاری آئیں تو انہیں شہید کر دیں اور تمام لوگ مل کر اُن کی دیت ادا کر دیں گے۔ حضرت امیر کسی تاخیر کے بغیر روانہ ہو گئے۔ ایک آدمی کے سوا کسی کو ساتھ نہ لیا اور صرف ایک آدمی کو ساتھ لیا جس کو نیک بخت کہتے تھے۔ حالانکہ وہ گاؤں اہل کش کا تھا جس کو وہ جانور داراں بھی کہتے ہیں۔ اس نیک بخت نے کہا کہ اے مخدوم مکرم وہ لوگ مسلمانی تو جانتے نہیں اور وہاں بڑی تعداد میں جمع ہیں۔ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ حضرت امیر نے پوچھا کہ اُن کی کتنی تعداد ہے اس نے عرض کیا۔ بہت ہیں۔ اگر سب جمع ہوں تو قریباً ہزار کی تعداد ہو گی۔ حضرت امیر نے فرمایا شکر ہے۔

Marfat.com

قطعہ

با تو چوں بود عنایت حق — از خصم دو سہ ہزار میندیش
با پنجۂ شیر پنجہ میزن — وز کام نہنگ و مار میندیش

ترجمہ :۔ جب تیرے ساتھ عنایتِ خداوندی ہو تو دو تین ہزار دشمن سے فکرمند نہ ہو بے خطر شیر سے پنجہ آزمائی کر۔ سانپ اور مگرمچھ سے بے فکر ہو۔

اے عزیز۔ اگر عنایت خداوندی نے دستگیری کی تو سب کو شکست دے دیں گے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے اُن کی کثرت تعداد کا کچھ غم نہیں، چنانچہ حضرت خواجہ عبداللہ انصاری قدس سرہٗ فرماتے ہیں

؎ چوں رہ پاک است از مدعی چہ باک است

ترجمہ :۔ جب تیرا راستہ پاک ہے تو تجھے مخالف کا کیا ڈر ہے۔

تو خود خدا کا بندہ بن جا۔ اگر تمام جہان بھی دریا بن جائے تو تیرے قدم کا بال بھی تر نہ ہو گا۔ جب حضرت امیر کچھ دیر کے بعد اُن مُندعین کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہ سب حضرت امیر کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور اُن کے سردار نے حضرت امیر کا گریبان پکڑنے کی کوشش کی۔ حضرت نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس کی گردن کی طرف پھیر دیا۔ اور زبان مبارک سے فرمایا کہ او بے دین تیرے دونوں ہاتھ خشک ہو جائیں

Marfat.com

تاکہ تو آئندہ ایسے کام نہ کرے۔ فوراً ہی اُس کے دونوں ہاتھ خشک ہو گئے اور پشت کے ساتھ ہی چپک گئے۔ آخر وہ تمام بدعتی لوگ تائب ہو گئے اور گمراہی کے راستہ سے باز آ گئے۔ حضرت امیر نے دُعا فرمائی تو دو تین دن بعد اس کے ہاتھ بھی درست ہو گئے۔ یہ بات جان لو کہ جو شخص اخلاص سے خدا تعالیٰ کی خدمت بجا لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرے۔ وہ سب خطرات سے نجات پاتا ہے اور اُس کی دُعا رد نہیں ہوتی۔ وہ جو چاہے اللہ تعالیٰ اس کو عنایت کرتے ہیں۔

خشک لکڑی ہری ہو گئی

نقل ہے کہ حضرت امیر عمر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۸۰۳ھ کو ہوا اور آپ کے جسد مبارک کو بخارا شریف لایا گیا۔ تو آپ کی قبر مبارک پر ایک جھنڈا ایک لکڑی پہ لہرایا گیا اور یہ لکڑی اس سے پہلے دو سال تک رنگریزوں کے گھر میں رہی۔ پھر آپ کی قبر پر گاڑی گئی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ایک سال بعد وہ لکڑی سرسبز ہو گئی۔ جسے بہت لوگوں نے دیکھا۔ اور وہ اسی طرح کئی سال تک سرسبز رہی۔ قد آدم کے برابر بڑھ گئی۔ لوگ یہ نظارہ دیکھنے کے لیے دور دور سے آتے تھے۔ بعد میں ایک مرید نے اُسے بے اجازت پانی ڈالا تو وہ لکڑی خشک ہو گئی۔ اور وہ پانی ڈالنے

Marfat.com

ڈالا اندھا ہو گیا۔ چنانچہ سب لوگ یہی سمجھے کہ یہ بیچارا اس بے ادبی کے سبب اس مصیبت میں مبتلا ہوا ہے۔ لوگ بھی اُسے ملامت کرتے۔ کہ اے بندۂ خدا درخت کی سرسبزی کے باوجود تجھے پانی ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر تو یہ نامعقول حرکت نہ کرتا۔ تو یہ کرامت نشان درخت خشک نہ ہوتا۔ اب اے مخاطب! تجھے حضرت کی بلندی شان کے متعلق غور کرنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت سید امیر کلال قدس سرہٗ اور آپ کی اولاد امجاد اور خلفائے عظام کے کمالِ حال اور علوشان بیان کرنے لگیں تو ہر ایک کے احوال کے لیے ایک دفتر درکار ہے۔ ہم قلت گنجائش کے باعث صرف اتنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں: تاکہ اس سلسلہ طیبہ کے متوسلین کے پاس یادگار رہے۔ تجھے معلوم ہو کہ کاتب حروف حضرت کے نسبی فرزندں میں سے ہے۔ ویسے آپ کے حقیقی فرزند تو وہی ہیں۔ جو تمام احوال اور اعمال میں آپ کے طریقۂ رفیعہ کے پیروکار ہیں اور اپنی پوری زندگی کو شریعت کے ترازو پر تولتے ہیں اور حضرت امیر حمزہ جو کہ اس فقیر کے جدِ امجد ہیں ہمیشہ اپنے اصحاب کو مندرجہ ذیل وصیتیں کیا کرتے تھے۔ اب آخر میں وہ وصیتیں اور خواجگانِ نقشبندیہ کے سلسلۂ عالیہ کا بیان کرتے ہیں۔ پہلے آپ حضرت کے کچھ مناقب سُن چکے ہیں۔ اب آپ کی وصیتیں گوش ہوش سے سنیں کیونکہ یہ وہ قیمتی وصیتیں ہیں جو حضرت امیر اپنے یاروں کو کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

میں اس امید پر درج کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو اپنے محبوب کریم اور اُن کی آل پاک کے صدقے سے توفیق عمل عنایت کریں۔

حضرت امیر حمزہ کے وصایا شریفہ

وہ وصیتیں یہ ہیں۔ فرمایا کہ اے یارانِ طریقت، راستہ پر اولین قدم سچائی پر رکھو، تاکہ تمہارے کام کی بنیاد اصل پر درست ہو۔ میرے والد محترم کا بیان بھی یہی ہے۔ نیز فرمان خداوندی ہے "کہ لوگوں کی محرومی کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے شرع کو چھوڑ رکھا ہے۔ حالانکہ سب سے پہلے تو اپنے اعتقاد کو درست رکھنا چاہیے "تاکہ آدمی شک و شبہ اور بدعتِ ضلالت سے اپنے آپ کو دور رکھے۔ اس کے بعد اپنے آپ کو تمام ناجائز کاموں سے خالی کرے اور اپنے اعتقاد میں صرف مقلد نہیں۔ بلکہ محقق ہونا چاہیے اور راستہ سے متعلق ہر چیز کے لیے دلیلِ یقینی کا علم ہونا چاہیے "تاکہ بوقت ضرورت آدمی عہدہ برآ ہو سکے۔ اس بات سے بُری بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ آدمی مریدوں کے سامنے مذہب کی باتیں تو کرے لیکن متقدمین اور متاخرین کے اتفاق اور اختلاف سے واقف نہ ہو۔ یہ راستہ چونکہ صاف اور واضح ہے۔ لہذا اس کے دلائل واضح ہونے چاہئیں تاکہ ثابت ہو سکے کہ یہ مذہب تمام مذاہب سے درست ہے اور حضرت امام نجم الدین عمر نسفی فرماتے ہیں کہ پہلے یہ معلوم کرنا چاہیے۔ کہ

Marfat.com

تصوف اور اہل تصوف کون لوگ ہیں اور اُن کے کارنامے کیا ہیں۔

تصوف کیا ہے؟ پہلے یہ سمجھ لو کہ "تصوف نام ہے۔ دل کو غیر خدا تعالیٰ سے پاک رکھنے کا" اور خدا تعالےٰ کے فرائض اور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں سے دل کو آراستہ کرنے کا" یہ بات ذہن نشین کر لو کہ اہل تصوف خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور سنت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار بندے ہیں۔ مگر ہمارے زمانہ میں وہ دس گروہ ہو چکے ہیں۔ تو گروہ تو گرفتار بدعت وگمراہی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

گمراہ متصوفین

جبیبہ۔ اولیائیہ۔ شمراخیہ۔ اباحیہ۔ حالیہ۔
حلولیہ۔ واقفیہ۔ متجاہلیہ۔ متکاسلہ۔ الہامیہ۔

اب اُن میں سے ہر ایک کا مذہب سمجھو۔ تو۔

جبیبہ وہ لوگ ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ جب بندہ خدا کا دوست بن جاتا ہے اور دوسروں کی دوستی سے ڈرتا ہے تو بندہ مرفوع القلم ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کے لیے خطا اور عبادت کی تمیز اُٹھ جاتی ہے اور حرام چیزیں بھی اس کے لیے حلال ہو جاتی ہیں اور اس کو نماز

Marfat.com

روزہ ترک کرنا جائز ہوتا ہے اور یہ گروہ اپنے ستر کو نہیں ڈھانپتا۔ اور یہ عقیدہ کفرِ محض ہے۔ ان کو کفر کے ساتھ پہچانا جا سکتا ہے اور اُن کی بدکرداری بھی اُن کے لیے پہچان ہے۔ اے سالک راہِ طریقت خبردار ان لوگوں کے قریب بھی نہ جانا۔ ورنہ ہلاکت کے گڑھے میں گر پڑو گے۔

اولیائیہ وہ لوگ ہیں۔ جن کا مذہب یہ ہے۔ کہ جب بندہ درجہ ولایت کو پہنچتا ہے۔ تو امر و نہی کا خطاب اُن سے اُٹھ جاتا ہے اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ولی نبی سے افضل ہے۔ اور یہ بھی گمراہی ہے۔ بلکہ کفر ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

شمراخیہ کہ جب صحبت قدیم ہو۔ تو امر و نہی اس سے اُٹھ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ڈھول۔ دف اور دیگر مزامیر میں مخمور رہتے ہیں اور اپنی عورتوں کو ہر ایک کے لیے مباح رکھتے ہیں کہ ہماری عورتیں تو پھول کی خوشبو کی طرح ہیں جس طرح پھول کو ہر ایک آدمی سونگھ سکتا ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی سب کے لیے مباح ہیں اور یہ لوگ عبداللہ شمراخی کے قول پر ہیں۔ بظاہر تو درپے اصلاح ہیں۔ لیکن حقیقت میں فساد عالم ہیں۔ ان بدبختوں کو قتل کرنا ازروئے شرع جائز ہے۔

اباحیہ وہ مذہب ہے جو کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے آپ کو گناہ سے

Marfat.com

بجانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ دوسرے کو کیسے منع کر سکتے ہیں تاکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بجا ہو۔ یہ بدنصیب، آپس میں مالوں کو اور عورتوں کو مباح جانتے ہیں۔ یہ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کفر ہے اور راحت کے لیے حجاب یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔

حالبہ ان کا مذہب یہ ہے کہ وہ رقص کرنا تالی بجانا درست اور سماع کے درمیان بے ہوش ہو جاتے ہیں اور ایسا حال لاتے ہیں کہ اُن میں حس و حرکت نہیں رہتی ہے اور پھر اُن کے مرید کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ حال لائے ہیں۔ حالانکہ یہ طریقہ بھی خلاف سنت ہے۔

حلولیہ ان کا مذہب یہ ہے کہ خوبصورت نامحرم عورتوں اور لڑکوں کو دیکھنا حلال ہے۔ اور اپنے محبوبوں کی مجلس میں رقص کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہمارے پاس آئی ہے اور ہمیں اس صفت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور یہ بھی کفر محض ہے۔ حلولیہ بھی حالبہ مذہب کی طرح ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جب حال میں دماغ کو بے ہوشی آتی ہے تو گویا دماغ کو وطی حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا ہوش میں آنے کے بعد غسل کرنا چاہیے اور یہ بھی باطل ہے۔

واقفیہ مذہب یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی شناخت کوئی

Marfat.com

نہیں کرسکتا اور بندہ اُس کی شناخت سے عاجز ہے۔ بس اتنی بات یقینی ہے کہ وہ ہے اور وہ کہا کرتے ہیں۔ یا اللہ تجھ کو تو ہی جانتا ہے اور بس اور تجھ کو کوئی آدمی نہیں جانتا اور یہ بھی گمراہی ہے۔

منکاسلیہ یہ مذہب ہے کہ وہ ترکِ کسب کرتے ہیں اور لوگوں کے دروازوں پر بھیک مانگتے ہیں۔ اور اپنے پیٹ کا جہنم بھرنے کے لیے ہر دروازے پر ذلیل ہوتے پھرتے ہیں۔ لوگوں کی زکوٰۃ اور اُن کے مالوں کی میل کچیل کھاتے ہیں۔ قرآن مجید اور دیگر کتب شرعیہ کے پڑھنے سے گریز کرتے ہیں اور مبتدعین کی کتابوں کی تبلیغ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن مجید حجاب راہ ہے۔ اشعار و ابیات وغیرہ پڑھ کر اپنا کام چلاتے ہیں۔ یہ بھی گمراہی اور باطل ہیں۔

اہل حق کی پہچان اور اہل حق وہ لوگ ہیں۔ جو رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی کریں اور فرائض کو اپنے وقتوں پر ادا کریں۔ عیشِ دنیوی اور سماع سے پرہیز کریں۔ ناجائز عشق بازی سے گریز کریں۔ لقمۂ حرام سے بچیں اور کسبِ معاش میں مشغول ہوں اور اہل سنت و جماعت کے ساتھ صحبت اور زندگانی گزاریں۔ اور بُروں کی صحبت سے پرہیز کریں اور اپنا بوجھ کسی پر نہ ڈالیں۔ اگر مخلوق اُن کو پہچان لے۔ تو وہ مخلوق سے گریز کرتے ہیں اور مسلمانوں پر رحم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور کسی کی غیبت نہیں کرتے۔ دنیا کی زیب و زینت اور عیش و آرام پر مائل نہیں ہوتے اور صحابہ تابعین اور نیک لوگوں کی سیرت پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور گذشتہ مشائخ کا انکار نہیں کرتے، اہل بدعت کی متابعت نہیں کرتے۔ ان صفتوں والے لوگ سچے درویش ہیں۔ ان کی دوستی خدا اور رسول کی دوستی ہے۔ اُن کی دشمنی خدا اور رسول کی دشمنی ہے۔

فرمان خداوندی ہے۔

اُولٰئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝

ترجمہ:- یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لیے آزمالیا ہے۔ اُن کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

جبکہ تو اُن لوگوں کے حال سے واقف ہو چکا ہے تو پھر تجھے چاہیے کہ اس ایک گروہ کی تعظیم اور پیروی کرے اور اُن کی صحبت اختیار کرے اور باقی نو گروہ جو کہ اہل بدعت اور ضلالت ہیں۔ اُن سے پرہیز کرے اور اُن کی صحبت سے دور رہے۔ بلکہ اُن کی اہانت کرنے میں کوشش کرے تاکہ صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعدہ میں تجھے بھی شمولیت نصیب ہو۔ سید اولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

Marfat.com

من اهان صاحب بدعة امنه الله تعالیٰ من فزع الاکبر۔

ترجمہ :۔ جو شخص بدعتی کی توہین کرے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو بڑی گھبراہٹ سے امن میں رکھے گا۔

مردِ حق آگاہ کی علامات

حضرت امیر حمزہ فرماتے تھے کہ مرد وہ ہے جس کا کھانا بھوک سے ہو اور اُس کا سونا نیند کے غلبہ سے ہو اور اُس کی بات ضرورت سے ہو اور جب تک ضرورت مجبور نہ کرے۔ بات نہ کرے۔ بلکہ خاموش رہے۔ مرد وہ ہے جو بلا ضرورت نہ سوئے۔ حضرت امیر حمزہ بارہا اپنے یاروں سے فرماتے کہ اگر تم حاضر ہو تو نہ سوؤ۔ اگر غائب ہو تو محروم ہو۔ لہذا اپنی مصیبت میں مشغول رہو کیونکہ مصیبت زدہ کو نیند نہیں آتی اور حاضرین بارگاہ کو دربار شاہی میں پاؤں دراز کرنا بے ادبی ہے۔ اہل مجاہدہ کی نیند عین مشاہدہ ہے۔ خبردار ممکن حد تک کسی کو نظر حقارت سے نہ دیکھنا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کو تم سے زیادہ خدا تعالےٰ کا قرب نصیب ہو۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔

- اپنے غضب کو گناہ میں چھپایا ہے۔
- اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں چھپایا ہے۔
- اپنے دوستوں کو مخلوق میں پوشیدہ کر رکھا ہے۔

Marfat.com

پس خلق خدا کو عزیز رکھیے۔ شاید اُن میں کوئی خدا تعالےٰ کا دوست ہو۔ اور تم نہیں جانتے ہو۔ یہ طریقت میں ایک بنیادی بات ہے۔ سب کو چاہیے کہ اس معاملہ میں سعی بلیغ فرمائیں۔ اور صرف دنیاوی بڑائی کی وجہ سے کسی آدمی کی تعظیم نہ کرے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک دنیا اور اُس کے چاہنے والے تمام حقیروں سے زیادہ حقیر ہیں اور اپنے دین کو کسی کی دنیا پر قربان نہ کرو۔ اُس شخص سے بڑا بیوقوف اور کوئی نہیں۔ جو دوسروں کی دنیا کو اپنا دین سمجھے اور اس سبب سے رحمت خداوندی سے محروم رہے اور ایسا آدمی دونوں جہانوں میں ذلیل ہوتا ہے اور جو شخص خلق کی رضا جوئی کے لیے خدا تعالےٰ کو ناراض کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مخلوق کو بھی اس سے ناراض کر دیتا ہے اور جو آدمی خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے مخلوق کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ بھی اُس سے راضی ہو جاتا ہے اور مخلوق کو بھی اُس سے خوش کر دیتا ہے اور اگر کوئی آدمی تمہارے ساتھ دشمنی کرے تو اس میں مشغول نہیں ہونا چاہیے کیونکہ دشمنی کی کوئی انتہا ہی نہیں، تم خواہ مخواہ اپنا دین دشمنی کی نذر کر دو گے۔ اسی طرح مخلوق کی دوستی میں بھی مشغول نہیں ہونا چاہیے۔ اس لیے اس دوستی کو ہمیشگی نہیں ہوگی اور مخلوق سے طمع تو ایک بار ہی منقطع کر لو۔ خدا تعالیٰ جو روزی عنایت کرے اُس پر قناعت کرو۔ اس لیے طمع کرنے والا ہمیشہ غمگین ہے اور قناعت کرنے والا ہمیشہ خوش ہوتا ہے۔

قطعہ

مرا بعز قناعت خدائے کرد عزیز — ازاں زگرد طمع دامنِ دلم پاک است

Marfat.com

طمع زخلق بر بدم از انکہ میدانم	کہ ہر حرف طمع رامیانہ کاواک است

ترجمہ:۔ مجھے خدا تعالےٰ نے قناعت کی عزت سے معزز کیا ہے۔ اس لیے طمع کے غبار سے میرا دامن دل پاک ہے۔ میں نے مخلوق سے طمع کی امید نہیں رکھی کیونکہ میں جانتا ہوں کہ طمع کے تینوں حروف خالی ہیں۔

بادوستاں مروت بادشمناں مدارا اور عبادت میں غرور نہ کرو۔ ورنہ لوگ تمہاری غیبت میں مشغول ہو جائیں گے اور لوگوں سے مالی امداد کی توقع نہ رکھو۔ کیونکہ حریص آدمی لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہوتا ہے اور جو مخلوق سے اپنی امیدیں منقطع کر لیتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا پیارا ہوتا ہے اور مخلوق میں بھی معزز ہوتا ہے اگر کوئی شخص تمہاری مدد کرے تو اس کا شکریہ ادا کرو۔ اگر تمہارے حق میں کوئی آدمی تقصیر کرے تو شکایت نہ کرو۔ اپنی طرف سے اُس کی عذر خواہی کرو۔ اور کسی بھی مومن کی عیب جوئی نہ کرو۔ اور جب تک منافق کو قابل اصلاح نہ سمجھو۔ اُس کو نصیحت نہ کرو۔ اگر اُس کو ملامت کرو گے تو وہ بجائے سننے کے اُلٹا تمہارا دشمن ہو جائے گا۔

آداب معاشرت اگر کوئی آدمی خلاف واقع بات کرے۔ تو قبولیت کی امید ہو۔ تو اس سے کہو۔ ورنہ خاموش رہو۔ ہاں ایسی چیز جو گناہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اُس کے متعلق بہر حال نرمی سے کہدینا

Marfat.com

چاہیے کہ بھائی یہ تو بُرا کام ہے۔ ہرگز نہ کرنا چاہیے اور جب مخلوق سے تمہیں
رہائی نصیب ہو جائے تو خدا تعالے کا بہت بہت شکر ادا کرنا چاہیے۔ کہ
اس نے اُن کے شر کو تم سے دفع کیا ہے۔ اگر مخلوق سے تمہیں کوئی تکلیف
پہنچے تو معاف کر دیا کرو۔ اور اس کے بدلہ کی کوشش نہ کرو۔

بزرگ زادہ ہونے کی وجہ سے تعظیم کی خواہش نہ کرو

یہ بھی نہ کہا کرو کہ فلاں آدمی نہ تو میرا حق پہچانتا ہے اور نہ میری تعظیم
کرتا ہے۔ حالانکہ میں مالی اور نسبی حیثیت سے ایسا مرد بزرگ ہوں۔ یہ
تو خود فروشی ہوئی اور خود فروشی حماقت کی دلیل ہے۔ کوئی آدمی جتنا زیادہ
احمق ہو۔ اتنا ہی زیادہ خود فروش ہوتا ہے اور یہ بات بھی جان لو کہ اللہ
تعالیٰ تمہیں دنیا میں اس لیئے تکلیف دیتا ہے کہ تمہارے گناہوں کا
کفارہ ہو جائے۔ کیونکہ بندہ پر جب کوئی تکلیف آتی ہے تو اس مصیبت
اور غم کی وجہ سے بندہ کے بہت سے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگر
لوگوں کے درمیان رہو۔ تو وہ جو بھی کہتے رہیں تم شریعت کی رو سے سُنو
اگر وہ باطل کہیں تو مت سُنو اور مخلوق کی طرف سے جو بھلائی پہنچے۔ اپنی
زبان سے اُسے تازہ رکھو اور مخلوق کی بدسلوکی کے ذکر سے اپنی زبان
بند رکھو۔ دوسروں کے ساتھ پورا انصاف کرو۔ اپنے لیئے کسی سے

Marfat.com

انصاف نہ مانگو۔

اخلاق عظیمہ

ایک دن مولانا عارف دیگرانی اُس فقیر کے جدِ امجد حضرت امیر حمزہ سے فرماتے تھے کہ اگر ایسا یار چاہو۔ جو تمہارا بوجھ اٹھائے تو بہت ہی مشکل ہے اور اگر ایسا یار چاہو۔ جس کا تم بوجھ اٹھاؤ تو سارا جہان ہی تمہارا یار ہے اور اس فقیر کے جدِ امجد ہمیشہ فرماتے تھے کہ سب لوگوں سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ اور سب کی رعایت کرو اور پرہیزگار بنو۔ لیکن تکبر نہ کرو بلکہ عاجز بن کر رہو اور ذلیل و خوار نہ ہو سب کاموں میں میانہ روی اختیار کرو اور جاہلوں سے دور رہو اور خود بین نہ بنو اور ہر طرف دیکھنے والے نہ بنو اور جہاں مخلوق بہت ہو کھڑے ہو جاؤ۔ بات آہستہ کہو اگر کوئی آدمی تم سے بات کرے تو اچھی طرح سنو۔ بے پروائی مت کرو۔ لوگوں کو ہنسانے والی بات نہ کہو اور اپنے آپ کو میانہ رکھو۔ کسی سے کوئی چیز مانگو۔ تو مبالغہ نہ کرو۔ گناہ اور ظلم پر کسی کی دلالت نہ کرو۔ اپنے خاندان میں خوش خلق رہو۔ اگر کوئی شخص تمہارے ساتھ سختی سے پیش آئے تو تم اپنی زبان کی نگہداشت کرو۔ اور بات سوچ کر کرو۔ اگر کوئی معزز تم سے قریب ہو۔ تو اس بات پر مغرور نہ ہو۔ دنیا اور اہل دنیا سے گریز کرو۔ دنیا کو اپنے دین سے زیادہ عزیز نہ رکھو۔ جب تک ہو سکے۔ علماء کی صحبت اختیار کرو۔ اور طلب علم سے ایک قدم بھی دور نہ ہو۔ اس لیے کہ بے علم

Marfat.com

عالم شیطان کے ہاتھ کا مال ہے۔ اگر علم تھوڑا ہو اور اس پر عمل کرے تو وہی بہت ہو گا۔

علم کی فضیلت اس فقیر کے جدِ امجد فرماتے ہیں کہ جاہل اس مزدور کی طرح ہے کہ جو تمام دن بیل اور آلات زراعت سے محنت کرتا ہے اور زمین کو درست کرتا ہے اور رات کو ایک درم ملتا ہے اور عالم ریاضی دان کی طرح ہے۔ جو کہ کسی جگہ ایک خط کھینچتا ہے۔ تو رقم حاصل کر لیتا ہے۔ پس جتنا علم اور معرفت زیادہ ہو گی اتنی مشقت کم ہو گی اور ثواب زیادہ ہو گا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ تمام کاموں کا اصل علم ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

رباعی

چو نیست سیم و زر چو ہنر است گو مباش　　معصوم باد دامن مے گو نم از تری
بر خوانِ فضل زہر خوری بہ بود بسے　　کز خوانِ جہل گر ہمہ شیر و شکر خوری

ترجمہ:۔ اگر تیرے پاس سونا چاندی نہ ہو۔ مگر ہنر ہو تو کوئی فکر نہیں۔ تیرا سرخ دامن تری سے بچا رہے، علم و فضل کے دستر خوان سے اگر زہر بھی کھائے تو جہالت کے دستر خوان سے شیر و شکر کھانے سے بہتر ہے۔

دنیا آخرت کی کھیتی ہے یہ بات اچھی طرح جان لو کہ پرہیز گاری

Marfat.com

سے بہتر کوئی کام نہیں۔ اور ایمان سے بہتر کوئی نعمت نہیں اور خدا رسی سے بہتر کوئی مشغولیت نہیں اور موت سے بہتر کوئی سامانِ عبرت نہیں اور دنیا تمہاری کھیتی ہے۔ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے۔ الدُنیا مزرعة الاخرة یعنی دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ دنیا میں رہ کر آخرت کے لیے عمل کرنا چاہیے۔ تاکہ نجات نصیب ہو۔ اپنے آپ کو عُجب، ریا، تکبر، حسد اور غیبت سے پاک رکھو۔

بیت

ریا و عجب کوہ آتشیں است   نمیدانی کہ کوہ دوزخ ایں است

ترجمہ :- ریا اور خود پسندی آتش فشاں پہاڑ ہے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ دوزخ کا پہاڑ یہی ہے۔

دنیا طلبی کے لیے علم نہ پڑھو

اور دنیاوی مرتبہ اور قبولیت خلق کے لیے علم حاصل نہ کرو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ طلب العلم فریضة علیٰ کل مسلم و مسلمة یعنی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد عورت کے لیے فرض ہے اور دونوں کو چاہیے۔ کہ ہمیشہ طہارتِ قلبی میں مشغول رہیں۔ کیونکہ جب تک دل ہر قسم کی پلیدیوں سے پاک صاف نہ ہو جائے مقصودِ حقیقی تک نہ پہنچو گے

Marfat.com

اور تمام نیکیوں کا اصل ترکِ دنیا ہے اور تمام برائیوں کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور باوجود اس کے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ جو شخص دنیا سے عیش و نعمت تلاش کرے تو یہ اس کے لیے وبالِ جان ہے۔ اور اس فقیر کے جدِ امجد نے اپنے یاروں سے پھر فرمایا۔ کہ تم پر لازم ہے۔ کہ حرام نہ کھاؤ۔ اور حرام خوروں کے ساتھ صحبت نہ رکھو۔ کیونکہ یہ چیز تمہارے دلوں کو سیاہ کر دے گی۔

قطعہ

با بداں کم نشیں کہ صحبتِ بد   ہمہ پاک ترا پلید کند
آفتاب باایں بزرگی را   پارۂ ابر ناپدید کند

ترجمہ:۔ برے لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھ تو اگر پاک بھی ہو تو وہ تجھے پلید بنا دیں گے۔ اتنے بڑے آفتاب کو بادل کا ایک ٹکڑا چھپا لیتا ہے۔

اور فرمایا جو شخص حرام لقمہ کھاتا ہے۔ جب تک کہ وہ لقمہ اس کے پیٹ میں رہے گا۔ اس کی عبادت حجاب میں رہتی ہے۔

اکلِ حلال اور یہ بھی ضروری امر ہے کہ اپنی گودڑی کو حرام سے پاک

Marfat.com

رکھے ۔ کیونکہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ۔ کہ اگر کسی کی گودڑی میں ایک دھاگہ بھی حرام ہوگا ۔ اس کی عبادت اُس وقت تک حجاب میں ہوگی جب تک کہ وہ کپڑا اس کے جسم پر ہوگا ۔

نامحرم سے پرہیز اور کسی بھی نامحرم سے ہم نشینی نہ کرو ۔ کیوں کہ اس کی صحبت بہت مضر ہو گی ۔ جیسا کہ کسی سالک نے فرمایا ہے ۔

قطعہ

بابد منیشن و باش بیگانہ او ۔۔۔ در دام افتی اگر خوری دانۂ او

تیر از پئے راستی کماں را کج دید ۔۔۔ بنگر کہ چگونہ جست از خانۂ او

ترجمہ :۔ برے کے ساتھ نہ بیٹھ اس سے الگ تھلگ رہ اگر اس کا کھائے گا تو اس کے پھندے میں پھنس جائے گا ۔ تیر چونکہ سیدھا تھا جب اس نے کمان کو ٹیڑھا دیکھا تو پھر دیکھ کیا اس کے گھر سے چھوٹا ۔

حضرت امیر حمزہ کا وقت وصال جب آپ وصیتیں فرما چکے تو مسلسل تین شبانہ روز عالم مراقبہ میں مستغرق رہے ۔ تین دن کے بعد عالم استغراق سے افاقہ ہوا تو سر اٹھا کر فرمایا ۔

Marfat.com

بشارت الحمد للہ جیسا کہ ہمارے والد محترم کو قبل از وفات خوشخبری ملی تھی ہمیں بھی اسی عبارت کے ساتھ خوشخبری مل گئی ہے اور آپ نے بھی اپنے فرزندوں کو کسی نہ کسی کے سپرد کیا اور اس فقیر کو حضرت مولانا سیدنا حسام الدین والحق الشناسیؒ کے سپرد کیا۔

پھر حاضرین سے فرمایا۔

میری قبر سے جو مانگو ملیگا کہ اے یارو اور بھائیو تمہارے اس دُعا گو کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ مژدہ ملا ہے کہ چالیس سال تک ہماری روحانیت سے جو بھی مانگو۔ اگر تمہیں تمہارا مطلوب نہ ملے تو روزِ قیامت تمہارا ہاتھ اور میرا دامن۔ جب یہ فرما چکے تو اسی وقت تمام یاروں کو خیر باد کہا۔ اور خراماں خراماں جوارِ رحمت خداوندی میں تشریف لے گئے۔ اس دن ۱۰۸۰ھ ہجری ماہ شوال المکرم تھا۔ نور اللہ مرقدہ اب اس کے بعد ہم چاہتے ہیں کہ اس خانوادہ عالیہ کا سلسلہ بیان کریں تاکہ یارانِ طریقت اپنے سلسلہ سے بھی واقف ہوں۔ معلوم ہو کہ سلسلہ عالیہ کو تمام سلاسل پر بہت فضیلت ہے۔ اس لیے یہ سلسلۂ کل ہے۔ کیونکہ طالبوں کی ہر مشکل خواہ شریعت سے متعلق ہو۔ خواہ طریقت یا حقیقت سے اس کا حل یہاں موجود ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ سلسلہ طیبہ ظاہر اور باطن کے لحاظ سے حضور علیہ السلام

Marfat.com

تک پہنچتا ہے اور تمام طالبین کا مقصود اقوال، افعال اور اعمال میں متابعت نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

شجرہ خوانی کے فوائد

مشائخ کبار علیہم الرضوان سے منقول ہے کہ طالبینِ خداوند تعالیٰ میں سے ہر ایک مرد جو کہ حرم ایمان کا محرم ہو۔ جس میں داعیۂ طلب پیدا ہوا ہو۔ اور جو شہباز شرافت کے لائق ہوا ہو۔ جس کے دل میں آتشِ محبت موج زن اس پر واجب ہے کہ مشائخ عظام کے اسماء طیبہ کو پہچانے۔ بلکہ محققین کے نزدیک جو کہ بارگاہِ اقدس کے خاص الخاص ہیں۔ تو یہ فرض عین بلکہ عین فرض ہے۔ خصوصاً وہ آدمی جس کو اُن برگزیدگان خدا میں سے کسی سے محبت اور ارادت ہو اور جو اپنے مراقبات اور توجہات اور مواصلات روحانی میں اُن کی روحانیات سے اپنی نسبت میں فیض و برکت مشاہدہ کرے۔ بنا بریں معنی میں نے چاہا کہ سلطان الطریقت برہان الحقیقت قطب المحققین انیس السالکین صاحبِ مشاہداتِ روحانیہ و مکاشفات جسمانیہ متبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القول والعمل مرشد الخلق الی الحق الی الخلق خواجہ عبدالخالق غجدوانی نور اللہ مرقدہ کا سلسلۂ طریقت تجھے معلوم ہو۔ کیونکہ جس سلسلہ سے کوئی شخص وابستہ ہو اس سلسلہ کے مشائخ عظام کا علم اس کے لیے ضروری ہے۔

Marfat.com

شجرہ طیبہ اب تجھے معلوم ہو کہ کاتب الحروف کی ارادت ملجا الفقرا والمساکین وارث الانبیاء والمرسلین ناصح الملوک و السلاطین قدوۃ المحققین مولانا سیدنا و اُستاذنا حسام الدین شاشی طیب اللہ سے ہے اور اُن کی ارادت اوّل حال میں قطب الاقطاب شیخ محمد سرنجی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ لیکن بعد میں ارادت تربیت اور اجازت بیعت اس فقیر کے جدِ امجد سید السادات منبع العز و السعادات جناب حضرت سید امیر حمزہ رحمۃ اللہ علیہ سے تھی اور اُن کی ارادت تو اپنے والد ماجد برگذیدۂ ملک، بے زوال حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے تھی لیکن آپ نے اُن کو اپنے خلیفہ مولینا عارف الحق والدین دیگرانی کے حوالہ کیا تھا اور حضرت امیر کی وفات کے بعد مولینا نے اُن کی تربیت فرمائی لیکن انہوں نے حضرت امیر کی وفات کے بعد اُن کی تربیت فرمائی اور مولینا عارف کی ارادت برگذیدہ ملک بے زوال یعنی حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے تھی اور اُن کی ارادت طریقت کے رکن یمانی خواجہ محمد بابا سماسیؒ سے تھی اور ان کی ارادت حضرت خواجہ شیخ علی عزیزاں سے تھی اور اُن کی ارادت مرشد عباد اللہ خواجہ محمود الخیر فغنوی سے تھی اور ان کی ارادت محرم اسرار الٰہی خواجہ عارف دیوگری رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ اور اُن کی ارادت محرم اسرار قرآن لسان القدس ترجمان الرحمٰن خواجہ عبد الخالق

Marfat.com

غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی اور ان کی ارادت شاہباز لامکانی شیخ ابو یوسف ہمدانی قدس سرہٗ سے تھی۔ اور ان کی ارادت رئیس السالکین سر اللہ فی الارض شیخ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ سے تھی۔ اور ان کی ارادت حضرت شیخ ابو القاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ اور اُن کی ارادت قدوۃ الواصلین شیخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ اور اُنکی ارادت سلطان الواصلین قطب العارفین شیخ ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی اور اُنکی ارادت امام المتقین سلطان الطریقۃ سید سادات العظام امام ابن امام جعفر صادق رحمۃ اللہ سے تھی۔ اور ان کی ارادت خلص الخاص خانوادۂ رسالت پناہی حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے تھی اور اُن کی ارادت حضرت سلیمان فارسیؓ سے تھی اور اُن کی ارادت یارِ غار رسول مختار برگزیدہ ملک جبار امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تھی اور اُن کی ارادت سید سادات عالم وسند سعادات بنی آدم حضرت سیدنا و مولٰنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تھی۔

۲۶۰ سال بعد فیض رسانی

حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی کی بیعت حضرت سلطان العارفین بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت سلطان رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے ۲۶۰ سال بعد ہوئی ہے۔ جس کا واقعہ یوں ہے۔ کہ جب حضرت سلطان العارفینؒ کی

Marfat.com

وفات کا وقت قریب آپہنچا۔ حضرت کے بڑے بڑے خدام حاضر تھے
جن میں ایک ہزار درجہ مقتدائی پر فائز تھے اور مشائخ وقت میں شامل
تھے اور حضرت سلطان العارفینؒ تین دن ایک گوشہ میں معتکف رہے۔
تین دن بعد جب حضرت باہر تشریف لائے۔ تو یاروں میں سے ایک کو
خرقۂ اجازت کی توقع تھی۔ لیکن حضرت سلطان العارفینؒ نے ارشاد فرمایا
کہ اجازت اور خرقۂ خلافت اور ہمارا عصائے مبارک خرقان کے ایک
چور کو دے دیئے گئے ہیں۔ جو ہمارے انتقال کے ۲۶ سال بعد ظاہر
ہوگا۔ حضرت سلطان العارفین علیہ الرحمۃ کی وفات بقول بعض ۲۵۱ھ میں
ہوئی اور بعض نے ۲۶۵ھ بتائی ہے۔ لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

اگر کوئی شعیب آئے میسر شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

اور حضرت ابوالحسن خرقانی خرقان اور بسطام کے درمیان رہزنی کیا
کرتے تھے۔ ایک دن اچانک بوقت سحری ہاتف نے آواز دی۔ جو کہ
شیخ ابوالحسن کے کانوں میں پہنچی۔ آواز یہ تھی کہ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ
تو صلح کرے اور ان کاموں سے کنارہ کشی کرے۔ شیخ ابوالحسن نے جواب
دیا۔ اسی وقت حضرت سلطان العارفین کے مزار پاک کی طرف متوجہ
ہوئے اور برابر دس سال تک حضرت کی تربت پر بیدار رہ کر چلہ کشی

Marfat.com

کرتے رہے۔

قبر سے ندا آئی ہم نے تجھے مقتدا بنا دیا ایک دن سحری کے وقت تربت اقدس سے آواز آئی۔ اے ابوالحسن ہم نے تجھے مقام مقتدائی عطا کیا ہے۔ اور خلق خدا کو خدا کی طرف دعوت دو۔ شیخ ابوالحسن نے جواب میں کہا کہ مجھے پتہ نہیں کہ یہ آواز رحمانی ہے یا غیر رحمانی۔

سلطان العارفین قبر انور سے باہر تشریف لائے حضرت سلطان العارفین کے مزار مبارک کو حرکت ہوئی اور مزار کو انشگاف ہوا۔ سلطان العارفین کی مکمل صورت ظاہر ہوئی۔ جیسا کہ بزرگوں کا قول ہے۔ ارواحنا اشباحنا اشباحنا ارواحنا۔ ہمارے روح ہمارے جسم ہیں اور ہمارے جسم ہمارے روح ہیں۔ حضرت ابوالحسن کا ہاتھ پکڑا اور خرقۂ خلافت پہنایا اور تاج عنایت کیا اور عصا عطا فرمایا اور اجازت عطا فرمائی۔ مگر اس زمانہ کے مشائخ نے زبان طعن دراز کی کہ صرف روحانیت پر اکتفا درست نہیں۔ اس لیے اگر صرف روحانیت پر اکتفا درست ہوتا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانیت ہی کافی ہوتی۔ کیونکہ ارواح اولیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روح انور کے مظاہر ہیں۔ اس بات کے پیش نظر تجدید عہد بعیت

Marfat.com

حضرت ابوعلی رودباری طوسی سے کی۔ لیکن اہل تحقیق کے نزدیک بیعت وہی ہے۔ جو پہلے ہو چکی ہے۔ اور عین ارشادات اور عین اجازت خداوندی ہے اور شیخ یوسف ہمدانی کے خلفاء چار تھے۔ پہلے خواجہ عبداللہ دوسرے خواجہ اندنی تیسرے خواجہ احمد لیسوی چوتھے خواجہ عبدالخالق غجدوانی علیہم الرحمۃ اور خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے بھی چار خلفاء تھے۔ اول خواجہ احمد صدیق دوسرے خواجہ اولیا کبیر تیسرے خواجہ عارف ریوگری چوتھے خواجہ سلیمان اور اُن کا مزار کرمینیہ میں ہے اور خواجہ اولیا کبیر کے بھی چار خلفاء ہیں۔ پہلے خواجہ سوکمادہ اور اُن کا مزار اپنے مرشد خواجہ اولیا کبیر کے پاس بخارا میں ہے۔ دوسرے خواجہ غریب تیسرے خواجہ زکی خدا یادی اور ان کا مزار بھی اسی بستی میں ہے اور چوتھے اُن کے فرزند خواجہ غریب ہیں اور خواجہ غریب کے خلفاء بھی چار ہیں۔ پہلے خواجہ اولیا پارسا اور اُن کا مزار خرمثن میں ہے۔ دوسرے خواجہ حسن ساوری اور اُن کا مزار بھی اسی بستی میں ہے۔ تیسرے خواجہ اوکیجان اور اُن کا مزار حوض مقدام کے قریب خواجہ چہار شنبہ کے بالائے پشت میں واقع ہے۔ چوتھے خواجہ اولیا غریب اور اُن کا مزار حمیت میں ہے اور خواجہ ریوگری کے پہلے خلیفے خواجہ محمود انجیر فغنوی ہیں اور اُن کے خلیفہ خواجہ محمود شیخ لامینی خوارزم میں ہیں اور امیر حسن وابکنوی اُن کا مزار اسی گاؤں میں ہے اور خواجہ امیر حسن

Marfat.com

کے خلیفہ خواجہ علی عبدوانی ہیں اور اُن کا مزار اسی مقام میں ہے اور شیخ علی رامتینی کے خلفا میں سے اوّل خواجہ محمد بابا سماسی ہیں اور اُن کا مزار اسی جگہ پر ہے۔ دوسرے خواجہ حجاج بلخی ہیں جن کا مزار بلخ میں ہے اور تیسرے خواجہ محمد کلاہ دوز خوارزم میں ہیں اور چوتھے اُن کے فرزند خواجہ ابراہیم عزیزاں ہیں اور خواجہ محمد بابا سماسی کے پہلے خلیفہ سید امیر کلال ہیں۔ دوسرے خواجہ محمد بابا صوفی اور ان کا مزار سوخار میں ہے اور ایک مولانا دانشمند علی اور ایک خواجہ محمود دلیس۔

حضرت امیر کے خلفاء

حضرت سید امیر رحمۃ اللہ علیہ کے ۱۱۴ خلفاء ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔ مولانا عارف دیگرانی حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند اور خواجہ جمال الدین دیہ اسانی اور شیخ یادگار اور خواجہ شیخ دراز ولی اور مولانا جلال الدین کینتی اور شیخ شمس الدین کلال اور خود حضرت امیر کے چہار فرزندان گرامی قدر سید امیر برہان، سید امیر شاہ سید امیر حمزہ اور سید امیر عمر اور مولانا طاہر اور مولانا محمد طاہر اور مولانا محمد خلیفہ اور مولانا بہاؤالدین طوالسی اور پہلوان محمود حلاج سمرقندی اور شیخ نورالدین میدانی اور خواجہ محمد آہنگری اور شیخ امین کربینی اور مولانا سلیمان کربینی۔ اُن کے علاوہ اور بھی بہت ہیں کہ اگر ان سب کے نام لکھیں تو یہ کتابچہ اُس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

حضرت امیر حمزہ کے خلفاء

اور اس فقیر کے جدّ امجد سید امیر حمزہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء بھی بہت ہیں۔ منجملہ اُن کے مولینا حسام الدین و مولانا حمید الدین شاشی اور مولانا کمال الدین میدانی وامیر کلاں وامیر خورد یہ دونوں اُن کے بھائی سید برہان کے فرزندوں میں سے ہیں۔ اس کے علاوہ شیخ مبارک بخاری اور شیخ عمر سوزنگر بخاری اور شیخ علی کوکی و شیخ احمد خوارزمی اور مولانا عطا سمرقندی اور مولانا مبارک کرینی اور مولانا حمید کرینی مولانا نور الدین کرینی اور مولینا سید احمد کرینی اور شیخ حسن کرینی و شیخ حسن نسفی اور شیخ حسام الدین و شیخ تاج الدین اور شیخ علی خواجہ نسفی اور خواجہ محمود حموی اور مولینا سیف الدین کرینی اور شیخ سید سماسی اور شیخ جلال الدین بانانی وغیرہم بہت ہیں اگر اُن کی تفصیل لکھی جائے تو یہ کتاب لمبی ہو جائے گی۔

سلوک کی دو قسمیں

اس فقیر کے جدّ امجد طیب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشائخ قدس اللہ ارواحہم کا سلوک دو قسم کا ہے ایک قسم ظاہر ہے۔ یعنی اپنے جملہ احوال میں حدود شرعی کی نگہداشت کرے اور ممکن حد تک اوامر شریعت کی محافظت کرے اور منہیات سے اپنے اعضاء اور جوارح کو محفوظ رکھے اور نفس کی خواہش کی مخالفت کرے تمام کاموں کا اصل یہی ہے۔ لیکن سلوک کی دوسری قسم یعنی سلوک باطن تو

Marfat.com

وہ یہ ہے کہ باطن کی پاکیزگی اور نفس کی بری صفات کے مٹانے میں سعی بلیغ رکھے اور قلبی ذکر کے لیے کوشش کریں۔ تاکہ دل بھی ذاکر ہو جائے۔

بیت

دل ز ذکر دوست چوں آتش شود — رو خدارا خواں کہ وقت خوش شود
تا دل زبد و نیک جہاں آگاہ ہست — دستش زہمہ خلق جہاں کوتاہ ہست
زیں پیش دلے بود ہزار اندیشہ — اکنوں ہمہ لا الہ الا اللہ است

ترجمہ:۔ جب تیرا دل خدا کی یاد سے آگ کی مثل ہو۔ جا اور خدا تعالےٰ کو پکار کیونکہ وقت بہت بہتر ہے۔ جس کا دل جہاں کے نیک و بد سے آگاہ ہے۔ اس کا ہاتھ تمام مخلوق کی طرف سے چھوٹا ہے۔ اس سے پہلے تو دل میں ہزار اندیشے تھے۔ اب تو صرف لا الہ الا اللہ ہی ہے۔

اور جب کسی کا دل ذکر کرتے ہوئے لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ[1] کے مقام پر پہنچ جائے۔ اُس وقت اِس کو اہل دل میں سے کہا جاسکتا ہے۔

سلسلہ عالیہ کی تفصیل اور جان لو۔ کہ ابتدا میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلقین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

[1] نہیں غافل کرتی اُن کو تجارت اور بیع اللہ کی یاد سے۔

Marfat.com

کے دل میں پہنچی۔ اور اس طرح اُن کے دل۔ سے امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دل میں پہنچی اور اُن کے دل سے حضرت حسن بصری کے دل تک اور ان سے حضرت حبیب عجمی تک اور اُن سے حضرت شیخ داؤد طائی تک اور اُن سے شیخ معروف کرخی تک اور اُن سے شیخ سری سقطی تک اور اُن سے حضرت جنید بغدادی تک اور اُن سے شیخ محمد مرتعش تک اور اُن سے شیخ ابوالعباس قصاب تک اور ان سے شیخ رحمت اللہ تک اور اُن سے شیخ یوسف ہمدانی تک اور ان سے خواجہ عبدالخالق عجدوانی تک اور اُن سے حضرت خواجہ عارف ریوگری تک اور اُن سے خواجہ محمود انجیر فغنوی تک اور اُن سے خواجہ علی رامتینی تک اور ان سے حضرت خواجہ محمد بابا سماسی تک اور اُن سے حضرت سید امیر کلال تک علیہم الرضوان اور اُن کے قلب انور سے یہ چشمہ پھوٹا۔ تو اپنی اپنی استعداد کے موافق سب لوگوں تک پہنچا۔ قدس اللہ ارواحہم۔

؎ تا بخت کرا بود کرا دارد دوست

کس کی قسمت یاور ہو اور وہ کسے دوست رکھے۔

حضرت خواجہ خواجگان شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کی بیعت و تربیت

خواجہ محمد پارسا کے رسالہ قدسیہ میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ محمد باباسماسیؒ

Marfat.com

نے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ عنہ کو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا اور آپ حضرت عزیزاں علیہ الرحمۃ کے خلفاء میں سے ہیں۔ لیکن حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ کی نسبت ارادت اور تربیت اور صحبت اور تعلیم ادب شریعت و طریقت اور تلقین ذکر بطریقہ ظاہر و باطن اور جمیع آداب اہل تصوف حضرت خواجہ سید امیر کلالؒ سے پہنچے۔ ویسے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ عنہ کی حقیقی تربیت تو حضرت خواجہ بزرگ خواجہ عبد الخالق غجدوانیؒ اور شیخ ابو یعقوب یوسف ہمدانی سے حاصل ہوئی ہے اور تربیت تصرف شیخ طریقت ابو علی فارمدی طوسی سے پہنچی اور ابو علی فارمدی کو تصوف میں دو طرف انتساب ہے ایک تو شیخ ابو القاسم گورگانیؒ سے کہ نسبت سلسلہ مشائخ تین واسطوں سے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی تک پہنچتا ہے۔ اور دوسری نسبت ابو علی فارمدی کی شیخ بزرگوار ابو الحسن خرقانی تک پہنچتی ہے جو کہ مشائخ زمانہ کے پیشوا تھے اور ان کو فیض حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے پہنچا۔

تمت الترجمۃ بحمد اللہ تعالیٰ۔ آج ۲۲ ذیقعد ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز بدھ بوقت ۱۰ بجے دن بمقام جامع مسجد درس القرآن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔

Marfat.com

Marfat.com

قا ... الع کتابیں

الف ... العق ... علم لدنی کا عظیم شاہکار)

... ین ... الکبیر حضرت سید ... نور الحسن شاہ

... ب ... ہدیہ ۲۰ روپے

الصد ... تذکرۃ النور

... حسین شاہ ... ہ ... نوری رحمۃ اللہ علیہ

ہدیہ ۱۰ روپے

... نعل ... انیس الطالبین

... ابو الشفقات حافظ محمد سعید علی پوری

ہدیہ ۸ روپے

مصنف ابو الشفقات حافظ محمد سعید (مفت)

... ناصدیق اکبر رضی اللہ عنہ (مفت)

... مکتبہ نوریہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

ذخیرہ ... احمد ... نوری ... لاہور

Marfat.com

قابل مطالعہ کتابیں

الفتح ... (علم لدنی کا عظیم شاہکار)

... حضرت سید نور الحسن شاہ

قیمت ۲۰ روپے

تذکرۃ النور

... حسین شاہ ... گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

قیمت ۱۰ روپے

... الطالبین

... ابو الشفقات حافظ محمد سعید علی پوری

قیمت ۸ روپے

(مصنفہ ابو الشفقات حافظ محمد سعید (مفت)

... نا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (مفت)

ملنے کا پتہ: مکتبہ نوریہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

ذخیرہ ... جلیل احمد ... لاہور

Marfat.com